سلومی

Rekhta Download.com

بنام خداوند جان آفریں

RekhtaDownload.com

سلومی

عبدالعزیز خالدؔ

★

بُک لینڈ
۱۲ محمد بلڈنگ
بندر روڈ، کراچی ۱
ٹیلیفون ۳۶۱۰۹

RekhtaDownload.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

مصنف . . . عبدالعزیز خالد

سال اشاعت . . جون ۱۹۶۳ع

ناشر . . . شیخ محمد حسین

ایڈیشن . . . بار دوم

طابع . . . انٹر نیشنل پریس

کتابت . . . انوری بیگم دہلوی

قیمت . . . تین روپیے پچاس پیسے

RekhtaDownload.com

افراد تمثیل

ہیرودیس انتیپاس	میلاد مسیح کےوقت یہودیہ کا تتراق (رئیس الربع۔ بادشاہ)
ہیرودیاس	ملکہ
سلومی	ہیرودیاس کی بیٹی
نوجوان شامی	جلوداروں کا سردار
تجلیس	ایک نوجوان رومی
ایک قبطی	
ایک نوبی	
پہلاسپاہی	
دوسراسپاہی	
ہیرودیاس کا خدمت گار	
یہودی	
نصرانی	
ایک غلام	
نعمان	جلاد
سلومی کے غلام	

چونکہ یحییٰ مست گشت از شوق او
سر بطشت زر نہاد از ذوق او

روحی ——————

ایس نیوں دی الٹی چال

جدوں یحییے نے پائی جھاتی
رمز عشق دی لائی کاتی
جلوہ دتا اپنا ذاتی
تن خنجر کیتا لال

بھرواسا کیہ آشنائی دا
ڈر لگدا بے پرواہی دا

یحییٰ اس دا یار کہایا
نال اوسے دے نیوں لگایا
راہ شرع دا آن بتلایا
سر اسدا تھال کٹائی دا

بھرواسا کیہ آشنائی دا
ڈر لگدا بے پرواہی دا

بلھے شاہ ——————

یحییٰ گھوٹ کوھایا

فرید ——————

RekhtaDownload.com

اور ہیرودیس بادشاہ نے اس ' یسوع ' کا ذکر سنا کیونکہ اس کا نام مشہور ہوگیا تھا اور اس نے کہا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا مردوں میں سے جی اٹھا ہے ۔ کیونکہ آس سے معجزے ظاہر ہوتے ہیں مگر بعض کہتے تھے کہ ایلیاہ ہے اور بعض یہ کہ نبیوں میں سے کسی کی مانند ایک نبی ہے مگر ہیرودیس نے سنکر کہا کہ یوحنا جس کا سر میں نے کٹوایا وہی جی آٹھا ہے ۔ کیونکہ ہیرودبس نے آپ آدمی بھیج کر یوحنا کو پکڑوایا ۔ اور اور اپنے بھائی فلپس کی بیوی ہیرودیاس کے سبب سے اسے قید خانے میں باندھ رکھا تھا ۔ کیونکہ ہیرودیس نے اس سے بیاہ کر لیا تھا اور یوحنا نے اس سے کہا تھا کہ اپنے بھائی کی بیوی کو رکھنا تجھے روا نہیں پس ہیرودیاس اس سے دشمنی رکھتی اور چاہتی تھی کہ آسے قتل کرائے مگر نہ ہو سکا ۔ کیونکہ ہیرودیس یوحنا کو راست باز اور مقدس آدمی جان کر اس سے ڈرتا اور اسے بچائے رکھتا تھا اور اس کی باتیں سنکر بہت حیران ہوجاتا تھا مگر سنتا خوشی سے تھا اور موقع کے دن جب ہیرودیس نے اپنی سالگرہ میں اپنے امیروں اور فوجی سرداروں اور گلیل کے رئیسوں کی ضیافت کی اور اسی ہیرودیاس کی بیٹی اندر آئی اور ناچ کر ہیرودیس اور اس کے مہمانوں کو خوش کیا تو بادشاہ نے اس لڑکی سے کہا جو چاہے مجھ سے مانگ

میں تجھے دونگا اور اس سے قسم کھائی کہ جو تو مجھسے مانگے گی اپنی آدھی سلطنت تک تجھے دونگا اور اس نے باہر جاکر اپنی ماں سے کہا میں کیا مانگوں ؟ اُس نے کہا یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر ۔ وہ فی الفور بادشاہ کے پاس جلدی سے اندر آئی اور اس سے عرض کی میں چاھتی ہوں کہ تو یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر ایک تھال میں ابھی مجھے منگوادے ۔ بادشاہ بہت غمگین ہوا مگر اپنی قسموں اور مہمانوں کے سبب سے اس سے انکار کرنا نہ چاھا پس بادشاہ نے فی الفور ایک سپاھی کو حکم دے کر بھیجا کہ اس کا سر لائے ۔ اس نے جا کر قید خانے میں اس کا سر کاٹا اور ایک تھال میں لا کر لڑکی کو دیا اور لڑکی نے اپنی ماں کو دیا ۔

عہد نامہء جدید

مرقس : ۶ : ۱۴ — ۲۸

شاہی محل میں ایوان ضیافت کے اوپر ایک وسیع شہ نشین چند سپاہی کٹہرے سے لگے کھڑے ہیں ۔ دائیں طرف ایک بہت بڑا زینہ ۔ بائیں طرف، جانب پشت ایک پرانا حوض

~~~~~~~ چاندنی ~~~~~~~

نوجوان شامی

آج شہزادی سلومی پہ ہے کیا روپ انوپ!

خدمت گار

چاند کا رنگ تو دیکھو یہ گماں ہوتا ہے
ہے کوئی قبر سے اٹھتی ہوئی عورت گویا
تو کہے چاند نہیں کوئی زنِ مُردہ ہے
مُردہ چیزوں کو جو کرتی ہے اندھیرے میں تلاش
~~~~~~~

شامی

واقعی آج تو بیگانہ سا لگتا ہے قمر
رس بھری، نیند کی ماتی، پری تمثال کوئی
نقرئی چھاگلیں چھنکارتی، ہلورے لیتی
فرشِ نیلم پہ بھری بزم میں جیسے ناچے
تنِ بلّور سے ملبوس سرکتا جائے
بے حجابی سے عرق پیراہن

خدمت گار

مُردہ عورت کی طرح چال ہے دیکھی اس کی

(ضیافت گاہ میں شور)

پہلا سپاہی

کس قدر شور ہے اُف! کون ہیں یہ غوغائی!

دوسرا

یہ یہودی ہیں سدا رہتے ہیں جو محوِ نزاع
مذہبی بحث تو گھٹی میں پڑی ہے اُن کی
حسبِ معمول کسی بحث میں اُلجھے ہوں گے

پہلا

سمجھتے کیوں ہیں مگر دین کے بارے میں لوگ

دوسرا

یہ وہی جانیں کہ ہے دائمی پیشہ اُن کا

دو گروہ ان میں ہیں فریسی و صدوقی کے

حزبِ اول کا عقیدہ: ہے فرشتوں کا وجود

حزبِ ثانی کا مقولہ: نہیں ایسی کوئی شے

پہلا

ایسی باتوں میں اُلجھنا نرا پاگل پن ہے

شامی

آج شہزادی سلومی پہ ہے کیا حرفِ بہار!

خدمت گار

ٹکٹکی باندھ کے گھورے چلے جاتے ہو لے

اک الہنا ہے نجیبوں کو پریشاں نظری

کہیں اس کھیل کا انجام المناک نہ ہو!

حیاء کی راہ بہت بے ڈھب ہے

شامی

نیلے فیتوں میں بندھے بال، کھجوری چوٹی
نیچے کُرتے پہ مداخل جڑے مانک موتی

پہلا

بادشہ کچھ متفکر سا نظر آتا ہے

دوسرا

ہاں —:

پہلا

کسی شے پہ ہیں مرکوز نگاہیں اس کی

دوسرا

تک رہا ہے وہ کسی کو

پہلا

کسے ———؟

دوسرا

معلوم نہیں

شامی

کس قدر زرد ہے شہزادی کی رنگت دیکھو

اس قدر زرد تو پہلے کبھی دیکھا نہ اُسے
کیفیت چہرہ کی وہ، جیسے کلی سوسن کی
عکس انداز کسی نقرئی آئینے میں

خدمت گار

نامناسب ہے تمھارا اسے تکنا اس طور
مستقل تم اسے تکتے ہی چلے جاتے ہو

پہلا سپاہی

مَلِکہ نے ئے لعلیں سے بھرا ساغرِ شاہ

قبطی

کیا وہی ہے مَلِکہ، سر پہ دھرا ہے جس کے
تاجِ شب رنگ دُرِ ناب جڑے ہیں جس میں
نیلگوں گرد جھلکتی ہے خمِ گیسو میں؟

پہلا

ہاں وہی ہے شہِ والا کی چہیتی مَلِکہ

دوسرا

بادشا آتشِ سیّال کا متوالا ہے
توشہ خانے میں بھری رہتی ہے مے رنگی

اک جو ہوتی ہے ممتھرس کے جزیرے میں کشید
قرمزی جیسے کہ زرتار قبا قیصر کی

قبطی

میں نے دیکھا نہیں قیصر کو کبھی

دوسرا

دوسری کشورِ قبرص کی سنہری، زرگوں

قبطی

کس قدر زر سے محبت ہے مجھے!

شامی

مایۂ فخرِ خسل کارگہِ عالم میں
یا زر و سیم و گہر یا قصب و اطلس ہے
ایک ہم دُر دکشِ مصطبۂ مجوب الارث
گاہ خضرِ رہِ مقصود ہے دل گہ رہزن

دوسرا

تیسری خون کی ہم رنگ رحیقِ سستی

نوبی

شیفتہ خون کیے ہیں میرے وطن کے دیوتا

بھینٹ ہم سال میں دو بار چڑھاتے ہیں انھیں
نار پستاں سمن اندا موں جواں مردوں کی
ارغواں پوش جواں کنواریاں سو سو کی پچاس
غالبًا ان کو یہ تعداد بھی ناکافی ہے
مہرباں ہو کے کبھی ہم پہ وہ ہنستے جو نہیں

قبطی

دیوتا دیس میں میرے نہیں باقی کوئی
رومیوں نے عملاً مار بھگایا ہے انھیں
لوگ کہتے ہیں پہاڑوں میں وہ روپوش ہوئے
میرے نزدیک مگر یہ نری خوش فہمی ہے
تین راتیں میں پہاڑوں پہ رہا سرگرداں
پر مجھے مل نہ سکا ان کا کہیں نام و نشاں
اور آخر میں تو ناموں سے پکارا ان کو
پر صدا آئی نہ آواز کی گونجوں کے سوا
میں سمجھتا ہوں وہ مرکھپ چکے ہے گورو کفن

پہلا

پوجتے ہیں یہ یہودی کسی ایسے رب کو

ہے پرے سرحدِ نظّارہ سے مسکن جس کا

قبطی

ہے مرے فہم سے بالا یہ تصوّر ان کا

پہلا

دیکھنے میں جو نہ آئے وہ اسی کو مانیں

قبطی

مضحکہ خیز ہے یہ تو بالکل

آوازِ یُوحنّا

آئے گا بعد مرے مجھ سے بھی اک زور آور
دخترِ باکرہ بیٹا جنے عمانوایل[۱]؛
جس کے ہیں نقشِ کفِ پا کے برابر بھی نہیں
جس کی جوتی بھی اٹھانے کے نہیں ہیں لائق
ملے دُھول اس کی تو میں کُحلِ جواہر جانوں

۱؎ خدا ہمارے ساتھ

متی ۱ : ۲۳

یسعیاہ ۷ : ۱۴

۸ : ۱۰

اس کی آمد ہے خزاں دیدہ کو پیغامِ بہار
لہلہا اٹھیں گے وہ تختۂ سوسن کی طرح
روشنی دن کی نظر آئے گی نابینوں کو
اور کھُل جائیں گے بہروں کے سرا پردۂ گوش
کھیلے گا اژدہے سے طفلکِ نوزائیدہ
شیر کو بال پکڑ کر وہ بنالے گا مطیع
دے گا بپتسمہ وہ روح القدس و آتش سے
ایک دہقاں کی طرح ہاتھ میں ہے چھاج اس کے
خوب کھلیان کو وہ صاف کرے گا اس سے
اپنے گیہوں کو تو کھتے میں کرے گا یک جا
آگ بھوسی کو لگا دے گا جو بجھنے کی نہیں!

دوسرا سپاہی

کبھی لگتی ہی نہیں اس کی زباں تالوُ سے

پہلا

نہ، نہ! وہ تو کوئی صاحبِ دل ہے
اور اخلاق تو دیکھو اُس کا
کھانا دیتا ہوں روزانہ جس وقت

شکریہ میرا ادا کرتا ہے

قبطی

کون ہے وہ؟

پہلا

کوئی پیغمبر ہے

قبطی

کیا ہے نام اُس کا بھلا؟

پہلا

یوحنّا !

قبطی

کون سی جا سے نزول اُس کا ہوا؟

پہلا

صحرا سے

تھی غذا اس کی جہاں شہد و ملخ

پوشش اونی، و نطاقِ چرمی

چہرہ ویران، پُراسرار مہیب

عقب میں لوگوں کا اک جم غفیر

قبطی

اس کی باتوں کا ہے کیا لبّ لباب؟

پہلا

ہم کبھی آگاہ نہیں
باتیں اکثر تو وہ کرتا ہے عجب گنجلک سی

قبطی

دیکھ سکتے ہیں اسے؟

پہلا

اس کی منا ہی ہے مگر

شامی

شاہزادی نے چھپا رکھا ہے منہ پنکھے سے
بیگموں ہاتھ سپھڑ کتے ہیں کچھ اس شدت سے
قمریاں جیسے ہوں بیتاب نشیمن کے لئے
چھاتیاں ہلتی ہیں پر تو سے پنچھی کی طرح
تتلیاں کرتی ہوں پرواز چمن میں جیسے

خدمت گار

تمھیں کیا اس سے بھلا تم اسے کیوں تکتے ہو

ٹکٹکی باندھ کے یوں اُس کی طرف مت دیکھو!
اس کا انجام کہیں تلخ نہ ہو
آگ رکھے کوئی سینے میں تو کپڑے نہ جلیں
چلے انگاروں پہ تو پاؤں نہ جھلسیں اُس کے؟

شامی

تاک میں پھل نہ لگے پھوٹے نہ نخلِ انجیر
خیمے لگتے ہیں وسندکے ہیں ہیولائی سے
ڈھیر کندن کا ہیں گویا وہ نمک کی کانیں
نہر کی طرح شب و روز ہیں آنسو جاری
دل گرفتار یا ہیں وسعتِ مشرب کیوں ہے؟

قبطی

(حوض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)
سوچتا ہوں کہ عجب زنداں ہے

دوسرا سپاہی

ہے پرانا سا یہ اک کھوہ

قبطی

پرانا پھر تو

لازماً ہوگا مضرِ صحت

دوسرا

چاہئے ہونا، نہیں ہے لیکن
بادشہ کا بڑا بھائی، مثلاً

رانی ہیرودیہ کا پہلا شوہر
جس کی بیوی تھی یہ بے درد نکاحی بیاہی
گو رہا بارہ برس بند مسلسل اس میں
موت آئی نہ مگر پھر بھی اُسے
گلا گھونٹے پہ وہ اس قید سے آزاد ہوا

قبطی

گلا گھونٹا! ہوئی اس فعل کی جرأت کس کو؟

دوسرا

(جلاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو ایک قوی ہیکل حبشی ہے)
دُور وہ شخص کھڑا ہے نعمان

قبطی

پھر اسے ڈر نہ لگا؟

دوسرا

اوہ نہیں اُس کی طرف

بادشہ نے وہ انگوٹھی بھی تو بھجوائی تھی

قبطی

کون سی، کیسی انگوٹھی بھائی!

دوسرا

کہیں فرمان قضا کا جس کو

قبطی

آخر الامر فنا ہے سب کو

شامی

خوانِ نعمت سے اٹھی شہزادی

سانولا چہرہ پسینے سے شرابور بدن

عکس چہرے پہ کسی کربِ نہانی کا ہے

اُٹھ کے وہ راست اسی سمت چلی آتی ہے

رُخ ہماری ہی طرف ہے اُس کا

نہ وہ سونے کی ڈلک ہے نہ وہ کندن کی دمک

کس قدر زرد ہے اُس کا چہرہ

کس قدر زرد، پریشان، اُداس

خدمت گار

التجا ہے یہ مری دیکھو نہ تم اس کی طرف

شامی

کوئی بچھڑی ہوئی بھٹکی ہوئی قمری جیسے
جس طرح کاپنے پوَن میں نرگس
ہو کوئی پھول زرد پہلی جیسے

(سلومی داخل ہوتی ہے)

سلومی

میں نہ ٹھہروں گی یہاں کیسے ٹھہر سکتی ہوں؟
کس لئے رہتے ہیں تنزارق کے دیدے مجھ پر؟
اس طرح مجھ کو تکے، اُف مری ماں کا شوہر
اُن کا مفہوم مرے فہم سے بالاتر ہے
پر نہیں وہ تو عیاں ہے بالکل

شامی

آپ دعوت سے چلی آئی ہیں کیا شہزادی!

سلومی

یہ ہوا کتنی نشاط آگیں ہے!
میں یہاں سانس تو لے سکتی ہوں
واں یہودی ہیں یروشلم کے
اپنے بیہودہ عقائد کی وضاحت کرتے
ایک دوجے کو گریباں سے پکڑ لیتے ہیں
بربری جن کو لقب میکدہ آشام کا دیں
فرش پر چھینٹے اڑاتے ہیں مے احمر کے
اور یونانی تمرنا کے بہ چشمانِ کحیل
اپنے رخساروں کو غازے سے تب و تاب دیئے
کاکلِ غالیہ سا کو شکن آلود کئے
اور کم گو متفنی مصری
ناخنِ یشمی و ثوبِ ریفی
اور رومی، بدوی، نابلدِ ذوقِ لطیف
بات وہ ان کی گنواروں کی سی اکھڑ لولی
گو کوئی واسطہ تہذیب و تمدن سے نہیں
پھر بھی انداز ہیں پشتینی رئیسوں کے سے

شامی

آپ تشریف رکھیں شہزادی

خدمت گار

کیوں اسے دیکھتے ہو، کرتے ہو کیوں اس سے کلام؟
رونما ہو نہ کوئی حادثہ، ڈر لگتا ہے

سلومی

چرخ پر بادلہ پھیلا ہے، زمیں پر مخمل
چاندنی ایسے تھاکتی ہے کہ پگھلی چاندی
اجلی کرنیں ہیں کہ مقیش کی جھلمل جھالر
نیلے امبر پہ رواں چاند کا سیمیں بجرہ
جسے کھیتی ہیں جواں سانولی سندر پریاں
چاند ہے پاک و خنک، جیسے کوئی دوشیزہ
کوئی مُنہ بندکلی، کوئی اچھوتا موتی
گو کلف چہرے پہ ہے، جسم ہے لیکن بے داغ
باغیچہ اس کے بدن کا ہے مقفّل اب تک
کورے ہونٹوں کے دہانے کا ہے سونا محفوظ
دوسری دیویوں کی طرح اس ابلا نے کبھی

بسترِ عیش کی زینت نہ بنایا خود کو
کبھی آغوشِ گلوگیر میں تڑپی نہ کھنچی
اُس نے دیکھا نہ کبھی پنجۂ بازو کا فشار!

آواز یوحنا

ہوگیا شاہِ دو عالم کا ظہور
آگیا ابنِ بشر

بختِ خفتہ ہوا بیدار نصیبا چمکا!
قعرِ دریا میں نہاں جا کے ہوتے ہیں قنطور
شیر سے ڈر کے گدھے جیسے بدک جاتے ہیں
سبزہ زمیں چھوڑ کے دریا کی چٹانوں کو چلیں
تیزگی کر بسترِ تر جنگلی پتوں میں چھپیں!

سلومی

کون تھا جس نے پکارا تھا ابھی؟

پہلا سپاہی

شاہزادی یہ تو پیغمبر ہے

سلومی

آہ پیغمبر اسی سے ہے مرا ساں تر آرق!

۵ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ القیمة ۵

دوسرا

ہم کو اس بارے میں کچھ علم نہیں شہزادی!
ہم تو یہ جانتے ہیں، ہے یہ نبی کو حنا!

شامی

کیا محافے کے لیے حکم کروں شہزادی؟
کنجِ گلشن میں سماں رات کا ہے قابلِ دید!

سلومی

میری ماں کے متعلق وہ عجب وعظ وعید
کرتا رہتا ہے، سنا تم نے کبھی؟

دوسرا

ہم کلام اس کا سمجھتے ہی نہیں شہزادی

سلومی

ہاں اسی کے متعلق وہ یہ سب کہتا ہے

(ایک غلام داخل ہوتا ہے)

غلام

بادشہ آپ سے شہزادیٔ والا رتبہ
ملتمس ہے کہ ضیافت کدے کو لوٹ چلیں

سلومی

اب تو ہرگز نہ وہاں جاؤں گی

شامی

شاہزادی ہے یہ اس بندۂ گستاخ کی عرض

نہ گئیں آپ تو آفت نہ کوئی نازل ہو

سلومی

یہ نبی کوئی مُسِن شخص ہے کیا؟

شامی

آپ کا جانا ہی بہتر ہے اجازت دیجئے

لبِ تالار حضور آپ کو پہنچا آؤں

سلومی

یہ نبی مردِ معمّر ہے کوئی:

پہلا

نہیں شہزادی جواں ہے بالکل

دوسرا

کہہ نہیں سکتے یقیں سے کچھ بھی

بعض کہتے ہیں کہ وہ ہے الیاس

سلومی

کون الیاس کہو تفصیلاً

دوسرا

اگلے وقتوں میں پیمبر تھا کوئی شہزادی!

غلام

جا کے تتراؔرق سے کیا عرض کروں عالی جاہ!

آواز یوحنّا

نہ منا ارضِ فلسطین تو خوش ہاں نہ منا
جس نے مارا تھا تجھے اس کا عصا ٹوٹ گیا
بالیقین ایک جنم لے گا دم افعی سے
ذریت اس کی پرندوں کو نگل جائے گی
آتشی سانپ کی مانند ہوا میں اڑتی
ہوگی بے رحم شتر مرغِ بیابانی سی
عیش مسکینوں کے پہلو ٹھٹے کریں گے اس وقت
اور محتاجوں کو آرام میسر ہوگا
جڑ تری کال سے برباد مگر کردوں گا
جو بقیہ ہیں ترے قتل کیے جائیں گے
بے حقیقت ہیں جو مٹی کے مکانوں میں رہیں
جنگلی سانڈ کو ہانکوں گا میں ریگھاروں میں

دَف اٹھا، شور مچا، اے ابدی دروازے!
ربّی! ربّی! مرے ایام ترے ساتھ رہیں
دل مرا دُودھ چُھڑاتے ہوئے بچّے کی طرح
وقت ہے آہ و فغاں کا، گھڑی واویلے کی
ساعتِ گریہ ہے لے پھاٹکو فریاد کرو!
حق کے ہمسائے رہو، نور کے فرزند بنو
اے فلسطین ہوئی آج تو بالکل ہی تباہ
دیکھ اُتر سے گھٹا ٹوپ دھواں اُٹھے گا
اس کے لشکر میں سے کوئی نہ رہے گا پیچھے
قوم کے ایلچیوں کو کوئی کیا دے گا جواب
کہ خداوند نے سیہوّن کو تعمیر کیا
اس کے مسکین ہیں جو، اس میں ہی لیں گے پناہ!

سلومی

عجب آواز ہے، اس سے میں کروں گی باتیں

شامی

شاہزادی مجھے ڈر ہے کہ یہ ناممکن ہے
حکمِ تنزارق ہے اس سے نہ مخاطب ہو کوئی

ہر کوئی اس کا ہے پابند بلا استثنا
نہ کوئی کاہنِ اعظم کی ہے اس میں تخصیص
نہ بڑے بُت کے پجاری کا کوئی استحقاق

سلومی

میری خواہش ہے کروں اس سے کلام

پہلا

شاہزادی یہ تو ناممکن ہے

سلومی

میں ضرور اس سے کروں گی باتیں

شامی

لوٹنا قصرِ ضیافت ہی کو اولیٰ ہے حضور

سلومی

روبرو میرے نبی کو لاؤ

(غلام چلا جاتا ہے)

پہلا

ہم میں یہ تاب نہیں شہزادی

سلومی

(حوض کے پاس جا کر اس میں جھانکتے ہوئے)

کیسی تاریکی ہے اس کی تہ میں!
شبِ دیجور کا چہرہ فق ہے
ایسے تاریک گڑھے ہیں تو ہے اک پل بھی عذاب
یہ کنواں ہے کہ سیہ گوشۂ تربت کوئی!

(سپاہیوں سے)

میں جو کہتی ہوں اُسے سنتے نہیں؟
اس پیمبر کو نکالو میں اُسے دیکھوں گی!

دوسرا

شاہزادی یہ ہمیں حکم نہ دو بہرِ خدا!

سلومی

منتظر مجھ کو رکھو گے کب تک؟

پہلا

شاہزادی یہ نمک خوار ہے گو جان نثار
آپ کا حکم بجا لانے سے قاصر ہے مگر

سلومی

(نوجوان شامی پہ نگاہ ڈالتے ہوئے)

آہ

خدمت گار

اوہ اب تو مصیبت کوئی نازل ہو گی

سلومی

(نوجوان شامی کے قریب جاتے ہوئے)

تم یقیناً مرا درماں کروگے پورا

کیا نرابوطؔ تردد ہے تمھیں بھی اس میں؟

میں پیمبر کو فقط ایک نظر دیکھوں گی

عامۃ الناس میں کس درجہ ہے چرچا اس کا

سُنا تنزارق سے بھی تذکرہ اس کا اکثر

میں سمجھتی ہوں وہ رہتا ہے ہراساں اس سے

تم بھی ہو اس سے نرابوطؔ مگر خوف زدہ؟

شامی

شاہزادی مجھے اس سے تو کوئی خوف نہیں

بلکہ دنیا میں کسی چیز کا بھی خوف نہیں

ہمیں تنزارق کی لیکن ہے یہ تاکید اکید

کوئی ذی نفس کبھی ڈھکنا نہ کنوئیں کا کھولے

سلومی

تم نزابوط کروگے مری خاطر اتنا
باغ کی سیر کو نکلوں گی جو سکھیاں میں کل
بُت فروشوں کا جو دروازہ ہے اُس کے نزدیک
میں تمھارے لیے پھینکوں گی گلِ تازہ بہار
جن کی خوشبو سے چھنے اور ملے دل کا قرار

شامی

شاہزادی یہ کڑا کام مرے بس کا نہیں

سلومی

(مسکراتے ہوئے)

تمھیں انکار مرے حکم کی تعمیل سے ہو
تم سمجھتے ہو نزابوط یہ ہو سکتا ہے ؟
کل جو نکلوں گی محافے میں پئے سیرِ چمن
سُوقِ اصنام کا پل کاٹتے وقت اک پل کو
مخملیں پردوں کے گھونگھٹ سے تمھیں دیکھوں گی
تمھیں دیکھوں گی کن انکھیوں سے نزابوط تمھیں
اور ہو سکتا ہے میں زیرِ لبی ہنس بھی دوں

اک ذرا مجھ پہ نزا لوط نظر توڈالو
آہ تم جانتے ہو، صاف سمجھتے ہو، نہیں
سامنے میرے جسارت تمھیں سرتابی کی
تم تو ہو ایک زمانے سے پرستار مرے
کہیں چھپتی ہے محبت کی نگاہ
جانتی ہوں سر تسلیم ورضا خم ہوگا

شامی

(تیسرے سپاہی کو اشارہ کرتے ہوئے)
قعر زنداں سے پیمبر کو نکالو باہر
کہ ہو شہزادی سلومی کی تمنا پوری

سلومی

آہ:

خدمت گار

چاند اب تو نظر آتا ہے یوں جیسے کسی
مُردہ عورت کا کفن اوڑھتا ٹھٹھرا ہوا ہاتھ

شامی

واقعی چاند کی رنگت ہے عجیب

عنبریں چشم، جواں زہرہ نگہ شہزادی
مخملیں اوٹ سے کرتی ہو اشارے جیسے!
روئے گُلبرگِ گُلِ سوری و سرخ

(پیغمبر حوض سے باہر نکلتا ہے۔ سلومی اسے دیکھتی ہے اور آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ جاتی ہے)

یوحنا:

وہ کہاں ہے بھرا پیمانہ عصیاں جس کا؟
وہ کہاں ہے کہ جو در بر کئے سیمیں پوشاک
مجمعِ عام میں اک روز مرے گی تنہا؟
کہو اس سے کہ سُنے آ کے نوائے حق کو
جو صدا گونجی ہے ویرانوں میں دریاؤں میں!

سلومی

اُس کا ہے روئے سخن کس کی طرف؟

شامی

شاہزادی ہمیں کچھ علم نہیں

یوحنا:

دل کی چالاک ہے مُنہ اس کا پیلا ہی تو ہے

سُرخ ریشم کا پہنتی ہے جو زردوز لباس
دیکھیں دیواروں پہ انسانوں کی شکلیں کندہ
شکلیں کلدانیوں کی جس نے منقّش ہر سُو
جو کمر بستہ تھے پٹکوں سے عمامے باندھے
کر دیا آنکھ کی شہوت کے حوالے خود کو
اور پھر بھیجے سفیر اپنے سوئے کسدستاں
اس زنِ ستری و شاہدیے کا ہیں سے
اہلِ بابل کو بلاوا ہو گیا
آ کے جھٹ عشق کے بستر پہ چڑھے

سلومی

یہ کنایہ ہے مری ماں کی طرف

شامی

اوہ نہیں شہزادی !

سلومی

ہاں مری ماں ہی کے بارے میں ہے یہ مزلبسیط

یوحنّا:

وہ کہاں ہے جو پکڑی شلِ قدحِ دستِ مہبت

ان قبودان اشوری میں کہ جو رکھتے ہیں
پر تلے زیبِ کمر، سر پہ ملوّن طرّے
اور پھر ریختی جواں مصوّروں پر، وہ بانکے
ارغواں بزم کتاں کے جو پہنتے ہیں لباس
خود چاندی کے، سپر سونے کی، جتّے مضبوط،
وہ ہیولے کہ مقابل ٹھہرے
خرسِ دشتی نہ حمارِ وحشی
چھاتیاں اُس کی جوانی کی جو تھیں ان کے سبب
اس کے پستانوں کو ادباشوں نے ایسا نوچا
صندلیں گھاٹیوں کو سنگ سے اسپنج کیا
تاک کی طرح شگفتہ تھی جو، وہ بنتِ طرب
ہو گئی بے ستر، بنی در بدر انگشت نما
اور یوں راہ میں بیٹھی کہ بیاباں میں عرب
در بدر شعلہ لپکتا ہے پڑ نبالہ خس
غیر سیراب زمیں، آگ کبھی بس نہ کہیں
دیدے چربانک ہیں مستی سے ہے بولائی ہوئی
آبرو باختہ ناشکور نگت ناری ہے

کہو اس سے کہ اُٹھے بسترِ آرائش سے
بسترِ تیرگی و لذّت و آلائش سے
اور اس مردِ خدا کی سُنے آواز کہ جو
کرتا ہے جادۂ سرمنزلِ حق کو ہموار
کوئی قیمت نہیں گر جڑے ہوتے موتی کی بہار
اپنے ماضی پہ پشیمان ہو، توبہ کر لے
کہ ہے اُمّید کا مینار۔ درِ استغفار
ہوگی تائب نہ وہ حسرت کشِ عصیاں لیکن
جام بہ جام معاصی کے کئے جائے گی نوش
کہو اس سے کہ سُنے آکے پیاماتِ سروش!

سلومی

کیا بھیانک ہے یہ اندازِ تکلّم اُس کا!

شامی

التجا ہے مری ٹھہریں نہ یہاں شہزادی

سلومی

اس کی آنکھوں میں سمٹ آئی ہے وحشت دل کی
جیسے تابینِ مشجّر میں دمِ مشعل ہے

آگ لگ کر پڑیں سوراخ سیاہی مائل
چمک اٹھے کوئی کجلاتی ہوئی چنگاری
اژدہے جن میں رہیں تیرہ وتاریک وہ غار
مصر کے غار گھٹا ٹوپ رہوں اژدر جن میں
وہ سیہ جھیلیں - جہاں چاندنی آسیب بنے
خشک و سوزان و عطشناک و عقیم
صبحِ نمناکِ بہاران و شبِ تلخ عبوس
تم سمجھتے ہو کہ پھر بولے گا ؟

شامی

ملتمس ہوں کہ یہاں اب نہ رکیں شہزادی

سلومی

کس قدر جسم ہے کمزور و نحیف
جس طرح عاج کا بُت ہو کوئی
ہے یقیناً تنِ کا ہی اس کا
چاند کی مثل اچھوتا بے داغ
اور نزدیک سے دیکھوں گی اسے

شامی

کیجئے مت یہ غضب شہزادی

سلومی

پاس جا کے اُسے دیکھوں گی ضرور

شامی

شاہزادی نہ بڑھو شہزادی!

یوحنا:

کون ابلا ہے جو یوں میری طرف دیکھتی ہے!
میں اُسے اپنا سراپا نہ دکھاؤں گا کبھی
کون ہے جس کی پُر اسرار سنہری آنکھیں
زیرِ اجفانِ مذہّب، مجھے یوں تکتی ہیں؟
میں نہیں جانتا اس کو، نہ مجھے خواہش ہے
حکم دو اس کو یہاں سے چلی جائے فوراً
مجھے اس سے کوئی ارمان تخاطب کا نہیں

سلومی

بنتِ ہیرودہ، یہودہ کی سلومی ہوں میں

یوحنا:

دور ہو دخترِ بابل، ہٹ جا،

زہر آلود ترا شہد تو خضرائے دمن
بے ردا چہرہ ہے آماج گہِ فسق دزن
تو سزاوار نہیں قربتِ اہل اللہ کی
بیسوا ہے تری ماں جس کی سیہ مستی نے
بھر دیا ظرف زمیں بادۂ بدکاری سے
راہ پاتال کو جاتے اس کی

سلومی

پھر کوئی بات کرو یوحنا
تیری آواز ہے مے میرے لئے

شامی

شہزادی، شہزادی! شہزادی

سلومی

ہو گئے کس لئے خاموش یوحنا بولو
راستی کی مجھے تلقین کرو!

یوحنا:

پاس میرے نہ پھٹک بنتِ سدوم
زخم تیرا ہے سمندر سے بڑا

کون بخشے گا شفا ؟
ڈال چہرے پہ نقاب
اور مُو باف میں راکھ
راج محلوں کو تیاگ
اور صحراؤں میں کر
ابنِ آدم کو تلاش !

سلومی

ابنِ آدم ہے وہ کون اور ہے کیا اس کی شناخت
خوبصورت ہے وہ کیا تیری طرح یوحنّا؟

یوحنّا:

میرے پیچھے چھُپ جا
آ رہی ہے درو دیوار محل سے آواز
عزدائیل کے بال و پر کی

شامی

التجا ہے مری محلوں میں چلیں شاہزادی

یوحنّا:

رَبِ اعلیٰ کے فرشتے آپ تلوار لئے

ڈھونڈتا ہے تو کسے اس متعفن گھر میں؟
کیونکہ اس شخص کی جو نقرئی پیراہن میں
موت کا جام پیئے گا، ابھی باقی ہے حیات

سلومی

یوحنا !

یوحنا:

یہ صدا کس کی ہے ؟

سلومی:

یوحنا میں ترے جسم کی شیدائی ہوں
یہ جو شفاف ہے اس قطعۂ سوسن کی طرح
کبھی روندا نہ گیا، جو کبھی کاٹا نہ گیا
یہ جو اس برف کی مانند ہے بے داغ سفید
جو یہودہ کے پہاڑوں پہ جمی رہتی ہے
اور رُخ کرتی ہے پھر وادیوں میدانوں کا
دیدۂ شوق کا دعویٰ ہے کہ اس دنیا میں
نہیں شے کوئی ترے جسم کی مانند سپید
دو اجازت مجھے اس جسم کو مس کرنے کی

یوحنا:

بنتِ بابل، مجھے مت چھو۔ ہٹ جا!
ہوا آغاز زمانے میں بدی کا اس سے
وجہِ آفات ہے آفاق میں عورت کا وجود
کر نہ بیکار یہ باتیں، نہیں گوشِ شنوا
میں تو عاشق ہوں فقط گفتۂ ربانی کا

سلومی:

ہے ترا جسم بھیانک کسی کوڑھی کی طرح
اس سے گھن آتی ہے یہ جسم ہے مکروہ کریہہ
یوحنا تری زلفوں کی میں شیدائی ہوں
تیری زلفیں کہ ہیں انگور کے خوشے گویا
کالے انگور کے خوشے جو گھنی تاکوں سے
لٹکیں ادوم کے سرسبز گلستانوں میں
جیسے لبنان کے دیودار طویل القامت
آکے لیتے ہیں پنہ جن کے گھنے سائے میں
دن کے دوران میں شیرانِ ژیان ورہزن
وہ گھٹا ٹوپ اماوس کی منجھیلی راتیں

جن میں مہتاب ہو روپوش، ستارے محجوب
دیکھ لیں جو تری زلفوں کی سیاہی فق ہوں
گھنے جنگل میں جو بستا ہے وہ سناٹا بھی
اس قدر تیرہ و تاریک نہیں ہوتا ہے
تیری زلفوں کی سی ظلمت تو کسی شے میں نہیں
مجھے ان زلفوں کو مس کرنے دو!

یوحنّا:

پیچھے ہٹ، چھو نہ مجھے بنتِ سدوم
بیت اللہ کو ناپاک نہ کر!

سلومی

تیری زلفیں ہیں کراہت انگیز
دھول کیچڑ میں اٹی
جیسے پیشانی پہ رکھا ہو مکٹ کانٹوں کا
اور لہراتے ہوں گردن پہ بھیانک کالے
بے بجا ان کو اگر عقربِ جرّارہ کہیں
جیسے ویرانے میں بچھو بوٹی
خار دار اونٹ کٹارے بن میں

یُوحنّا! ترے ہونٹوں کی ہیں شیدائی ہوں

منہ ترا عاج کے مینار پہ قرمز کا ہے تار

صور کے باغوں میں کھلتے ہیں جو گلہائے انار

شرم سے لال، جنھیں دیکھ کے ہوں سرخ گلاب

ان سے بڑھ کر ہے کہیں تیرے لبوں کی رنگت

بادشاہوں کی جو آمد کی خبر دیتے ہیں

اور جنھیں سن کے لرز اٹھتے ہیں دل دشمن کے

سرخ تر اس سے نہیں وہ لوا ہائے ترم

سرخ تر اس سے نہیں پائے حنا مالیدہ

روندتے، ملتے ہیں، کنڈوں میں جو انگوروں کو

ہیکلوں میں جو بنائے ہیں نشیمن وہ حمام

ہاتھ سے دانہ کھلاتے ہیں پجاری جن کو

پاؤں ان کے بھی نہیں احمر بس اس منہ کی طرح

اس شکاری کے اسے دیکھ کے بے رنگ ہوں پاؤں

تازہ تازہ جو کہ جنگل سے چلا آتا ہو،

دیکھ کر ضیغمِ خونخوار و پلنگِ زرپوش

خون آشام ببر شیر کو کر کے تہِ تیغ

شاخِ مرجاں کی طرح منہ ہے ترا گہرا سرخ
جھٹپٹے میں جو سمندر سے مچھیروں کو ملے
بادشاہوں کے لئے جس کو وہ رکھیں محفوظ
یہ وہ شنجرف ہے نوزِ نگہِ کانِ مرآب
کرتے ہیں نذر کنیزے جسے سکانِ مرآب
ہے ترا منہ شہِ ایراں کی کماں کے مانند
رنگ شنگرفی ہے۔ مرجان کی ہے شام اُس کی
اس دہانے کی سی لالی تو کسی شے میں نہیں
مجھے ان ہونٹوں کو مس کرنے دو!

یُوحنّا

نہیں ہرگز نہیں بنتِ بابل!
نہیں ہرگز نہیں اے دُختِ سدوم!

سلوی:

یوحنّا! لوں گی
ترے ہونٹوں کا میں بوسہ لوں گی!

شامی

شہزادی، شہزادی

تو تو خود ایک چمن ہے ثمر کا
بلبلیں تیری اسیر
قمریاں تیری کنیز
دیکھ اس شخص کے چہرے کو نہ دیکھ
اس سے یوں مد بھری آنکھیں نہ ملا
ہوں دوانا تری آنکھوں کی شناسائی کا
شہزادی، شہزادی
اس سے یوں حرف و حکایات نہ کر
مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا
شہزادی، شہزادی
کر نہ مستی میں یہ بد مست کلام!
بیم رسوائی و اندیشۂ بدنامی ہے

سلومی

یوحنا، لوں گی
ترے ہونٹوں کا میں بوسہ لوں گی!

شامی

آہ اے شمعِ شبستانِ حیات!

یہ دل افگار تو ہوتا ہے وداع
داغ سینے میں محبت کا لئے
(تلوار سینے میں پیوست کرتا ہے اور سلومی
اور یوحنا کے درمیان بے جان ہو کر گر پڑتا ہے)

خدمت گار

خودکشی کر لی جواں شامی نے
وہ مرا دوست تھا مرحوم ہوا
چند ہی روز ہوئے مَیں نے دیا تھا اُس کو
ایک صندوقچہ خوشبوؤں کا
اور چاندی میں جڑے آویزے
وہ کہ تھا مہر و وفا کا پیکر
ایک لاشہ ہے فسردہ' بے جاں
اس کے مرنے کا بہت دیر سے ایک اندیشہ
میرے آئینہ ادراک میں تھا عکس انداز
مجھے احساس تھا ہے چاند کو مُردے کی تلاش
پر ہدف کون ہے اس کا مجھے معلوم نہ تھا
اوٹ میں کیوں نہ کیا چاند سے میں نے اُس کو

وہ کسی غار میں گر چھُپ جاتا
چاند کو کھوج نہ پھر مل سکتا
ہوا آخر وہ نثارِ رہِ دوست!

پہلا سپاہی

شاہزادی! ہوا سردار ہلاک

سلومی:

یُوحنّا مجھے لینے دے دہن کا بوسہ!

یُوحنّا:

تو ہراساں نہیں اے دخترِ ہیرودہ کیا؟
مَلکُ الموت کی آمد کوئی خفیہ نہ رہی
اب تو خود تو نے اسے دیکھ لیا

سلومی:

بوسہ لینے دے دہن کا مجھ کو!

یُوحنّا:

سُن مری بات کو اے دُخترِ زنا!
ایک ہی شخص ہے جو تجھ کو بچا سکتا ہے
کسی صحرا کسی ویرانے میں کر اس کی تلاش

ناؤ میں کرتا ہے وہ بحرِ گلیلی کو عبور
اور انصار و حواری سے ہے مصروفِ کلام
ساحلِ بحر پہ خم ہو کے صدا دے اس کو
اور جب پہنچے تجھے مژدہ فیضانِ عمیم
پاؤں پر ہو کے دوتا کر طلبِ آمرزش
عام ہے عرصۂ آفاق میں اُس کی بخشش

سلومی

اپنے ہونٹوں کو مجھے چومنے دو

یوحنا:

لعنتی زانیہ ماں کی بیٹی
پڑے تجھ پہ دو جہاں کی پھٹکار

سلومی

ترے ہونٹوں کو میں چوموں گی ضرور

یوحنا:

میں تری شکل بھی تکنے کا روا دار نہیں
تیری صورت سے برستی ہے نحوست شُغتل
میں نہ ڈالوں گا نظر تجھ پہ سلومی زنہار

کہ ترا حسن ہے مردودہ ہلاکت آشام!
تازہ مکھن کی طرح منہ ہے اگرچہ چکنا
ناگدونے کی طرح تلخ ہے تیرا انجام!
(حوض میں نیچے اُتر جاتا ہے)

سلومی

گلِ تر ہے رخِ افروختہ دل لوہالاٹ
یوحنا ترے ہونٹوں کو میں چوموں گی ضرور!
ترے ہونٹوں کو میں چوموں گی ضرور!

پہلا سپاہی

لے چلیں لاش اٹھا کر کسی پوشیدہ جگہ
کوئی رغبت نہیں مُردوں سے شہِ والا کو
ماسوا ان کے جنھیں قتل کیا ہو اُس نے

خدمت گار

وہ مرا بھائی تھا بلکہ مجھ کو
تو سگے بھائی سے بھی بڑھ کر تھا
چند ہی روز ہوتے مَیں نے دیا تھا اُس کو
ایک صندوقچہ خوشبوؤں کا

اک انگوٹھی کہ جو تھی سنگِ سلیمانی کی
جو کبھی ہاتھ سے اس کے نہ جدا ہوتی تھی
شام کے وقت ٹہلتے تھے کنارِ دریا
نکہت و رنگ کا وہ کنجِ سکوں بخش جہاں
سرو کے پیڑ ہیں بادام کے چھتنارے ہیں
مجھ سے کرتا تھا وہاں اپنے وطن کی باتیں
یادِ ایام کے بربط پہ سناتا نغمے
اس کی گفتار میں رفتار میں دھیما پن تھا
اس کی آواز تھی پُرسوز نوا بنسی کی
بنسری جس کو بجاتا ہو گوالا کوئی
جب کھلے غنچۂ مہتاب دلِ دریا میں
اپنی صورت کو وہ دریا میں تکا کرتا تھا
اور پہروں تھا یہی مشغلہ اُس کا محبوب
اور اکثر میں اسے اس پہ ملامت کرتا

دوسرا:

ٹھیک کہتے ہو چھپانا ہی اسے بہتر ہے
تاکہ تزاِرق کی نظروں سے رہے پوشیدہ

پہلا:
لیکن اس سمت گزر اس کا کہاں؟
شہ نشیں پر کبھی آتے نہیں دیکھا اس کو
وہ پیمبر سے ہے بے حد خائف
(ہیرودیس، اور ہیرودیاس داخل ہوتے
ہیں، مہمان و مصاحب ساتھ ہیں)

ہیرودیس
گئی کس سمت سلومی، ہے کہاں شہزادی؟
حکمِ شاہی بھی اسے لا نہ سکا دعوت میں
آہ وہ گو ہر گم گشتہ ہے موجود وہاں!

ہیرودیاس
اس پہ ڈالو نہ نگہ، تکتے ہی رہتے ہو اسے

ہیرودیس
آج ہے چاند کا انداز عجیب
کیا مری آنکھ کا دھوکا ہے کہو
ایسے لگتا ہے کوئی باولی عورت ہے کہ جو
ڈھونڈتی پھرتی ہے عشاق کو کنج دگو میں
اور تن پر کوئی لتا کبھی نہیں عریاں ہے

شدتِ شوق میں دیکھو تو الف ننگی ہے
گو اسے ڈھانپنے کی سعی تو کرتے ہیں سحاب
اُن کے قابو میں کسی طور وہ آتی ہی نہیں
پردۂ چرخ پہ آتی ہے وہ عریاں ہوکر
نیلے امبر کے چمن زار میں گلگشت کے وقت
ہوتی ہے جلوہ نما جامۂ عریانی میں
ابر پاروں میں وہ یوں چلتی ہے معشوقانہ
جس طرح کوئی زنِ عربدہ جو مست خرام
ہے بلا شبہ اسے چاہنے والوں کی تلاش
لڑکھڑاتی نہیں بدمست شرابی کی طرح؟
ہو بہو کیا وہ نہیں باولی گوری کی طرح؟

ہیرودیاس

نہیں یہ چاند فقط چاند ہے کچھ اور نہیں
آؤ اندر چلیں اس جا تو کوئی کام نہیں

ہیرودیس

میں تو ٹھہروں گا یہیں
یہیں تھا لین. بچھاؤ

اور پھر صندلیاں عاج و زمرد کی دھرد
شمعِ کافور جلے پردۂ زنگار تلے
آسماں صاف ہے تارے روشن
چاند کی چاندنی راحت افزا
اور خوشبو سے گرانبار ہوا
اب تو مہمانوں سے مل کر بیدار غمِ خاطر
میں چڑھاؤں گا پیالے مئے انگوری کے
کیوں نہ ہو واجبِ تعظیم ہیں قیصر کے سفیر

ہیرودیاس

اُن کی خاطر نہیں لیکن یہ قیام

ہیرودیس

اے مے شعلہ،
دل کی خوابیدہ امنگوں کو جگاتی ہے ہوا
لوریاں دے کے رقیبوں کو سلاتی ہے ہوا
کسی معشوق کو چھپ چھپ کے بلاتی ہے ہوا
آج تو بے خود و دیوانہ بناتی ہے ہوا
آؤ ہیرودہ پئیں بیٹھ کے مہمانوں میں

آہ پھسلا مرا پاؤں

•خون میں پاؤں میرا پھسلا ہے
بد شگونی ہے یہ حد درجے کی
پر یہاں خون کہاں سے آیا؟
اور یہ جسم ہے، کیا کام اس کا؟
تم بھی کیا بادشہِ مصر سمجھتے ہو مجھے
رونمائی کسی بے گور و کفن کی سرِ بزم
جو سمجھتا ہے کہ ہے لازمہ ہر دعوت کا
لاش یہ کس تہی قسمت کی ہے،
میں نہ زنہار اسے دیکھوں گا'

پہلا سپاہی

لاش سردار کی ہے عالی جاہ
یہ وہی چست و جواں شامی ہے
تین دن پہلے جسے
عہدہ سرداری کا بخشا تھا ولی نعمت نے

ہیرودیس

قتل کا ہم نے تو صادر نہ کیا تھا کوئی حکم

دوسرا سپاہی

اپنے ہی ہاتھ سے وہ قتل ہوا عالی جاہ!

ہیرودیس

کیا سبب ہم نے تو سردار بنایا تھا اسے؟

دوسرا

ہمیں معلوم نہیں عالی جاہ !
خودکشی اُس نے مقرر کی ہے

ہیرودیس

یہ تو قصہ ہے عجیب
ہم سمجھتے تھے فقط فلسفیانِ رومی
پختہ مغزانِ جنوں کوفتۂ طولِ امل
کرتے ہیں نفس کشی، پیتے ہیں زہرابِ اجل
یہ حقیقت نہیں کیا تگلینس
روم کے فلسفی شیدائے فنا ہوتے ہیں؟

تگلینس

خودکشی کرتے ہیں کچھ عالی جاہ
اور کہتے ہیں رواقی ان کو

مذہب ۔ ہر دلعزیز ہے روایت بھی

ہیں روایتی بڑے اکثر بڑے پھیکے سیٹھے

کوڑ مغز ان کو سمجھتا ہوں سراسر میں تو

ہیرودیس

میں بھی ، کیا قتل و ہلاکت سے بھی بڑھ کر ہوگا

کوئی مضحک کوئی بیہودہ و لایعنی فعل؟

تجلینس

اہلِ روما تو اڑاتے ہیں تمسخر ان کا

ہیرودیس

کیسے افسوس کی جا ہے کہ جواں شامی نے

جان سی چیز جوانی کے بھرم میں کھو دی

تین نقش اس کے نگاہوں کو بھلے لگتے تھے

یاد آتا ہے مجھے اس کا رخِ گندم گوں

اس کے مرنے کا میں غم کھاتا ہوں

دیکھے کم ایسے جوانانِ وجیہہ

موہنی اس کی نگاہوں میں تھی دل میں شکتی

شوق و حسرت کا عجب میل تھا ان آنکھوں میں

انھیں آنکھوں سے وہ کرتا تھا سلومی کو سلام
اور کچھ حد سے زیادہ ہی اسے تکتا تھا،

ہیرودیاس

اور بھی ہیں جو اسے حد سے فزوں تکتے ہیں

ہیرودیس

صاحبِ مملکت و تاج تھا اس کا باوا
چھین لی میں نے زمام اس سے حکومت کی مگر
اُس کی ماں کو جو کبھی تھی ملکہ،
تم نے ہیرودہ بنایا لونڈی
میرا مہمان تھا وہ ایک طرح
اور اسی واسطے سرداری کا منصب بخشا
مجھے افسوس ہے وہ جان سے محروم ہوا
ہو! یہاں لاش مگر کس لئے رکھ چھوڑی ہے
میں نہ دیکھوں گا اسے اس کو یہاں سے لے جاؤ
(سپاہی لاش اُٹھا کر لے جاتے ہیں)
بڑھ گئی ٹھنڈ، ہوا چلنے لگی
نہیں چلتی ہے ہوا تند و تیز؟

ہیرودیاس

نہیں معمولی رمق بھی تو نہیں

ہیرودیس

آ رہی ہے مرے کانوں میں صدا سے سحر

پھڑ پھڑاتے ہیں ہوا میں گویا

پر پرندے کے، پرندہ بھی بڑا

دل دھڑکتا ہے ہوا ڈولتی ہے

کیا یہ آواز سنائی نہیں دیتی تم کو؟

ہیرودیاس

کوئی آہٹ، کوئی آواز نہیں

ہیرودیس

اب تو میں بھی نہیں سنتا لیکن

ایک پل پہلے سنی تھی لاریب

اک شرارہ تھا جلا، جل کے بجھا

ایک جھونکا تھا چلا، چل کے رکا

پر نہیں میں تو دوبارہ اُسے سنتا ہوں سنو

ہیرودیاس

میں بتاتی ہوں کہ یہ وہم پرستی ہے نری
ایک بیمار تخیل کی خیال آرائی
تم ہو ماندے، چلو اندر، یہ جگہ ٹھیک نہیں

ہیرودیس

ٹھیک ہوں میں، یہ تری بیٹی ہے جو ماندی ہے
اس کے چہرے کے ہیں آثار مریضوں کے سے
منہ پہ رونق نہیں انوار ہیں کجلائے سے
اس قدر زرد اسے میں نے نہیں دیکھا ہے

ہیرودیاس

کہہ چکی ہوں کہ اسے مت دیکھو

ہیرودیس

یہ ہے رندانِ خرابات نشیں کا اجلاس
ساتگیں بادۂ سرجوش سے لبریز کرو

(شراب لائی جاتی ہے)

آؤ اک جام پیو تم بھی سلومی مرے ساتھ
خوش گوار و طرب انگیز ہے مے دیکھو تو

ارمغاں ہے یہ بھی قیصر کا مگر خاص الخاص
اپنے گلنار لبوں کو تو بھگو اس میں ذرا
تا کہ دُردِ تہہِ ساغر بھی نہ چھوڑوں باقی

سلومی

مجھ کو تو پیاس نہیں ہے ترا حق

ہیرودیس

تیری دلبند مجھے دیتی ہے کس طور جواب
سن رہی ہو؟

ہیرودیاس

ہے درست اس کا جواب
تم بھی کیوں تاڑتے رہتے ہو ہمیشہ اس کو

ہیرودیس

ثمرِ تازہ و لورس لاؤ!
(پھل لاتے جاتے ہیں)
کھا تو آکے ثمرِ تازہ سلومی مرے ساتھ
تا کہ دیکھوں کسی پھل میں ترے دانتوں کے نشاں
اور سمو چاہی چبا جا ڈالے

سلومی:

مجھ کو تو بھوک نہیں ہے تتراٰرق

ہیرودیس

تیری بیٹی کی ہے تہذیب یہی ؟

ہیرودیاس

نسلِ شاہانہ سے ہے سلسلہ ہم دونوں کا
پشت در پشت رہے صاحبِ کشور ہم لوگ
اور سن اصل و حقیقت اپنی
باپ قزاق و شتربان تھا ترا

ہیرودیس

یہ بڑا جھوٹ ہے، بہتان ہے یہ سرتاپا

ہیرودیاس

افترا اس میں نہیں عین حقیقت ہے یہ

ہیرودیس

جلوہ آرا ہو سلومی تو مرے پہلو میں

سلومی

ٹھیک بیٹھی ہوں یہاں میں تتراٰرق

ہیرودیاس

سن لیا کیا وہ سمجھتی ہے تمہیں

ہیرودلیس

لاؤ میرے لئے

کیا چیز تھی میں بھول گیا

یاد آتی ہے مگر لب پہ نہیں آتی ہے

آواز یوحنّا

وقتِ موعود سنو آپہنچا

ذکر کرتا تھا میں جس کا وہی دن آپہنچا

ہیرودیاس

حکم دو اس کو کہ خاموش رہے

اس کی آواز سے نفرت ہے مجھے

میری توہین سدا کرتا ہے یہ ذات شریف

ہیرودلیس

کی نہیں اس نے کوئی بات ابھی تیرے خلاف

جانتی ہو کہ یہ سودا زدہ پیغمبر ہے

اہلِ دل، صاحبِ الہام خفی

ہیرودیاس

معتقد ہیں کسی مرسل کی نہیں
نہیں دے سکتا ہے کوئی خبر آئندہ کی
غیب کا علم کسی پیکرِ خاکی کو نہیں
اور طُرّہ یہ کہ بے عزتی کرتا ہے مری
مجھے اندیشہ ہے تم خوف زدہ ہو اس سے

ہیرودیس

میں نڈر ہوں مجھے دنیا میں کسی کا نہیں خوف
اس پیمبر سے بھلا ڈر کیسا!

ہیرودیاس

مان لو میں جو بتاتی ہوں کہ تم ہو ڈرپوک
اور ایسے ہی بہادر ہو اگر
اہلِ صیہون کی تحویل میں دیتے نہیں کیوں
جِس مہینے سے برابر ہے تقاضا اُن کا!

ایک یہودی

بندوبست اس کا مناسب ہے یہی عالی جاہ!

ہیرودیس

بس ضرورت نہیں اس ہرزہ سرائی کی خموش
اسے تحویل میں دوں گا نہ تمھاری ہرگز
جب چھڑے گا یہ بیاں ، ہوگا یہی میرا جواب
برگزیدہ ہے مشرف بہ جمالِ حق ہے
اُس نے دیکھی ہے جھلک ذاتِ خداوندی کی

ایک یہودی

کذب ہے یہ تو سراسر نہیں ایسا کوئی شخص
جس نے دیکھا ہو خدا حضرتِ الیاسؑ کے بعد
آخری شخص تھا وہ جس نے خدا کو دیکھا
بے حجاب ان دنوں ہوتا نہیں ربِّ متعال
اور رہتا ہے سرا پردۂ اطلس میں نہاں
ہے یہی وجہ کہ آرام کا مسکن ہے جہاں

دوسرا یہودی

کوئی شاہد نہیں الیاسؑ کی دیدِ حق کا
غالباً اُس نے فقط ظلِ کی جھلک دیکھی تھی

تیسرا یہودی

جلوے حق کے کبھی در پردہ و مستور نہیں
انھیں ہر وقت ہر ایک شے سے نمایاں دیکھو
آتشِ طور بھڑکتی ہے بہر دشت و جبل
وہ بہر رنگ وبہر شیوہ عیاں رہتا ہے
خیر میں شر میں، بہر سُو ہے اسی کا جلوہ
اور الآن کما کان نہ مبدا نہ مآب

چوتھا یہودی

ایسی باتوں کو مناسب نہیں لب پہ لانا
کیونکہ یہ اک نظریہ ہے خطرناک و عجیب
اور ہے مکتبِ اسکندریہ اس کی بنا
دیتے ہیں حکمتِ یونان کی تعلیم جہاں
اور یونانی ہیں، صابی، وثنی، نامختون!

پانچواں یہودی

کس طرح انفس و آفاق کا چلتا ہے نظام
متنفس کوئی اس راز سے آگاہ نہیں
ہے ترا اسرار بہت کارگہِ کون ومکاں

کنہِ اشیا کا کما ینبغی کس کو ادراک
بسکہ دشوار ہے مفہومِ کلامِ مغلق
بے تفقہ نہ تعقل سے کھلے عقدۂ زیست
ثمرِ اُلنس چنا نخلِ بدی سے کس نے
تخم اس مہر گیا کا ہے گِلِ آدم میں
عین ممکن ہے سمجھتے ہیں جسے خیر ہو شر
اور شر جس کو سمجھتے ہیں حقیقت میں ہو خیر
درگہِ کُن میں کہاں عقلِ فرومایہ کو بار
ہم کو واجب ہے رضا، قادرِ مطلق ہے خدا
پیس دیتا ہے جو کمزور کو مضبوط کے ساتھ

پہلا یہودی

میں مؤید ہوں تو سچ کہتا ہے
قاہر و جابر و قہار ہے وہ
صاحبِ بطشِ شدید[1]
کرے جس کی جبروت
عہنِ منفوش کہ تالوں کو

---

[1] سخت پکڑ: اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِید
البروج ۸۵ [2] دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔

بنی آدم کو فراش مبثوث[1]
وہ غنی پل میں موقر کو محقر کر دے
سنگ ہو عقدِ جہاں، خاک بنے بیچارہ
کوہ کو کاہ کرے ذالک علی اللہ یسیر
جیسے ہم دھان کو کھلی میں دبا کوٹتے ہیں
توڑ دیتا ہے وہ کمزور و توانا کو یونہی
کہ خداوند خدا ہے وہی رب الافواج
لیکن اس شخص نے تو رب کو نہیں دیکھا ہے
نہیں دیکھا ہے کسی نے اسے الیاسؑ کے بعد

ہیرودیاس

کوفت ہوتی ہے مجھے ان کی زبان بند کرو

ہیرودیس

میں نے لیکن یہ سنا ہے اکثر
کہ یوحنا ہی حقیقت میں ہے الیاس نبی

---

[1] بکھرے ہوئے پتنگے؛ یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ
وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِہْنِ الْمَنْفُوْشِ — القارعۃ

یہودی

کوئی سوچے تو بھلا کیسے یہ ہو سکتا ہے
تین سو سال ہوئے ان کو تو مبعوث ہوئے

ہیرودیس

لوگ موجود ہیں لیکن ایسے
مدعی ہیں جو کہ الیاس پیمبر ہیں یہی

ایک نصرانی

ہے یہی شخص مری رائے میں الیاس نبی

یہودی

نہیں یہ تو نہیں الیاس نبی

آواز یوحنا:

آخرِ کار وہ دن آ ہی گیا
اور سنتا ہوں پہاڑوں پہ میں اس کی آہٹ
ہے خطاب اس کا زمانے ہیں شفیعِ عالم؟

ہیرودیس

مدعا اس کا ہے کیا، کون شفیعِ عالم؟

تجلینس

ہے یہ قیصر کا لقب

ہیرودیس

پر کہاں اس کا یہودہ میں نزولِ اجلال؟
ابھی کل ہی تو مجھے اس کا ملا ہے منشور
لیکن اس میں کہیں اس بات کا مذکور نہیں

تجلینس

تھی مری اتنی گذارش یہ لقب ہے اُس کا

ہیرودیس

کیسے آسکتا ہے وہ وجعِ مفاصل سے لیے؟
پاؤں آماس سے ہیں اس کے تو ہاتھی کی طرح
اور ہوتے ہیں ریاست کے سیاست کے وجوہ
چھوڑ دے روم کو جو روم کو کھو دیتا ہے
وہ نہیں آئے گا، آئے تو وہ سر آنکھوں پر
پر مجھے اس کا یقیں ہے وہ نہیں آئے گا

پہلا نصرانی

تھا نہ قیصر کی طرف روئے سخن عالی جاہ!

ہیرودیس

تھا نہ قیصر کی طرف روئے سخن اُس کا

پہلا نصرانی

نہیں

ہیرودیس

کس کے بارے میں تھا؟

پہلا نصرانی

در بابِ مسیح

ہو چکا جس کا زمانے میں ظہور

ایک یہودی

پر ابھی معلن و ظاہر وہ کہاں؟

پہلا نصرانی

ہوئے کتنے ہی شب و روز ظہور اس کا ہوتے

عام ہیں تذکرے اعجازِ مسیحائی کے

ہیرودیاس

اوہ یہ معجزے ہیں تو نہیں قائل ان کی

میں نے دیکھے ہیں بہت معجزے

(خدمت گار سے)

پنکھا لاؤ!

پہلا نصرانی

روزِ روشن کی طرح معجزے اس کے ہیں عیاں

ایک قصبے میں سرِ بزمِ عروسی اس نے

آبِ سادہ کو بنایا مئے آتش انگیز

لوگ جو اس جگہ موجود تھے بتلاتے ہیں

دو جذامی تھے نشستہ بہ درِ کفرنحوم

کر دیا ہاتھ سے چھو کر انھیں چنگا اس نے

دوسرا نصرانی

بھیڑ دروازے پہ اُبرِص نہیں اکمہ تھے مگر

تندرست آن میں جو دستِ مسیحا سے ہوئے

حوض ''بیتِ حسدا'' عبری میں کہتے ہیں جسے

تھے وہیں وہ بھی پڑے منتظرِ لرزشِ موج

پہلا نصرانی

دستِ شافی سے نوازا ہے اُسے قدرت نے

اک پہاڑی پہ فرشتوں سے وہ تھا محوِ خطاب

ایک صدوقی

نہیں زنہار فرشتوں کا وجود

ایک فریسی

ہیں تو موجود مگر یہ نہیں باور مجھ کو
شخصِ مذکور ہوا ان سے مخاطب سرِ کوہ

پہلا نصرانی

چشم دید اس کے گواہ ایک نہیں لاکھوں ہیں

ایک صدوقی

وہ فرشتے نہیں ہوں گے لیکن

ہیرودیاس

کس طرح کرتے ہیں کج بحث یہ بیزار مجھے
سب کے سب یہ نرے گاؤدی ہیں

(خدمت گار سے)

میرا پنکھا!

(خدمت گار اُسے پنکھا دیتا ہے)

تری آنکھوں میں ہیں، کیوں سپنے سے؟
ملک بیماروں کی ہیں میٹھے سہانے سپنے
کھویا کھویا سا یہ انداز تجھے زیب نہیں!
سرد آہوں سے چراغِ دلِ روشن نہ بجھا

(خدمت گار کو پنکھے سے مارتی ہے)

دوسرا نصرانی

بنتِ یائر کا بھی ہے معجزہ؟

پہلا نصرانی

بے شک! بے شک!

کس جواں مرد کا منہ ہے کہ جو تردید کرے

ہیرودیاس

سب یہ پاگل ہیں کہوں ان سے کہ بک بک نہ کریں
کر گئی چاند کی تاثیر سرایت ان میں
رکھتے ہیں خانۂ زنجیر میں دیوانوں کو

ہیرودیس

بنتِ یائیر کا یہ معجزہ بتلاؤ ذرا

پہلا نصرانی

پا چکی تھی وہ وفات

کر دیا اس نے دوبارہ زندہ؟

دوسرا نصرانی

اور شمعون جذامی کے سگے لعزر کو

ہیرودلیس

کیا وہ مُردوں کو جِلا دیتا ہے

پہلا نصرانی

زندہ کر سکتا ہے مُردوں کو حضورِ والا

ہیرودیس

یہ ادا اُس کی نہیں مجھ کو پسند
اُسے کرتا ہوں منا ہی اس کی
میں کسی کو بھی اجازت نہیں دیتا اُس کی
کہ مرے لوگوں کو وہ زندگیٔ نو بخشے
ایک خوابِ متوحش ہے حیاتِ موتیٰ
اس کو پا کر مرے فرمان سے آگاہ کرو
آج کل علم ہے، یہ شخص کہاں رہتا ہے؟

دوسرا نصرانی

ہر جگہ وہ تو ہے موجود مگر عالی جاہ!
خاصہ دشوار ہے اس طور سراغ اس کا لے

پہلا نصرانی

اکثر و بیشتر اس کا ہے تمرنا میں قیام

ایک یہودی

ہے اگر اس کا تمنا میں قیام
تو مسیحا وہ نہیں ہے قطعاً

اس کی بعثت کا مقام ارضِ تمنا تو نہیں

وحی کی رُو سے ہیں اربابِ تمنا مردود
لے کے نذریں وہ کبھی آتے نہیں سوئے کنشت

دوسرا نصرانی

پچھلے روزوں وہ ہوا اہلِ تمنا سے وداع
غالباً اب ہے مضافاتِ یروشلم میں

پہلا نصرانی

میں تو تازہ ابھی آیا ہوں یروشلم سے
دو مہینے سے خبر اس کی نہیں

ہیرودیس

کوئی اندیشہ نہیں

اُسے ڈھونڈو، ملے تو، دو اسے فرمان مرا
کہ کھٹکتا ہے ہمیں مشغلۂ رستا خیز
دوسرے بے ضرر اشغال و کرامات سے تو

کچھ تعرّض نہیں البتہ ہمیں
وہ بناتا رہے بہتے ہوئے پانی کو شراب
تندرست ابرص و اکمہ کو کرے بے کھٹکے
بلکہ سچ پوچھو تو یہ ایک بڑی خدمت ہے
ہاں مگر فوت شدہ لوگوں کا پھر جی اُٹھنا
ہے ہمارے لیے ناقابلِ برداشت عذاب
اس کی ہم اس کو اجازت نہیں دیتے زنہار

آوازِ یوحنا

بیوا، کنچنی، بنتِ بابل
جس کے پیکر کا ۔ بیوٹے ہیں سنہری آنکھیں
حکمِ باری ہے کہ سب لوگ سرِ مجمعِ عام
سنگسار اس کو کریں ہاتھ میں لے کر پتھر

ہیرودیاس

حکم دو اس کی زباں بندی کا

آوازِ یوحنا

چاہیے اب یہ جوانانِ نبرد آرا کو
اُسے چھلنی کریں صیقل شدہ تلواروں سے

اور ڈھالوں تلے لے کر اسے مسلیں کچلیں

ہیرودیاس

کس قدر باعثِ رُسوائی ہے!

آوازِ یوحنّا

اس طریقے سے بدی کا میں کروں استیصال

فتنہ و شر کی رصدگاہوں کو مسمار کروں

نہ اُہولہ[1] ہی کو چھوڑوں نہ اہولیبہ کو

جو نجاست سے ملبّس تھیں ہوس میں ملبوس

تاکہ سب نفس پرستوں کو کڑی عبرت ہو

اور بھولے سے بھی اس کی نہ وہ تقلید کریں

ہیرودیاس

سُنی دشنام طرازی اس کی

اپنی زوجہ کی یہ تذلیل گوارا ہے تمہیں!

ہیرودیس

نام تیرا تو نہیں اُس نے لیا

---

[1] ع کہ مراد ان سے یروشلیم و سامریہ ہیں

ہیرودیاس

فرق پڑتا ہے مگر اس سے کیا
مدّعا اس کا سمجھتے ہو خوب
جانتے ہو کہ اشارہ ہے فقط میری طرف
نصف بہتر جسے کہتا ہے زمانہ تیری
میں نہیں کیا ملکہ، کیا میں نہیں ہیرودہ ؟

ہیرودیس

کیوں نہیں اس میں بھلا کیا شک ہے،
میری زوجہ ہو حرم ہو میری
اور بیوی تھیں مرے بھائی کی اس سے پہلے

ہیرودیاس

اُس کی باہوں سے تمھیں نے مجھے چھینا، جھپٹا

ہیرودیس

اس میں کیا شک، مری طاقت تھی زیادہ اُس سے
بھولی بسری ہوئی یادوں کا اعادہ ہے فضول
آتشِ رفتہ کی کیوں راکھ کریدیں پھر سے ؟
مرے دل میں کوئی خواہش نہیں ان باتوں کی

یہی باتیں تو ہیں موضوعِ مواعیدِ نبی
علم گو کچھ نہیں فردا کا پہ ہو سکتا ہے
ہم پہ نازل ہو بلا کوئی انہی کے باعث
ابھی ہیرودہ انہی باتوں میں
میزبانی کے فرائض سے ہوئے ہم غافل
اور کچھ پاس رہا ہم کو نہ مہمانوں کا
جامِ صحت سبھی ہم نوش کریں قیصر کا
اہلِ روما بھی یہاں حاضر ہیں
جامِ صحت ہمیں لازم ہے پئیں قیصر کا
وہ خداوند ہیں

سب

قیصر! قیصر!

ہیرودیس

اپنی بیٹی کو تو دیکھو کہ ہے کیا پژمردہ!

ہیرودیاس

ہے جو پژمردہ تمھیں اس سے کیا؟

ہیرودیس

اس قدر زرد تو پہلے نہیں دیکھا میں نے

ہیرودیاس

اس کی سمت آنکھ اُٹھاتے کیوں ہو ؟

آواز یوحنا

سورج اس دن ہو سیہ جیسے حدادِ موئیں
چاند پر رنگ چڑھے گا خونیں
گر پڑیں گے
پکے انجیروں کی مانند زمیں پر تارے[1]
بادشاہانِ زمیں خوف سے بیدم ہوں گے
جب[2] زمیں شق ہو سمندر کھولیں[3]
پٹ کھلیں گنبدِ بے در کے بنیں کوہ سراب[4]

---

[1] واذا الکواکب انتثرت ۔ الانفطار ۸۲:

[2] اذا زلزلت الارضُ زلزالها واُخرِجت الارض اثقالها۔ الزلزال ۹۹

[3] واذا البحار سُجِّرتْ ۔ التکویر: ۸۱

[4] وفتحتِ السماءُ فکانتْ ابواباً و سُیّرتِ الجبالُ فکانتْ سراباً۔ النبا ۷۸

بادلوں میں سے نمودار ہوا ابن آدم
چہرہ بجلی کا، زبرجد کا بدن، نور کی آنکھ
نعل نیلم کے، ستاروں کی قبا، چاند کا تاج
ہر طرف روح و ملائک کو روانہ کر کے
برگزیدوں کو کرے گا یک جا
نسخے اسفارِ مجزا کے فراہم ہوں گے
مزبلے، نثرہ و شعر ملی پہ مقدم ہوں گے!

ہیرودیاس

آہ اس دل کی نوحہ میں شیفتہ و شیدا ہوں
بولتا ہے کسی بدمست شرابی طرح
کوئی کیفی کرے کا واک سرائی جیسے
یہ صدا اس کی میں برداشت نہیں کر سکتی
اس کی آواز سے نفرت ہے کراہت ہے مجھے
اسے ڈانٹو کہ وہ خاموش رہے

ہیرودیس

یہ نہ ہوگا میں سمجھتا نہیں اس کی باتیں
غالباً فال ہے مستقبل کی

ہیرودیاس

نالوں والوں کی نہیں میں تو ذرا بھی قائل
بولتا ہے وہ کسی سرپھرے جھکّی کی طرح

ہیرودیس

گفتگو سے تو بدی کا نہ مظنّہ گزرے
عین ممکن ہے کہ رسیا ہو طہوری مے کا
اور نشہّ ہوا سے بادۂ حقانی کا

ہیرودیاس

کون سی شے ہے طہوری مے وہ
آتی ہے کون سے تاکستاں سے
کس عنب خانے میں ہوتی ہے کشید
تاکہ حاصل اسے کرکے واں سے
چکھ سکیں ہم سے گنہ گار بھی اک دو جرعے؟

ہیرودیس

(اب یہاں سے وہ مسلسل سلومی کو تکتا ہے)
جب کہ تم روم میں تھے تجلینس
تم سے چھیڑا تھا شہنشاہ نے موضوع

تعلینیس

حضور ـــ!

آپ کا کون سے موضوع سے ہے استفسار!

ہیرودیس

آہ موضوع کیا تم سے کوئی ہم نے سوال
جو ہمیں پوچھنا تھا وہ تو فراموش ہوا

ہیرودیاس

تم دوبارہ مری بیٹی کی طرف تکتے ہو
اس طرف منہ نہ کرو شوخ ندیدوں کی طرح
کہہ چکی ہوں میں تمھیں پہلے بھی

ہیرودیس

پھر وہی رٹ

ہیرودیاس

سنو پھر کہتی ہوں

ہیرودیس

پہ وہ ہیکل کی بحالی کا کوئی حل نکلا
یا ابھی تک ہے بدستور کھٹائی میں پڑا؟

ہے یہ افواہ کہ غائب ہے غلافِ محراب
ہوئی تحقیق کہاں تک ہے صداقت اس میں؟

ہیرودیاس

تم نے خود ہی تو کیا تھا چوری
اب تو ہونے لگا بے ربط کلام
آؤ اندر چلیں اب میں نہ یہاں ٹھیروں گی

ہیرودیس

میری خواہش ہے سلومی کہ کرو رقصِ پری

ہیرودیاس

میں اسے رقص نہ کرنے دوں گی

سلومی

رقص پر میری طبیعت نہیں مائل "تتراقی"

ہیرودیس

بنت ہیرودؔ ، سلومی ناچو
میری خاطر ہی سہی رقص کرو

ہیرودیاس

نہ کرو اس سے تعرض ، اسے چھوڑو تنہا

سلومی

میں نہ رقاصہ بنوں گی تترارک

ہیرودیاس

(ہنستے ہوئے)

کیسے کرتی ہے اطاعت وہ تری دیکھ لیا

ہیرودیس

چاہے ناچے کہ نہ ناچے مجھے کیا

میں بہت خوش ہوں بہت سینہ ہے لبریز سرور

آج کی یہ شبِ فرخندہ نفس میرے لئے

مژدۂ بہجت و سرمستیٔ بے پایاں ہے

پہلا سپاہی

روئے تترارک پہ ہے اک اُداسی کی جھلک

جیسے باطن میں وہ آزردہ و رنجیدہ ہو

دوسرا سپاہی

اُس کے چہرہ پہ ہے اندوہِ نہاں کا پرتو

ہیرودیس

کیوں نہ میں خوش ہوں کہ قیصر سا شہنشاہِ جلیل

ہے لقب جس کا زمانے میں خدیو گیہاں
مہرباں ہے وہ مرے حالِ تنک مایہ پہ
اُس نے بھیجے ہیں گرانمایہ تحائف مجھ کو
اور وعدہ یہ کیا ہے کہ بُلا بھیجے گا
شاہِ کیپدکیہ کو روما میں جو ہے میرا عدو
عین ممکن ہے وہاں اس کو وہ کردے مصلوب
کیونکہ وہ اپنے ارادوں میں ہے مختار و قدیر
بے گماں شاہِ جہاں، مالکِ جاں ہے قیصر
اب تو معلوم ہوا میری مسرت کا سبب
میری خوشیوں کا ٹھکانہ ہے کوئی آج کی رات
اس قدر خوش تو کبھی میں نہ ہوا تھا پہلے
میری خوشیوں میں کوئی غم خلل انداز نہیں
کر نہیں سکتی کوئی چیز منغص ان کو

آوازِ یوحنا

تخت پر اپنے وہ ہوگا متمکن، گلنار
ارغواں رنگ کی پوشاک حریری پہنے
ہاتھ میں ساغرِ زر، بادۂ الحاد سے پُر

موت کے گھاٹ اُتارے گا فرشتہ اُس کو
اور پھر کیڑے مکوڑوں کی بنے گا وہ خوراک

ہیرودیاس

سُن رہے ہو جو ترے بارے میں وہ کہتا ہے
طعمۂ دیدان و خراتین کا ہوگا یہ بدن

ہیرودیس

میرے بارے میں نہیں اس کی وعید
نہیں بولا وہ کبھی میرے خلاف
شاہ کپدکیہ کہ ہے میرا حریف و دشمن
اسی بدبخت کا تن ہوگا غذا کیڑوں کی
یہ پیمبر کبھی بولا نہیں کچھ میرے خلاف
ماسوا اس کے کہ میں مرتکبِ ذنبِ عظیم
ہوا بھائی کی نکاحی کو بنا کر ملکہ
آتشِ عشق کو سینے میں عبث بھڑکایا
عین ممکن ہے یہ مجذوب بجا کہتا ہو
کیونکہ تم واقعتہً نکلی ہو امراۃِ عقیم

ہیرودیاس

تم مجھے کہتے ہو امراۃ عقیم
تم جو نظریں گڑی رکھتے ہو مری بیٹی پہ.
اور خواہاں ہو کہ وہ رقص کرے
عارفانہ یہ تجاہل نہیں زیبا تم کو
ایک ہی گرچہ سہی، میں نے جنی تو اولاد
لاولد تم ہو مگر آج تلک اپنی کہو
کیوں کنیزان و جواری سے کبھی بچہ نہ ہوا
آپ ناکارہ ہو الزام مجھے دیتے ہو
تمھیں زیبا تھی وہی شیخِ عرب کی بیٹی

ہیرودیس

چُپ چلا مجھ پہ نہ تریا چرتر
میں جو کہتا ہوں کہ تو ایک زنِ ویراں ہے
کیونکہ ہو نشوونما جب کہ زمیں ہے اوسر
دیکھی بیہڑ میں کبھی حبّ و حدائق کی نمود؟
نخلِ زیتون سے خالی ہے کثیبِ احمر
تجھ سے میرا کوئی بچہ نہ ہوا

اور کہتا ہے یہی پیغمبر

کہ تعلق یہ زناشوئی کا ناجائز ہے

معصیت ہے اولوالارحام سے پیمانِ زواج

بُرے کاموں کا ہمیشہ ہے بُرا ہی انجام

برکت و خیر و سعادت نہیں اس شادی میں

اور ممکن ہے اسی وجہ سے آفت میں پڑیں

مجھے اندیشہ ہے وہ سچ کہتا ہے

لیکن اس وقت تو ان باتوں کا ہنگام نہیں

مے عشرت کو کروں کیوں میں تکدر آمیز

پے بہ پے جاری و ساری ہیں خوشی کی لہریں

کسی شے کی نہیں ہوتی کمی محسوس مجھے

ہیرودیاس

آج تو خوب شگفتہ ہے مزاجِ عالی

گرچہ یہ حسِّ ظرافت ہے خلافِ عادت

اور اس بات سے مجھ کو بھی خوشی ہے لیکن

ہو چکی دیر بہت، اب چلیں اندر بیٹھیں

یہ نہ بھولو کہ علی الصبح ہے در پیش شکار

لائقِ عزت و تکریم ہیں قیصر کے سفیر!

دوسرا سپاہی

چہرہ تیرا زرق کا ہے کیسا غمگیں

پہلا سپاہی

جیسے چھپے غم پوشیدہ نمایاں ہو کر

ہیرودیس

رقص کر آ کے سلوتی مری خاطر ہی سہی

رقص کر میرے لئے تجھ سے ہے درخواست مری

آج کی رات مرا دل بہت آزردہ ہے

میں یہاں آتے ہی پھسلا خوں میں

اک بری فال ہے جو فی الواقع

پھر پروں کی سنی پھٹ پھٹ آواز

مدعا جس کا سمجھنے سے رہا میں قاصر

مضمحل جسم طبیعت ہے ملول و رنجور

ناچ کر اس دلِ ناشاد کو کر وقفِ سرور

ہے ترا حسن و شباب آتشِ گل، شعلۂ طور

تو اگر ناچے تو پا سکتی ہے منہ مانگی مراد

بخش دوں گا میں تجھے سلطنت آدھی تک بھی

سلومی

(اُٹھتے ہوتے)

کیا تو دے گا مجھے منہ مانگی مُراد
جو میں مانگوں مجھے دے گا تترارق؟

ہیرودیاس

قرۃ العین مری مت ناچو

ہیرودلیس

جو بھی مانگے گی ملے گا تجھ کو
اور حتّٰی یہ کہ آدھی شاہی

سلومی

کیا قسم کھاتے ہو اس کی تترارق؟

ہیرودلیس

ہاں سلومی میں قسم کھاتا ہوں

ہیرودیاس

قرۃ العین مری مت ناچو

سلومی

کون سی چیز کی تتزارق قسم کھاتے ہو؟

ہیرودلیں

جان کی، تاج کی، دیوتاؤں کی
جو بھی مانگو گی تمھیں مل جائے گا
اور حتّیٰ یہ کہ آدھی شاہی
اور یہ شرط ہے تم رقص کرو میرے لئے
ہاں سلومی نرت اپنی دکھلا

سلومی

قول تم ہار چکے ہو تتزارق

ہیرودلیں

مجھے اقرار ہے بے شک اس کا

سلومی

اب مسلّم ہے مرا استحقاق
آدھی شاہی مجھے مل سکتی ہے

ہیرودیس

قرۃ العین مری مت ناچو

ہیرودیاس

آدھی شاہی بھی سلومی میں تجھے دیدوں گا
بخش دوں گا میں تجھے طبریہ و کفر نحوم
زیب دیتا ہے تجھے ملکۂ شہ کہلانا
تو بنا قی ہی گئی قیصرہ بننے کے لئے
اُف یہاں بڑھ گئی سردی کتنی
کیسی یخ بستہ ہوا چلتی ہے!
پھر مرے کان میں آتی ہے پروں کی آواز
جیسے اک طائرِ شب رنگ و عظیم الجثہ
پھڑ پھڑاتا ہو سروں کے اوپر
کیوں دکھائی نہیں دیتا یہ مجھے طیرِ مہیب؟
خوف انگیز ہے کیا اس کے پروں کی آواز!
اُف یہ نا قابلِ برداشت ہوئی جاتی ہے!
زمہریری ہیں ہوا کے جھونکے
نہیں سردی نہیں چلتی ہے سمومِ سوزاں
گرمی لگتی ہے ہوا بند ہے دم گھٹتا ہے
چھینٹے پانی کے مرے ہاتھ پہ دو

برف دو مجھ کو چبانے کے لئے
میری پوشاک کو ڈھیلا کر دو
کھول دو بند قبا کے مرے فی الفور شتاب
پر نہیں، رہنے دو کھولو نہ انھیں
ہار یہ پھولوں کا دیتا ہے اذیت مجھ کو
یہ گلاب آگ کے انگارے ہیں
جن سے جلتی ہے مری پیشانی
(اپنے ماتھے سے ہار نوچ ڈالتا
ہے اور میز پر پھینک دیتا ہے)
آہ اب سانس تو لے سکتا ہوں
کس قدر سُرخ ہیں یہ پنکھڑیاں
اُجلے ملبوس پہ ہوں خون کے دھبے جیسے
چاہیئے پھر نہ علائم کی کسی شے میں تلاش
اس سے ہو جاتا ہے جینا دوبھر
یوں کہیں ہم تو کہیں بہتر ہے
خون کے دھبے ہیں برگِ گلِ تر کی مانند
اب میں پہلے سے بہت بہتر ہوں

ہو گئی میری طبیعت بھی بحال
کیا مجھے حق نہیں خوش ہونے کا؟
ناچ کا اب تو سلومی نے کیا ہے وعدہ
اذنِ جنبش دے جلاجل کو سلومی اب تو

ہیرودیاس

میں اسے ناچ نہ کرنے دوں گی

سلومی

میں ابھی رقص کروں گی تتراَرق

ہیرودیس

اپنی بیٹی کا سنا تو نے جواب
رقص اپنا یہ مجھے دکھلائے گی
میری درخواست کو منظور کیا خوب کیا
اور کرنا نہ فراموش تقاضا کرنا
دل کی جو بھی ہو تمنا اُسے پورا کرنا
جو بھی مانگو گی ملے گا ہے یہ اقرار مرا

سلومی

کھا چکے آپ قسم پہلے ہی اس کی تتراَرق

ہیرودیس

میری عادت نہیں پیماں شکنی

میں نہیں ان میں کہ وعدے سے جو پھر جاتے ہیں
مجھ کو تو کذب بیانی کا سلیقہ ہی نہیں
قول کا بندہ ہوں میں قول مرا قول ملک
شاہِ کپیدکیہ جو کذاب بھی بدذات بھی ہے
بادشہ ہے وہ کوئی۔ ہیچ ہے گھسیا را ہے
میرا مقروض ہے پر سر بسر انکاری ہے
اور طرّہ یہ کہ توہینِ سفارت کی ہے
اور باتیں وہ کہیں دل کو جو مجروح کریں
وہ مگر کیفرِ کردار کو پہنچے گا ضرور
اور کھینچے گا اُسے روم میں قیصر سرِ دار
نہ سہی دار پہ لیکن وہ مرے گا مردود
اور پھر ہو گا بدن اس کا غذا کیڑوں کی
اس وقوعے کی پیمبر نے بشارت دی ہے
پر سلومی تو ابھی تک متذبذب کیوں ہے
گنگناتے نہیں زنگولے تھرکتے نہیں پاؤں

دیر اب کیا ہے نرت کاری ہیں؟

سلومی

منتظر ہوں کہ غلام
لے کے آجائیں مری خوشبوئیں اور سات نقاب
اور پاپوش اُتاریں میری

(غلام خوشبوئیں اور سات نقاب
لاتے ہیں اور سلومی کے نعل اتارتے ہیں)

ہیرودیس

یوں ہی ناچو گی سلومی یونہی کیا برہنہ پا؟
فاختاؤں کی طرح پاؤں ہیں گلنار ترے
سرِ گلبرگ حنا غنچۂ خنداں جیسے
خون سے تر ہے زمیں رقص کرو گی اس پر؟
خون پر رقص خوش آیند نہیں
خون تو ہوتا ہے اک نحس شگون

ہیرودیاس

وہ کہیں ناچے تجھے اس سے کیا
فرشِ گُل ہو کہ لہو کا دریا

ہیرودلیس

تم یہ کہتی ہو مجھے اس سے کیا
چاند کا رنگ تو دیکھو، ہوا سرخی مائل
اس قدر سُرخ لہو ہو جیسے
جوئے خوں جیسے اُفق سے پھوٹے
آہ سچ ہی تو پیمبر نے بتایا تھا کہ رنگ
سُرخ مہتاب کا مانند لہو کے ہو گا
ہاں کہا تھا کہ نہیں سب نے سُنا حرف بحرف
اور اب چاند ہوا سُرخ کوئی شک ہی نہیں

ہیرودیاس

اوہ! یہ دیکھ رہی ہوں میں بھی
ایسے گرتے ہیں ستارے ٹپ ٹپ
جیسے انجیر گھنی شاخوں سے
گر پڑا تاج تمھارے سر سے
مہر تاریک ہوا جیسے حدادِ موتین
بادشاہانِ زمین رعشہ بہ اندام ہوئے
بیرقیں گر گئیں ہاتھوں سے علم چھوٹ گئے

یہ تو سب دیکھ رہے ہیں کوئی پوشیدہ نہیں
کم سے کم یہ تو بتایا ہے پیمبر نے صحیح
خوف سے لرزہ براندام ہیں شاہانِ یہود
تم ہو بیمار، چلیں ہم اندر
روم میں لوگ کہیں گے کہ ہوئے دیوانے
چلیں اندر، میں تمھیں کہتی ہوں

آوازِ یوحنّا

کون آتا ہے زاطرافِ ادومِ دلبہراد؟
ارغوانی ہے لباس اس کا جھلاجھل پوشاک
جو خراماں ہے کسی صاحبِ عظمت کی طرح
ارغوانی ترے ملبوس کی رنگت کیوں ہے؟
صادق القول ہوں میں میں ہوں قدیرو منجی
حوض میں روندے ہیں انگور بہ ندیرِ قدرت
ما لکانہ، تنِ تنہا میں نے
کوئی لوگوں میں سے ہمراہ نہ تھا
قہر میں اپنے لتاڑا ان کو
اپنے ہی جوش میں ان کو روندا

اور مدہوش کیا اپنے غضب سے ان کو
خاک پر خون کے شترڑے بہے
جیسے برسات میں مینڈھا اُچھلے
میں نے دیکھا تو کوئی اُن کا مددگار نہ تھا
کوئی نکلا نہ انھیں مجھ سے بچانے والا
یہ لہو ان کا جھلکتا ہے مرے دامن پر
ارغواں خون کے چھینٹوں سے ہے پوشاک مری
جیسے رنگریز کے کپڑوں پہ پڑے اُڑ کے شہاب!

ہیرودیاس

چلو اندر چلیں، اس شخص کی آواز مجھے
زہر لگتی ہے، بناتی ہے مجھے دیوانہ
یہ اگر شور کرے گا یوں ہی
رقص بیٹی کو نہ کرنے دوں گی
اسے زنہار نہ میں ناچنے دوں گی جب تک
یوں ہی تم تکتے رہو گے اس کو
مختصر یہ کہ اُسے ناچ نہ کرنے دوں گی

ہیرودیس

ایستادہ نہ ہو میری ملکہ میری حرم
ترا اُٹھنا ہے سراسر بے سود
جب تلک ناچ نہ لے گی میں یہیں بیٹھوں گا
ناچ ہاں ناچ سلومی نرت اپنی دکھلا

ہیرودیاس

میری بیٹی مری دلبند نہ ناچ

سلومی

میں ہوں تیار، توجہ تتارق
(سلومی سوہے، اکتارے ریشم کے لباس
میں ہفت نقابی ناچ ناچتی ہے)

ہیرودیس

واہ واہ، ایک شہاب ثاقب
ایک شعلہ جیسے جوالہ کہیں
جل پری صحنِ چمن میں رقصاں
ایک جادو ہے بشر کی صورت
موجِ بادہ کی طرح جوش میں سارے اعضا

صحدلاں کا ہے گلاب تازہ
بیتِ عنیا کی مہکتی سوسن
تو نے دیکھا کہ تری بیٹی نے
کس طرح ناچ دکھایا اپنا
اے سراپائے طرب رقاصہ
اے سلومی مرے نزدیک تو آ

آ قریب، اور قریب
آکہ دوں تجھ کو ترے رقصِ محبت کا صلہ
نہیں کرتا کبھی ناراض میں فن کاروں کو
اور دیتا ہوں صلہ ان کو ہمیشہ پورا
ہاں میں شاہانہ طریقے سے نوازوں گا تجھے
جو تری روح کی خواہش ہے طلب کر مجھ سے
تجھے درکار ہے جو بول، بلا خوف و خطر

سلومی
(جھکتے ہوئے)

میری خواہش ہے کہ بے لیت دلعل
رکھ کے اک نقرئی مشقاب میں لائیں

ہیرودیس   لائیں

رکھ کے اک نقرئی مشتقاب میں ہاں ہاں بیشک
کیوں نہیں دل کو لبھاتے ہیں خدوخال اُس کے
سمن اندام سلومی پری چہرہ شیریں
اے حسینانِ یہودہ کی مسلّم ملکہ
آبرو تجھ سے گلستانِ ملاحت کی ہے،
کونسی چیز تو اس نقرئی مشتقاب میں کھوائے گی
لائیں کیا نقرئی مشتقاب میں وہ بول بتا
جو بھی مانگے گی ملے گا فی الفور
وا خزانے ہیں مرے تیرے لئے
کونسی شے ہے سلومی بتلا

سلومی

(ڈانٹتے ہوئے)

سر یوحنا کا

ہیرودیاس

مری لاڈلی شاباش

ہیروڈیس

نہیں

ہیرودیاس

آفریں ہے تری ہمت پہ مری لختِ جگر

ہیروڈیس

یہ نہیں آہ سلومی یہ نہیں

تم جو کہتی ہو تمھارا وہ نہیں ہے مطلب

ماں کی باتیں نظرانداز کرو

وہ بُرا مشورہ دیتی ہے تمہیں

اس کے جھانسے میں نہ آؤ کہ خطا کھاؤ گی

سلومی

شہ نہیں ماں کی نہ میں ہوں متاثر اس سے

آرزو ہے یہ مرے دل کی، خوشی ہے میری

سرِ یوحنّا کا ہو اور نقرئی مشقاب میں ہو

یہ نہ بھولو کہ قسم کھائی ہے تم نے ہیرودؔ

استوار اس کو کیا قولِ ملوکانہ سے

ہیرودیس

یاد ہے مجھ کو قسم کھائی ہے دیوتاؤں کی

یاد ہے مجھ کو بہت اچھی طرح

التجا تم سے سلومی ہے کہ مانگو کچھ اور

بادشاہی کی طلب ہے تو ابھی حاضر ہے

یہ جو مانگا ہے اسے مت مانگو

سلومی

سر یوحنّا کا طلب کرتی ہوں

ہیرودیس

نہیں یہ قابلِ برداشت نہیں

سلومی

یہ تو وعدہ ہے تمھارا ہیرود

ہیرودیاس

ہاں یہ وعدہ ہے تمھارا جو سنا ہے سب نے

سامنے سب کے قسم کھائی ہے تم نے پختہ

ہیرودیس

میں مگر تم سے مخاطب نہیں خاموش رہو

ہیرودیاس

میری بیٹی نے بہت خوب کیا ہے شاباش

سر یوحنّا کا جو مانگا مجھے مسرور کیا

کسر اُس نے مری توہین میں چھوڑی نہ کوئی

لعن طعن اُس نے کئے ہیں مجھے کیسے کیسے

کس قدر ماں سے محبت ہے مری بیٹی کو

اب نہ جھکنا مری بیٹی ہرگز

بر ملا اُس نے قسم کھائی ہے

ہیرودیس

بند ہو مجھ سے کوئی بات نہ کر

بن سلومی مقول

تجھ پہ سختی نہیں کی میں نے کبھی

بلکہ اُلٹا تیرا شیدا ہی رہا

اور یہ شیفتگی حد سے فزوں تھی شاید

کر نہ اس واسطے تو مجھ سے تقاضا ایسا

تو نہیں جانتی مجھ پر یہ بہت بھاری ہے

میں سمجھتا ہوں کہ تو کرتی ہے تفریح و مذاق

نہیں شائستہ کسی طور بھی یہ نظّارہ
اک کنواری کی حیا پوش نگاہوں کے لئے
تجھ کو اس شے سے بھلا کیا خوشی حاصل ہوگی
نہیں دراصل ترے دل کو یہ مطلوب نہیں
میں جو کہتا ہوں سنو، بات مری تم مانو
اک زمرّد ہے مرے پاس مدوّر، بے داغ
آج دنیا میں نہیں جس کی جسامت کا جواب
دیکھیں تو رشک کریں قوسِ قزح کے الوان
تیری مرضی کے مطابق ہوگا
ابھی دیدوں جو ترا منشا ہو

سلومی

سرِ یوحنّا کا طلب کرتی ہوں

ہیرودیس

تم مری بات نہیں سنتی ہو
نہیں سنتی ہو، مجھے کہنے دو

سلومی

سرِ یوحنّا کا

ہیرودیس

نہیں یہ نہ ملے گا تم کو

تم یہ کہتی ہو سراسر مجھے دِق کرنے کو
کیونکہ اس شام مسلسل تمھیں تکتا ہی رہا
ہاں یہ سچ ہے کہ نظر تم پہ ہی مرکوز رہی
یہ صباحت یہ ملاحت یہ نزاکت توبہ!
صاف ہوتا ہے گماں ساٹن و دیبیں کا
بدنِ صاف میں پڑتی ہے نگہ سے سلوٹ
جسمِ شاداب ہے یا تختۂ رنگ و بو ہے
مہ بلغلطاق ہیں، خود مسجود ہیں
سرخ پھولوں سا دمکتا تر و تازہ چہرہ
مرے قبضے میں نہ آؤ یہ مجھے چاہنے دو
کیا کروں یہ دلِ وحشت زدہ قابو میں نہیں
اب سے کر لوں گا مؤدب کبھی مہذب بھی اسے
آہ، آہ، ایک قدح بادۂ عنابی کا
حلق میں کانٹے سے چبھتے ہیں بلا کی ہے پیاس
کرلے مجھ کو تر سلویٰ من جا

آہ کیا فائدہ رد و کد سے

بحث و تکرار نہ کر بات پہ اصرار نہ کر
کہہ رہا تھا میں بھلا کیا، آہ آہ
ہاں خیال آیا سلوتی مرے نزدیک تو آ
تو کسی بات کو تسلیم نہیں کرتی، کیوں؟
کان تو میری گذارش پہ نہیں دھرتی کیوں؟
تو نے دیکھے ہیں مرے مور حسیں شوخ سفید
باغ میں جو روشِ سرو و حنا کو چھوتے
ایک اندازِ دل آویز سے کرتے ہیں خرام
ان کی چونچیں ہیں سنہری زرِ گُل سے ملتی
جب وہ جھنکاریں تو بر کھا برسے
دُمیں پھیلائیں تو ابھرے مہتاب
درمیانِ روشِ سرو و حنا چلتے ہیں
زوج در زوج غلام ایک سہراک کے ہمراہ
کبھی پرواز درختوں پہ وہ کر جاتے ہیں
جھیل کے گرد کبھی گھاس میں چھپ جاتے ہیں
ساری دنیا میں کہیں مور نہیں ایسے حسیں

ان میں سے میں تمھیں دیدونگا جو مانگو تو بچا ہیں
وہ کریں ہر جگہ ہر وقت تمھارا پیچھا
اُن کے جھرمٹ میں لگوگی ایسے
جس طرح چاند گھٹا جب گھرے اودی اُودی
سُو مرے پاس ہیں بے مثل حسین ایلیلے
نذر کردوں گا تمھاری بخوشی سب کے سب
تم فقط مجھ کو مرے وعدے سے کردو آزاد
اور بہ خود غلط اصرار کو واپس لے لو
(قدح شراب خالی کرتا ہے)

سلومی

سرِ یُوحنا کا عنایت ہو مجھے

ہیرودیاس

آفریں ہے مری پیاری بیٹی
اور یہ مور تمھارے آخ تھو!

ہیرودیس

کیوں بڑھے جاتی ہو خاموش رہو
چیختی ہو کسی خونخوار درندے کی طرح

اب خبردار ہنگارا جو بھرا
بات جو منہ سے نکلتی ہے وہ ہے اول جلول
ہاں سلومی متوجہ ہو ذرا میری طرف
عین ممکن ہے کہ یہ شخص رسولِ حق ہو
شک نہیں اس کی بزرگی میں کسی کو سرِ مو
سرِ انگشتِ خداوند نے مس اس کو کیا
اور پھر اس کی زباں کو یہ سخن سکھلائے
کیا خبر کیا ہے پسِ پردۂ راز
کوئی تقدیر کے اسرار کا محرم نہ ہوا
باعثِ آفت و آلام نہ ہو موت اس کی
اور اس چیز کی خود اُس نے بشارت دی ہے
میں سمجھتا ہوں سلومی مری بد خواہ نہیں
اور گردابِ مصائب میں نہ ڈالے گی مجھے
میں جو کہتا ہوں سلومی کرو اس پر کچھ غور

سلومی

چاہیے سر مجھے یوحنا کا

ہیرودیس

تم مری بات کو سنتی ہی نہیں

ان محلّوں میں جواہر کے دفینے ہیں بہت
جو کہ پوشیدہ ابھی تک ہیں تمھاری ماں سے
دیکھ لے ان کو اگر چشمِ فلک ششدر ہو
چار لڑیوں میں پروئی ہوئی زنجیرِ گہر
نقرئی کرنوں میں پابندِ سلاسل مہتاب
دامِ زرّیں میں گرفتار ہیں مہتاب بجائیں
سینۂ تاج پہ پہنا اسے اک بانو نے
نظر آتے ملکہ اس کو پہن کر تو بھی
دو اما تست مرے پاس ہیں دو رنگوں کے
مے مشکیں کی طرح ایک تو ہے تیرہ و تار
دوسرا آتشی ہم رنگِ شرابِ ممزوج
زرد پکھراج ببر شیر کی آنکھوں کی طرح
اور پکھراج گلابی ہے مثلِ چشمِ حمار
سبز پکھراج کسی دیدۂ گربہ کی طرح
دودھیا رنگ کے ہیں ایسے بھی کچھ سنگ کریم

برف گوں شعلے نکلتے ہیں ہمیشہ جن سے
دیکھتے ہی جنھیں افسردہ و غمگین ہو مزاج
آدمی زاد کی پرچھائیں جنھیں راس نہیں
وہ عقیقِ یمنی اور وہ جزعِ حبشی
مُردہ عورت کی نگاہوں کا حدق ہو جیسے
وام لیں رنگ جو مہتاب سے وہ سنگِ قمر
دیکھ لیں مہر کو تو چہرہ اُتر جاتا ہے
بڑے بیضے کی طرح مثلِ گلِ نیلوفر
ہیں خزانے ہیں مرے نیلم و یاقوت کبود
جن کے سینے میں مچلتا ہے سمندر کا سکوں
چاندراتوں کے تلاطم کا جنھیں خوف نہیں
اور یاقوت و بریل، اصفر و رمانی سے
یشب و مانک سے زبرجد سے بھرے ہیں توشے
جزعِ بقرانی بھی یاقوتِ مزعفر بھی ہیں
اور موجود و مہیا ہیں عقیقِ ابیض
اے مُحبتِ نخرِ سمن برگ ہمایوں پیکر
بخش دوں گا میں تمھیں قیمتی پتھر یہ تمام

اور ان پر یہ مزید اور اضافہ ہو گا
سندھ کے راجہ نے امسال بطور تحفہ
چار پنکھے مجھے بھیجے ہیں پرِ طوطی کے
شاہِ لوَمدَ نے شترمرغ کے بالوں کا لباس
ایک بلّور خزانے میں مرے ہے ایسا
دیکھنا جس میں ہے ممنوع کسی عورت کا
بید کھائے جو جواں مرد بھی دیکھے اس میں
ایک صندوقِ صدف جس میں ہیں فیروزے تین
وہ دکھاتے ہیں نظارے کہ نہیں جن کا وجود
ہاتھ میں جو انھیں پکڑے کرے زرخیز کو بانجھ
بے بہا ہیں یہ خزانے، یہ نوادر انمول
کوئی قیمت نہیں اس گنجِ سلیمانی کی
شاہگاں اور بھی ہیں ان کے علاوہ چیزیں
آبنوسی سی تجوری میں کدو عنبر کے
اس طرح لگتے ہیں دو سیب سنہری جیسے
حجرِ ارمنی و سنگِ یہودان و یمن
ان میں گر زہر ملا دے کوئی دشمن تو شفا

نقرئی سیب کی مانند یہ ہو جاتے ہیں
ایک عنبر کے پرت کا صندوق
ہیں مقفّل بحفاظت جس میں
لعل جس میں ہیں پرت شیشے کے
ارضِ سیرس کی مرے پاس عبائیں بھی بہت
شب چراغ و حجر ریشم کے نازک کنگن
بھیجتی ہے جو مجھے تحفے میں اقلیمِ فرات
ان لوازم کے علاوہ تجھے درکار ہے کیا
بے دھڑک بول سلومی میں تجھے دیدوں گا
ماسوا اس کے ہیں ہر چیز عطا کردوں گا
جو مرے پاس ہے سب بے سوا اس سر کے
میں تجھے کاہنِ اعظم کی قبا دے دوں گا
اور حتّٰی یہ کہ دے دوں گا غلافِ محراب

یہودی

او ہو! او ہو!

سلومی

سرِ یوحنا کا ہے درکار مجھے

ہیرودیس

(اپنی پشت پر پیچھے دیکھتے ہوئے)

جو بھی وہ مانگ رہی ہے دے دو

اپنی ماں ہی کی بالانجام وہ بیٹی نکلی

(پہلا سپاہی قریب جاتا ہے، ہیرودیاس

تترارق کے ہاتھ سے موت کی انگوٹھی

لے کر سپاہی کو دے دیتی ہے وہ سیدھا

اُسے جلاد کے پاس لے جاتا ہے۔ جلاد

سہما ہوا معلوم ہوتا ہے)

لے گیا کون انگوٹھی میری

داہنے ہاتھ میں خاتم تھی اتاری کس نے؟

پی گیا کون مرا ساغرِ مے؟

مے سے لبریز تھا ساغر میرا

کس نے پی میری شراب؟

دیکھیں اب شامتِ اعمال دکھائے کیا کیا!

(جلاد حوض میں اتر جاتا ہے)

کیوں قسم کھائی تھی مَیں نے افسوس

بادشاہوں کا یہ دستور نہیں
ہارنا چاہیے ان کو نہ کبھی قول اپنا
نہ تو بنتی ہے نگلتے نہ اُگلتے ہی اسے

ہیرودیاس

میری بیٹی نے بہت خوب کیا

ہیرودیس

دل یہ کہتا ہے مصیبت کوئی نازل ہو گی

سلومی

(حوض کے اوپر جھک جاتی ہے اور سنتی ہے)

کوئی آواز نہیں نالہ و فریاد نہیں
کیوں سنائی نہیں دیتیں مجھے اس کی چیخیں
گر کوئی قتل کرے مجھ کو تو میں چیخوں گی
جد و جہد اپنی رہائی کی کروں گی چُپ چاپ
تو کبھی اپنا گلا میں نہ کٹاؤں ہرگز
مارو مارو اسے نعمان جھجکتے کیوں ہو
کوئی آواز ہے اور کوئی نہ شور و شیون
اک گلو گیر خموشی ہے مسلط ہر سو

کوئی شے جیسے گری ہے نیچے
میں نے گرنے ہی کی آواز سُنی تھی شاید
یہ تو جلاّد کی تلوار کا تھا کھڑکا سا
یہ غلام اس سے مگر ڈرتا ہے
خوف سے گر پڑی تلوار اس کی
اس کو جرأت نہ ہوئی قتل کی یہ بزدل ہے
اس کی امداد کو تم اور سپاہی بھیجو
(خدمت گار ہیروڈیاس پر اس کی نگاہ پڑتی
ہے اور اُس سے کہتی ہے)
اس طرف دیکھ تو کیا دوست نہیں تھا اُس کا
اپنے ہاتھوں سے پیا جامِ اجل کا جس نے
ابھی کافی نہیں تعداد مگر مُردوں کی
حکم دے جا کے یہ سرہنگوں کو
مری شے لائیں اُتر کر نیچے
(خادم کنیاتا ہے تو سپاہیوں کی طرف
رُخ کرتی ہے)
اس طرف آؤ اور اُتر و نیچے

لا کے سر اس کا مجھے پیش کرو

(سپاہی کنیاتے ہیں)

برق اندازوں کو دو حکم شتابی تتر ارتق

سر یوحنا کا مجھے پیش کریں

(ایک گرانڈیل سیاہ ہاتھ، جلّاد کا ہاتھ، چاندی کی سپر میں یوحنا کا سر رکھے حوض سے برآمد ہوتا ہے ہیرودیس عبا کے دامن سے اپنا منہ چھپا لیتا ہے ہیرودیاس مسکراتی ہے اور پنکھا جھلتی ہے نصرانی گھٹنوں کے بل جُھک کر تہلیل و تمجید میں مصروف ہو جاتے ہیں)

سلومی

جسمِ صحبینہ نے پہنا شفق آگیں جامہ

منہ نہ دیتا تھا مجھے چومنے تو یوحنا

دیکھ اب چومتی ہوں میں اس کو

اپنے دانتوں سے پکے پھل کی طرح کاٹوں گی

ہاں مقرّر ترا منہ چوموں گی

کہہ چکی ہوں تجھے بھولا تو نہیں

ہاں کہا تھا کہ میں بوسہ لوں گی
کیوں نہیں دیکھتا تو میری طرف یوحنا
اے مرے زاہدِ شوریدہ بتا کیف الحال؟
تیری آنکھیں غضب و غیظ بھرا کرتا جن میں
جو دہکتی تھیں انگیٹھی کی طرح بند ہیں کیوں؟
ذرا دیکھو تو، انھیں کھولو تو!
کیوں خمیدہ ہیں پپوٹے انھیں اونچا تو کرو!
اوپر اٹھتی نہیں کس واسطے نظریں تیری!
کیوں چراتے ہو نگاہیں یہ حیا ہے کہ ہراس؟
سانپ سی زہر اگلتی وہ زباں کیوں چپ ہے؟
لوٹا دشنام و ملامت کا خزانہ کس نے؟
سُرخ افعی پہ تعجب ہے کہ خاموش ہوا
اس خموشی میں بھی اک لذتِ گویائی ہے
تیری آنکھوں میں نمایاں تھی حقارت کی جھلک
تیرے ہونٹوں پہ رواں تھے کلماتِ تحقیر
کر دیا تو نے مری پیش کشِ ناز کو رد
جیسے عورت نہیں مٹی کی کوئی مورت ہو

ل زادی کا مرے ساتھ کیا تو نے سلوک
ایک قحبہ کی طرح تو نے مجھے ٹھکرایا
میں کہ سلطانۂ سبزانِ گلابی پوشش
بنتِ بیرودہ، بیہودہ کی جو شہزادی ہوں
دیکھ میں زندہ ہوں تو مُردہ ہے

اور ہے قبضۂ قدرت میں مرے سر تیرا
جس طرح چاہوں میں کر سکتی ہوں اب اس سے سلوک
پھینک سکتی ہوں اسے مرگھٹ میں
کتّے چیلوں کی غذا بننے کو
جو بچے کتّوں سے کھا جائیں پرندے اس کو
تھا یوحنا تو ہی تنہا وہ شخص
جس کے قدموں میں کیا گوہرِ دل میں نے نثار
مست و مفتون تھی تجھ پر۔ متنفر سب سے
لیکن اس وقت حسین تھا تو بھی

اک ستونِ عاج کا تھا قامتِ رعنا تیرا
قمریاں جس میں چہکتیں وہ دبستان تھا یہ
تختے سوسن کے ہوں جس میں وہ خیابان تھا یہ

غش ترے سامنے بابل کے معلّق باغات
نَے کوئی تھی نہ ترے جسم کی مانند بہیج
نَے کوئی تھی نہ عقیقیں ترے منہ کی مانند
عود داں تھی تری آواز، خمارین خوشبو
تھی خدوخال میں صوت اک اجنبی موسیقی کی
گلِ بابونہ کی مانند دمکتا تھا دہن
رات کے سائے تری آنکھ ہیں خوابندہ تھے
لب سرایندہ و سازندہ و گویندہ تھے
کیوں مری سمت یوحنّا نہ نظر کی تونے؟
اپنے چہرے کو چھپایا پسِ دستِ دشنام
کس لئے اپنے کو یوں تونے بنایا محجوب
تو تری آنکھ میں تھی دیدِ خداوندی کی
بے گماں دیکھ لیا اپنے خدا کو تونے
پر مری صورتِ زیبا کا تماشا نہ کیا
دیکھ لیتا تو اگر مجھ کو محبت کرتا
اور ہو جاتا مرے دامِ بریشم میں اسیر
دیکھتے ہی تجھے دل دے بیٹھی

بس گیا تھا تو مرے تن من میں
آہ کس شوق سے کس شدت سے
تیری چاہت نے مجھے بے خود و بیتاب کیا!
صرف تجھ سے ہے محبت مجھ کو
آہ کتنی ہے محبت مجھ کو!
میں ترے حسن کی پیاسی ہوں سن!
میں ترے جسم کی بھوکی ہوں سن!
کیا کروں اب میں یوحنّا بتلا!
سیل و باراں سے کبھی بجھ نہ سکے ہجر کی آگ
تن بدن شعلۂ خس پوش سے کیوں کر نہ جلے
بزم ہستی میں ہے ہر قہقہہ پیغام بکا
زمزمہ، نالۂ مرغانِ شب آہنگ بنے
میں تھی شہزادی مگر تو نے مجھے ٹھکرایا
ایک موتی تھی میں سالم تو نے بیندھا نہ مجھے
کورے پنڈے کے رگ و پے میں شرارے نہ بھرے
کیوں نہ تڑپی ترے سینے میں تقاضا بن کر
آرزوئے برِ سیمین و زرِ دست افشار؟

ہو میں نقرۂ مہتاب و طلائے خورشید؟
آہ کیوں تو نے یوحنا نہ نظر کی مجھ پر
دیکھ لیتا جو مجھے مجھ سے محبت کرتا
اور بے ساختہ بنتا مرا بے دام غلام
موت سے میٹھے ہیں اسرار محبت کے کہیں
موت پر عشق کو ہر طرح سے فوقیت ہے
درخورِ ذکر و تمنا ہیں فقط عشق و جمال

ہیرودیس

تیری بیٹی تو کوئی غولِ بیابانی ہے!
کوئی بدمست سیہ رنگ بھپھل پائی ہے!
کھولتی دیگ، سلگتا ہوا مرگنڈا ہے
جو کیا اُس نے ہمارے سب سے اک جرمِ عظیم
جرم تھا ایک یہ انجانے خدا کا بے شک

ہیرودیاس

فعل بیٹی کا ہے مجھ کو تو پسندِ خاطر
اور اب تو میں یہاں ٹھیروں گی

ہیرودیس

(اُٹھتے ہوئے)

آؤ اب مجھ کو نہیں تابِ قیام
آؤ آؤ میں تمھیں کہتا ہوں
آنے والی ہے مصیبت کوئی
کوئی دیکھے نہ مجھے، ما، میں کسی کو دیکھوں
گُل کرو مشعلِ کا نور، بجھا دو فانوس
چاند تاروں کو چھپاؤ۔ آؤ
آؤ ہیرودہ محلات میں ہم چھپ جائیں
کپکپاتا ہوں سراسیمہ ہوں میں ہیرودہ

(غلام مشعلیں بجھا دیتے ہیں۔ تارے غائب ہو جاتے ہیں، ایک بڑا سیاہ بادل چاند کو ڈھانپ لیتا ہے۔ منظر گہری تاریکی چھا جاتی ہے۔ تتراَرق زینہ چڑھنا شروع کر دیتا ہے)

آواز سلومی

آہ میں نے ترا منہ چوم لیا
لے لیا بوسہ یوحنّا ترے منہ کا میں نے

ذائقہ تلخ تھا ہونٹوں کا ترے
ذائقہ تھا یہ لہو کا شاید
اور ممکن ہے محبت کا ہو
ذائقہ ہوتا ہے دونوں ہی کا تلخ
کیوں نہ دل جھومے مرا! بل ہی گیا
بوسہ تیرے لب رنگیں کا بوجنا آخر

(سلومی پر ایک کرن پڑ کر اس کے گرد ایک نور کا ہالہ سا بن دیتی ہے)

ہیرودیس
(پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے)
مار دو جان سے قطامہ کو!

(سپاہی ہلہ کر کے سلومی ——— ہیرودیاس کی بیٹی، یہودہ کی شہزادی کو اپنی ڈھالوں تلے کچل ڈالتے ہیں)

———

ترنم

ہیرودیس

یہودیہ میں بنی اسرائیل کی آزادی ختم ہونے کے فوراً بعد جس خاندان نے ظہور کیا۔ وہ ہیرودیسی تھا۔ نسلاً ادومی اور مذہباً یہودی۔ ادومیوں نے ۱۲۰ ق۔م میں مفتوح ہونے پر فاتحوں کا مذہب قبول کر لیا تھا۔

ہیرودِ اعظم، انتی پاتر کا، جسے جولیس سیزر نے ۴۷ ق۔م میں یہودیہ کا ناظم مقرر کیا تھا۔ دوسرا لڑکا تھا۔ جب انطونی ۴۱ ق۔م میں شام میں آیا۔ تو اُس نے ہیرود اور اُس کے بڑے بھائی فیصل کو مشترکہ طور پر یہودیہ کا تترارق مقرر کر دیا لیکن اگلے ہی سال ۴۰ ق۔م میں جب حسمونی خاندان کے نمائندے انتیگونس کی حمایت میں پارتھیوں نے شورش کی۔ تو فیصل نے تو خودکشی کر لی۔ اور ہیرود، رومتہ الکبریٰ کو بھاگ گیا۔ جہاں انطونی کی سفارش سے اس نے نہ صرف اپنے حقوق واپس لے لئے۔ بلکہ یہودیہ کی سلطنت بھی۔

تین سال بعد رومیوں کی مدد سے اُس نے یروشلیم پر اپنا پورا تسلط جمالیا۔ انطونی کے زوال کے بعد اُس نے قیصر اوگوستس کی خوشنودی حاصل کرلی۔ جس نے نہ صرف ۳۱ ق۔م میں اسے شاہ یہودیہ کا خطاب دیا۔ بلکہ علاقے میں بھی توسیع کردی۔

ہیرود انتہائی درجے کا جاہ پرست، سفاک اور خون آشام شخص تھا۔ اپنے اقتدار کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لیے اُس نے نہ صرف حسمونی بلکہ اپنے خاندان کے افراد کو بھی بے دریغ تلوار کے گھاٹ اُتار دیا۔ یہودی مورخ یوسیفوس کے ہاں تفصیل سے اس کشت وخون کا ذکر ملتا ہے۔ بیت لحم کے معصوموں کو بھی اُس نے اسی بے رحمی سے مارا جس بے دردی سے اپنی بیوی مریمنے اور اس سے اپنے دو بیٹوں اسکندر اور ارسطوبولس کے قتل کا فرمان صادر کیا۔ ان کی وفاداری کو وہ پرانے شاہی خاندان میں سے ہونے کی بنا پر مشتبہ سمجھتا تھا۔

بایں ہمہ اسے مغلوں کی طرح تعمیرات کا بہت شوق تھا۔ اُس نے یروشلیم میں ایک نیا معبد بنایا۔ اور سامریہ اور قیصریہ کے شہر تعمیر کئے۔

اُس نے دس شادیاں کیں۔ جن سے چودہ بچے ہوئے[۳۷]

سال دار بیدار رہنے کے بعد ۷۰ سال کی عمر میں اپنے پہلوٹھے انتی پاتر کو ہلاک کرنے کے پانچ دن بعد ۴ ق۔م میں وہ ہمیشہ کی نیند سوگیا۔

ہیرودیس انتیپاس۔ ہیرودِ اعظم کا بیٹا اس کی سامری بیوی ملتاقہ کے بطن سے تھا۔ باپ پہلے تو اسے اپنا تنہا جانشین مقرر کرنا چاہتا تھا۔ مگر وصیت میں آخری لمحے تبدیلی کر کے اسے گلیل اور پیریا کا ترارق ——— حاکم رابع ——— مقرر کردیا۔

انتیپاس، عرب سنگستان کے نبطی بادشاہ اَنیس کا، جو عبادہ کی وفات کے بعد حارث رابع کا لقب اختیار کر کے ۹ ق م سے ۴۰ء تک سریر آرائے سلطنت رہا۔ داماد تھا۔ مگر اپنی علاتی بھتیجی ہیرودیاس سے عقد کرنے پر اس نے عرب کی شاہزادی کو طلاق دے دی۔

ہیرودیاس، ہیرودِ اعظم اور مریمنے کے بیٹے ارسطوبولس کی بیٹی اور اگرپا اول کی بہن تھی۔ جوان ہوئی تو اپنے سگے چچا ہیرود فلپس کی بیوی بنی اس کی رفاقت راس نہ آئی۔ تو اپنے سوتیلے چچا اور سالقہ شوہر کے چچیرے بھائی انتیپاس کے رنواس میں داخل ہوگئی۔ سوتیا ڈاہ نے جنگ کے شعلے بھڑکائے۔ اور عوام میں بھی ایک اضطراب کی لہر دوڑا دی۔ کیونکہ یہ تعلق موسوی شریعت کی رو سے سراسر ناجائز اور لائق تعزیر تھا۔ وہ محرم سے مباشرت کو گناہ کبیرہ سمجھتی اور پکاز

پکار کر کہہ رہی تھی۔

تو اپنی بھاوج کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔ کیونکہ وہ تیرے بھائی کا بدن ہے۔

احبار ۱۸ : ۱۶

اگر کوئی شخص اپنی بھائی کی بیوی کو رکھے۔ تو یہ نجاست ہے۔ اس نے اپنے بھائی کے بدن کو بے پردہ کیا۔ وہ لاولد رہیں گے۔

احبار ۲۰ : ۲۱

عقدِ ثانی صرف شادی شدہ بھائی کے لاولد مرنے کی صورت میں ہو سکتا تھا۔:

اگر کئی بھائی ساتھ مل کر رہتے ہوں۔ اور ایک ان میں سے بے اولاد مر جائے تو اس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی سے بیاہ نہ کرے۔ بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس کے پاس جا کر اسے اپنی بیوی بنائے اور شوہر کے بھائی کا جو حق ہے۔ وہ اس کے ساتھ ادا کرے۔

استثنا ۲۵ : ۵

مگر اس کا پہلا شوہر تو موجود تھا۔ اور اس کے صلب سے اس کی ایک بیٹی بھی تھی۔ سلومی، اس لئے یوحنا معمد (حضرت یحییٰؑ) کی وعید اس پر نازل ہوتی تھی۔

ادھر جب یہ ناظورۂ عشوہ فریب آکر سنبل کی سیج پر لیٹی اور سنگ سماق کے پیالے میں بالچھڑ جلنے اور عود روشن ہونے لگا تو بدوی خون نے جوش مارا۔ بیٹی کا یوں بے آبرو ہو کر لوٹنا غیرت وناموس کے لیے للکار تھا۔ چنانچہ غیور باپ نے لشکر جرار سے ہیرودیس پر چڑھائی کر کے شکست فاش دی اور یوں اپنی توہین کا بدلہ لیا۔ عوام اس شکست کو یوحنا بپتسمہ کے قتل کی پاداش سمجھتے تھے۔

ہیرودیس کا پایۂ تخت اس کا اپنا قیصرِ وقت کے نام پر تعمیر کردہ شہر تبریس (طبریہ)، جھیل گینسرت پر کفر نحوم کے جنوب کی طرف تھا۔ عہد نامۂ جدید میں اس کا ذکر اس انداز سے ملتا ہے۔

اس گھڑی بعض فریسیوں نے آکر اس (یسوع) سے کہا۔ کہ نکل کر یہاں سے چل دے۔ کیونکہ ہیرودیس تجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ اس نے ان سے کہا کہ جاکر اس لومڑی سے کہہ دو کہ دیکھ میں آج اور کل بدروحوں کو نکالتا اور شفا بخشنے کا کام انجام دیتا رہوں گا۔

لوقا ۱۳: ۳۱-۳۵

ہیرودیس یسوع کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کیونکہ وہ مدت سے اسے دیکھنے کا مشتاق تھا۔ اس لیے کہ اس نے اس کا حال سنا تھا۔ اور اس کا کوئی معجزہ دیکھنے کا امیدوار تھا۔ اور وہ اس سے

بہتیری باتیں پوچھتا رہا۔ مگر اس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا۔ اور سردار کاہن اور فقیہ کھڑے ہوئے زور شور سے اس پر الزام لگاتے رہے۔ پھر ہیرودیس نے اپنے سپاہیوں سمیت اُسے ذلیل کیا۔ اور ٹھٹھوں میں اُڑایا۔ اور چمک دار پوشاک پہنا کر اس کو پیلاطس کے پاس واپس بھیجا۔ اور اسی دن ہیرودیس اور پیلاطس آپس میں دوست ہو گئے۔ کیونکہ پہلے ان میں دشمنی تھی۔

لوقا ۲۳ : ۱-۱۲

ہیرودیاس کے اکسانے پر اُس نے روم جا کر دربار قیصر میں درخواست کی۔ کہ اگر پا اوّل کی طرح مجھے بھی بادشاہ کا خطاب عطا کیا جائے۔ مگر ہیرودیس اگرپا اول کے سفیروں کی ریشہ دوانی کے باعث قیصر کالیگولا اس سے بدظن ہو گیا۔ اور اُس نے اسے معزول کر کے لگدونم میں جلاوطن کر دیا۔ اور اس کا علاقہ اگرپا اول کے حوالے کر دیا۔ یہ واقعہ ۳۹ء کا ہے۔ اس زمانے میں اس کی بیوی نے بھی علی الرغم توقع اپنے پتی برتا ہونے کا ثبوت دیا۔ اور اگرپا اول کے ساتھ رہنے اور اس کے جاہ و جلال میں شریک ہونے کی بجائے بن باس میں اپنے شوہر کی غم گسار رہی۔

آخر ہسپانیہ کی سرزمین ان کی سوگوار لاشوں کی امین بنی۔

کپر کیے

ایشیائے کوچک کا مشرقی ضلع ۔ طارس کا سلسلۂ کوہ اور دریائے فرات کا بالائی طاس اس کی جنوبی و مشرقی قدرتی حدود کہی جا سکتی ہیں ۔ شمال و مغرب میں اس کے جغرافیائی حدود ہمیشہ غیر متعین رہے ۔ یہ ایک بلند سطح مرتفع ہے جس میں جا بجا پہاڑوں کے سلسلے ہیں ۔ زمین بہت زرخیز اور خصوصاً چراگاہوں کے لیے مشہور تھی ۔ اس کا رومی دارالحکومت قیصریہ تھا ۔ جو کوہ آرگیوس کی ترائی میں جو ایشیائے کوچک کا بلند ترین پہاڑ ہے ۔ واقع تھا ۔ عہد نامۂ جدید میں اس کا تذکرہ یوں ملتا ہے : جب عید پنتکست کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے ۔ کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اس سے سارا گھر

جہاں وہ بیٹھے تھے ۔ گونج گیا۔ اور انھیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پر آ ٹھہریں ۔ اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے ۔ جس طرح روح نے انھیں بولنے کی طاقت بخشی ۔ اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے ۔ خدا ترس یہودی یروشلیم میں رہتے تھے ۔ جب یہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور لوگ دنگ ہو گئے ۔ کیونکہ ہر ایک کو یہی سُنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی بول رہے ہیں ۔ اور سب حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے دیکھو ! یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں ؟ پھر کیونکر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے : حالانکہ ہم پارتھی اور مادی اور عیلامی اور مسوپتامیہ اور یہودیہ اور کپدکیہ اور پنطس اور آسیہ اور فروگیہ اور پمفیلیہ اور مصر اور لبوآ کے علاقہ کے رہنے والے ہیں جو کرینے کی طرف ہے اور رومی مسافر خواہ یہودی خواہ اُن کے مُرید اور کریتی اور عرب ہیں مگر اپنی اپنی زبان میں اُن سے خدا کے بڑے بڑے کاموں کا بیان سنتے ہیں ۔ اور سب حیران ہوئے اور گھبرا کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے ؟ اور بعض نے ٹھٹھا کر کے کہا کہ یہ تو تازہ مے کے نشہ میں ہیں ۔

اعمال ۲ : ۱ — ۱۳

پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا رسول ہے۔ اُن مسافروں کے نام جو پُنطُس۔ گلتیہ۔ کپدکیہ۔ آسیہ اور بتھنیہ میں جابجا رہتے ہیں اور خدا باپ کے علمِ سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرماں بردار ہونے اور یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کے لئے برگزیدہ ہوئے ہیں۔ فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے۔

پطرس کا پہلا عام خط ۱: ۱ــ۲

موآب

اور لُوطؔ ضُغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اُس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں کیونکہ اُسے ضُغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اُس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو اُنھوں نے اُسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی پر اُس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی۔ اور دوسرے روز یوں ہوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔ آؤ آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو

بھی جاکر اُس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو اُس رات بھی اُنھوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی پر اُس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔ اور بڑی کے ایک بیٹا ہوا اور اُس نے اُس کا نام موآب رکھا۔ وہی موآبیوں کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں اور چھوٹی کے بھی ایک بیٹا ہوا اور اُس نے اس کا نام بن عمی رکھا وہی بنی عمون کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں۔

پیدائش ۱۹ : ۳۰ — ۳۸

ابن کثیر کے الفاظ ہیں : فی بعض هذا نظر و نکارۃ ۔

ۓ کیونکر نہ کہو اس کو خرافات اباطیل

آلِ لوط کا گہوارہ ضغبر تھا اس شہر کا محل وقوع یردن کا مشرقی ضلع تھا جو بحرِ لوط کے شمال یا شمال مشرق میں تھا یہیں سے یہ قبیلے بڑھے اور پھیلے۔ عمون نے جو من چلی اور متجسس طبیعت کے مالک تھے۔ شمال مشرق کی طرف پیش قدمی کی اور وہاں کی چراگاہوں اور کہستانی اضلاع کے غیر علاقوں پر قابض ہو گئے۔ جہاں کے باشندے روزی اور علاقے کا نام ہام تھا

جب سب جنگی مرد مر گئے اور قوم میں سے فنا ہو گئے تو خداوند
نے مجھ سے کہا۔ آج تجھے عار شہر سے ہو کر جو موآب کی سرحد ہے
گزرنا ہے۔ اور جب تو بنی عمون کے قریب جا پہنچے تو اُن کو مت
ستانا اور ان کو چھیڑنا کیونکہ میں بنی عمون کی زمین کا کوئی حصہ تجھے
میراث کے طور پر نہیں دوں گا۔ اس لئے کہ اُسے میں نے بنی لوط کو
میراث میں دیا ہے۔ (وہ ملک بھی رفائیم کا گنا جاتا تھا کیونکہ پہلے
رفائیم جن کو عمونی لوگ زمزمیم کہتے تھے وہاں بسے ہوئے تھے یہ
لوگ بھی عناقیم کی طرح بڑے بڑے اور لمبے لمبے اور شمار میں بہت
تھے لیکن خداوند نے ان کو عمونیوں کے سامنے سے ہلاک کیا اور وہ
ان کو نکال کر اُن کی جگہ آپ بس گئے۔ ٹھیک ویسے ہی جیسے اُس
نے بنی عیسوٰ کے سامنے سے جو شعیر میں رہتے تھے حوریوں کو ہلاک
کیا اور وہ ان کو نکال کر آج تک ان ہی کی جگہ بسے ہوئے ہیں۔
ایسے ہی عویوں کو جو اپنی بستیوں میں غزہ تک بسے ہوتے تھے کفتوریوں
نے جو کفتورہ سے نکلے تھے ہلاک کیا اور ان کی جگہ آپ بس گئے)

استثنا ۲ : ۱۶ تا ۲۳

موآب نسبتاً آرام طلب اور امن پسند لوگ تھے اور اپنی جگہ جمے
رہے جیسے فلسطیوں نے عویم کو ایسے ہی موآبیوں نے ایمیم کو جو وہاں کے

اصلی باشندے تھے آہستہ آہستہ ناپید کر دیا اور تنہا اس زرخیز قطعہ ارض کے مالک بن بیٹھے جو شمالی عرب میں سینا کے پاس تھا۔ اور آج کل بلقاء کہلاتا ہے یہ طول میں چالیس سے پچاس میل اور عرض میں دس سے بارہ میل تک تھا۔

بعد میں اموریوں نے یردن کو عبور کرکے شمال کے زرخیز علاقے پر قبضہ کرکے موآبیوں کو ارنون کی سمت دھکیل دیا۔ وادی یردن کے میدان گرم مرطوب آب و ہوا کی وجہ سے غالباً کوہستان کے رہنے والے اموریوں کو پسند نہ آئے اور وہ موآب ہی کے قبضے میں رہے۔ جب اسرائیل سرحد ملک تک پہنچے تو یہ واقعہ ابھی ذہنوں میں تازہ تھا اور حبون اموری بادشاہ جس کی زیر قیادت حبون فتح کیا گیا تھا ابھی حکومت کر رہا تھا۔

حسبون اموریوں کے بادشاہ سیحون کا شہر تھا اس نے موآب کے اگلے بادشاہ سے لڑکر اس کے سارے ملک کو ارنون تک اس سے چھین لیا تھا۔ اسی سبب سے مثل کہنے والوں کی یہ کہاوت ہے کہ

حسبون میں آؤ
تاکہ سیحون کا شہر بنایا اور مضبوط کیا جائے۔
کیونکہ حسبون سے آگ نکلی

سیحوؔن کے شہر سے شعلہ برآمد ہوا
اس نے موآب کے عاؔر شہر کو
اور ارنوؔن کے اونچے مقامات کے سرداروں کو بھسم کر دیا
اے موآب! تجھ پر نوحہ ہے۔
اے کموسؔ کے ماننے والو! تم ہلاک ہوئے
اُس نے اپنے بیٹوں کو جو بھاگے تھے
اور اپنی بیٹیوں کو اسیروں کی مانند
اموریوں کے بادشاہ سیحوؔن کے حوالے کیا
ہم نے اُن پر تیر چلائے سو حسبوؔن دیبوؔن تک تباہ ہو گیا
بلکہ ہم نے نفحؔ تک سب کچھ اُجاڑ دیا
وہ نفحؔ جو میدبا سے متصل ہے۔

گنتی ۲۱: ۲۶ — ۳۰

موآب کی سرزمین اُن کے عروج و اقبال کے زمانے میں تین علیٰحدہ اور خود مختار خطوں میں منقسم تھی۔

۱۔ میدان موآب ——— ارنوؔن کے جنوب میں

۲۔ ارنوؔن کے شمال میں کشادہ تر ملک یریحو کے مقابل، جلعاد کے سلسلۂ کوہ تک — ملک موآب۔

۳- وادیٔ یردن کے نشیبی ضلعے - عربہ (صحرا بادیہ) - یعنی خشک قطعہ جسے گنتی ۲۲ : ۱ میں موآب کے میدان کہا گیا ہے۔

حضرت موسیٰ کا وصال بھی اسی ملک میں ہوا تھا اور ان کی قبر کثیب احمر کے پاس ہے۔

اور اسی دن خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ تو اس کوہِ عباریم پر چڑھ کر نبو کی چوٹی کو جا جو یریحو کے مقابل ملک موآب میں ہے اور کنعان کے ملک کو جسے میں میراث کے طور پر بنی اسرائیل کو دیتا ہوں دیکھ لے۔ اور اسی پہاڑ پر جہاں تو جائے وفات پا کر اپنے لوگوں میں شامل ہو جیسے تیرا بھائی ہارون ہور کے پہاڑ پر مرا اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔

استثنا ۳۲ : ۴۸ — ۵۰

پس خداوند کے بندہ موسیٰ نے خداوند کے کہے کے موافق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی اور اُس نے اُسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل دفن کیا پر آج تک کسی آدمی کو اس کی قبر معلوم نہیں۔

استثنا ۳۴ : ۵ — ۶

موآبی ہوس باختہ لوگ تھے اور ان میں بداخلاقی عام تھی۔ اور اسرائیلی شطیم میں رہتے تھے اور لوگوں نے موآبی عورتوں کے ساتھ حرام کاری شروع کر دی کیونکہ وہ عورتیں ان لوگوں کو اپنے

دیوتاؤں کی قربانیوں میں آنے کی دعوت دیتی تھیں اور یہ لوگ جا کر کھاتے اور ان کے دیوتاؤں کو سجدہ کرتے تھے۔

گنتی ۲۵ : ۱-۲

موآب کے متصل مدین کی آبادی تھی جو اصحاب الایکہ کہلاتے ہیں۔ بنو مدین بحر احمر پر خلیج عقبہ (عیلات، عیلانہ، ایلہ) کے سامنے آباد تھے۔ قریب بنو دوان تھے ان کے محل وقوع کے متعلق قرآن کہتا ہے : وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔

ان کے کھنڈرات تبوک کے مقابل پائے جاتے ہیں اور یہ علاقہ اب ارض حجاز کہلاتا ہے۔

مدین کا نسب نامہ یوں ہے۔

اور ابرہام نے پھر ایک اور بیوی کی جس کا نام قطورہ تھا اور اس سے زمران اور یقسان اور مدان اور مدیان اسباق اور سوخ پیدا ہوئے اور یقسان سے سبا اور ددان پیدا ہوئے اور ددان کی اولاد سے اسوری اور لطوسی اور لومی تھے اور مدیان کے بیٹے عیفاہ اور عفر اور حنوک اور ابیداع اور الدعا تھے یہ سب بنی قطورہ تھے۔

پیدائش ۲۵ : ۱-۴

مدیانی عورتیں بھی موآبیوں سے کم نہ تھیں چنانچہ ؛

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ مدیانیوں کو ستانا اور ان کو مارنا کیونکہ وہ تم کو اپنے مکر کے دام میں پھنسا کر ستاتے ہیں۔ جیسا فغور کے معاملہ میں ہوا اور کزبی کے معاملہ میں بھی ہوا جو مدیان کے سردار کی بیٹی اور مدیانیوں کی بہن تھی اور فغور ہی کے معاملہ میں وبا کے دن ماری گئی۔

گنتی ۲۵ : ۱۶ — ۱۸

اس کی تفصیل یوں ہے:

اور جب بنی اسرائیل کی جماعت خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر رو رہی تھی تو ایک اسرائیلی موسیٰ اور تمام لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ایک مدیانی عورت کو اپنے ساتھ اپنے بھائیوں کے پاس لے آیا — جب فینحاس بن الیعزر بن ہارون کاہن نے یہ دیکھا تو اس نے جماعت میں سے اُٹھ ہاتھ میں ایک برچھی لی اور اس مرد کے پیچھے جا کر خیمہ کے اندر گھسا اور اس اسرائیلی مرد اور اس عورت، دونوں کا پیٹ چھید دیا۔ تب بنی اسرائیل میں سے وبا جاتی رہی اور جتنے اس وبا سے مرے اُن کا شمار چوبیس ہزار تھا۔

گنتی ۲۵ : ۶ — ۸

اس اسرائیلی مرد کا نام جو اس مدیانی عورت کے ساتھ مارا گیا

زمری تھا جو سلو کا بیٹا اور شمعون کے قبیلے کے ایک آبائی خاندان کا سردار تھا اور جو مدیانی عورت ماری گئی اس کا نام کزبی تھا۔ وہ صور کی بیٹی تھی جو مدیان میں ایک آبائی خاندان کے لوگوں کا سردار تھا۔

گنتی ۲۵ : ۱۴ — ۱۵

موآب و مدین کے نام اکٹھے آخری بار اسرائیلی سلطنت کے قیام سے پانچ صدی پہلے آتے ہیں۔

اور حشیم مر گیا اور ہدد بن بدد جس نے موآب کے میدان میں مدیانیوں کو مارا اس کا جانشین ہوا اور اس کے شہر کا نام عویت تھا۔

پیدائش ۳۶ : ۳۵

موآب اور بنی اسرائیل میں مخالفت کا آغاز :

اور بنی اسرائیل نے پھر خداوند کے آگے بدی کی (جن کے متعلق بلعام بن باعور نے کہا تھا۔

اے یعقوب تیرے ڈیرے
اے اسرائیل تیرے خیمے کیسے خوش نما ہیں
وہ ایسے پھیلے ہوتے ہیں جیسے وادیاں
اور دریا کے کنارے باغ
اور خداوند کے لگائے ہوئے عود کے درخت

اور ندیوں کے کنارے دیودار کے درخت

گنتی ۲۴ : ۵ - ۶

اور بنی اسرائیل نے پھر خداوند کے آگے بدی کی

۔ تب خداوند نے موآب کے بادشاہ عجلون کو

اسرائیلیوں کے خلاف زور بخشا اس لیئے کہ انھوں نے خداوند کے آگے

بدی کی تھی ۔ اور اُس نے بنی عمون اور بنی عمالیق کو اپنے ہاں جمع

کیا اور جا کر اسرائیل کو مارا۔ اور انھوں نے کھجوروں کا شہر لے لیا۔

سو بنی اسرائیل اٹھارہ برس تک موآب کے بادشاہ عجلون کے مطیع

رہے ۔ لیکن جب بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی تو خداوند نے

بنیمینی جیرا کے بیٹے اہود کو جو بیں ہتھا تھا اُن کا چھڑانے والا مقرر

کیا اور بنی اسرائیل نے اُس کی معرفت موآب کے بادشاہ عجلون

کے لئے ہدیہ بھیجا ۔ اور اہود نے اپنے لئے ایک دو دھاری تلوار

ایک ہاتھ لمبی بنوائی اور اُسے اپنے جامے کے نیچے داہنی ران پر

باندھ لیا ۔ پھر اُس نے موآب کے بادشاہ عجلون کے حضور وہ ہدیہ

پیش کیا اور عجلون بڑا موٹا آدمی تھا۔ اور جب وہ ہدیہ پیش کر چکا

تو اُن لوگوں کو جو ہدیہ لاتے تھے رخصت کیا ۔ اور وہ آپ اُس پتھر

کی کان کے پاس جو جلجال میں ہے لوٹ کر کہنے لگا کہ اے بادشاہ

میرے پاس تیرے لئے ایک خفیہ پیغام ہے۔ اُس نے کہا خاموش رہ۔ تب وہ سب جو اُس کے گرد کھڑے تھے اُس کے پاس سے باہر چلے گئے۔ پھر اہُود اُس کے پاس آیا۔ اُس وقت وہ اپنے ہوادار بالاخانہ میں اکیلا بیٹھا تھا۔ تب اہُود نے کہا تیرے لئے میرے پاس خدا کی طرف سے ایک پیغام ہے۔ تب وہ کُرسی پر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اہُود نے اپنا بایاں ہاتھ بڑھا کر اپنی دہنی ران پر سے وہ تلوار لی اور اُس کی توند میں گھسیڑ دی۔ اور پھل قبضہ سمیت داخل ہو گیا۔ اور چربی پھل کے اوپر لپٹ گئی کیونکہ اُس نے تلوار کو اُس کی توند سے نہ نکالا بلکہ وہ پار ہو گئی۔ تب اہُود نے برآمدہ میں آکر اور بالاخانہ کے دروازوں کے اندر اُسے بند کرکے قفل لگا دیا۔ اور جب وہ چلتا بنا تو اُس کے خادم آئے اور اُنھوں نے دیکھا کہ بالاخانہ کے دروازوں میں قفل لگا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ وہ ضرور ہوادار کمرے میں فراغت کر رہا ہے۔ اور وہ ٹھہرے ٹھہرے شرما بھی گئے اور جب دیکھا کہ وہ بالاخانہ کے دروازے نہیں کھولتا تو اُنھوں نے کنجی لی اور دروازے کھولے اور دیکھا کہ ان کا آقا زمین پر پڑا ہے۔ اور وہ ٹھہرے ہی ہوتے تھے کہ اہُود اتنے میں بھاگ نکلا اور پتھر کی کان سے آگے بڑھ کر سعیرت میں جا پہنچا۔

لی ۔ اور وہاں پہنچ کر اُس نے افرائیم کے کوہستانی مُلک میں نرسنگا پھونکا ۔ تب بنی اسرائیل اُس کے ساتھ کوہستانی مُلک سے اُترے، اور وہ اُن کے آگے آگے ہو لیا ۔ اُس نے اُن کو کہا ۔ میرے پیچھے پیچھے چلے چلو کیونکہ خداوند نے تمہارے دشمنوں یعنی موآبیوں کو تمہارے ہاتھ میں کر دیا ہے ۔ سو انھوں نے اُس کے پیچھے پیچھے جا کر یردن کے گھاٹوں کو جو موآب کی طرف تھے اپنے قبضہ میں کر لیا اور ایک کو بھی پار اُترنے نہ دیا ۔ اُس وقت اُنھوں نے موآب کے دس ہزار مرد کے قریب جو سب کے سب موٹے تازہ اور بہادر تھے قتل کئے اور اُن میں سے ایک بھی نہ بچا ۔ سو موآب اُس دن اسرائیلیوں کے ہاتھ کے نیچے دب گیا اور اُس مُلک میں اسّی برس چین رہا ۔

قضاۃ ۳ : ۲۷ ۔ ۳۰

جب ساؤل بنی اسرائیل پر سلطنت کرنے لگا تو وہ ہر طرف اپنے دشمنوں یعنی موآب اور بنی عمون اور ادوم اور ضوباہ کے بادشاہوں اور فلستیوں سے لڑا اور وہ جس جس طرف رجوع ہوتا اُن کا بُرا حال کرتا تھا ۔

۱ ۔ سموئیل ۱۴ : ۴۷

گر انشبوست کے یردن کے مشرق محنایم میں قیام سے

دوران اس خصومت کا ذکر نہیں ملتا۔ بن یمینی قبیلے کے ساتھ تو یہ کشیدگی تھی۔ مگر موآب اور بیت لحم کے درمیان جو یہوداہ کا ایک اہم شہر تھا۔ دوستانہ تعلقات تھے۔

اگرچہ استثنا ۲۳ : ۳ کہتا ہے کہ

کوئی عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ دسویں پشت تک ان کی نسل میں سے کوئی خداوند کی جماعت میں کبھی آنے نہ پائے۔

مگر سفر روت میں اس قسم کے کسی جذبے کی موجودگی کا احساس نہیں ہوتا۔ بلکہ روت و بوعز کی شادی سے تو دونوں قوموں کے درمیان گہری یگانگی ظاہر ہوتی ہے۔ روت کی نسل میں سے ہونے کے باعث داؤد کی رگوں میں بھی موآبی خون گردش کرتا تھا (بوعز سے عوبید پیدا ہوا۔ اور عوبید سے لیتی پیدا ہوا اور لیتی سے داؤد پیدا ہوا۔

روت ۴ : ۲۱ - ۲۲)

اس لئے جب ساؤل سے تنگ ہوا تو

اور وہاں سے داؤد موآب کے مصفاہ کو گیا اور موآب کے بادشاہ سے کہا میرے ماں باپ کو ذرا یہیں آکر اپنے ہاں رہنے دے جب تک کہ مجھے معلوم نہ ہو کہ خدا میرے لئے کیا کرے گا۔

اور وہ اُن کو شاہ موآب کے سامنے لے آیا سو وہ جب تک داؤد گڑھ میں رہا اُسی کے ساتھ رہے۔

۱۔ سموئیل ۲۲ : ۳۔۴

لیکن یہ دوستی یہیں ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد داؤد نے فلستیوں کو مارا اور ان کو مغلوب کیا۔ اور داؤد نے دارالحکومت کی عنان فلستیوں کے ہاتھ سے چھین لی۔ اور اُس نے موآب کو مارا اور اُن کو زمین پر لٹا کر رسی سے ناپا۔ سو اُس نے قتل کرنے کے لئے دو رسیوں سے ناپا اور جیتا چھوڑنے کے لئے ایک پوری رسی سے۔ یوں موآبی داؤد کے خادم بن کر ہدیے لانے لگے۔

۲ سموئیل ۸ : ۱۔۲

اِس کے بعد یوں ہوا کہ داؤد نے فلستیوں کو مارا اور اُن کو مغلوب کیا۔ اور جات کو اُس کے قصبوں سمیت فلستیوں کے ہاتھ سے لیا۔ اور اس نے موآب کو مارا اور موآبی داؤد کے مطیع ہو گئے اور ہدیے لاتے۔

۱ تواریخ ۱۸ : ۱۔۲

حضرت سلیمان کے ذکر میں بھی ان کا اور اُن کے دیوتا کا نام آتا ہے۔

اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی
عورتوں سے یعنی موآبی ۔ عمونی ۔ ادومی ۔ صیدانی اور حتی عورتوں سے
محبت کرنے لگا ۔ یہ اُن قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے
بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے
بیچ آئیں کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف
مائل کرلیں گی ۔ سلیمان اُن ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا ۔ اور اُس
کے پاس سات سو شہزادیاں اُس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں
اور اس کی بیویوں نے اُس کے دل کو پھیر دیا ۔ کیونکہ جب سلیمان بڈھا
ہوگیا تو اُس کی بیویوں نے اُس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل
کرلیا اور اُس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا اُس کے
باپ داؤد کا دل تھا ۔ کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں
کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا ۔ اور سلیمان نے خداوند کے آگے
بدی کی اور اُس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اُس کے باپ
داؤد نے کی تھی ۔ پھر سلیمان نے موآبیوں کے نفرتی کموس کے لئے اُس
پہاڑ پر جو یروشلیم کے سامنے ہے اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے
لئے بلند مقام بنا دیا ۔ اُس نے ایسا ہی اپنی سب اجنبی بیویوں کی
خاطر کیا جو اپنے دیوتاؤں کے حضور بخور جلاتی اور قربانی گزرانتی

کنعین ۔

۱۔ سلاطین ۱۱ : ۱ــ۸

یوسیاہ بادشاہ کے زمانے میں ان کو منہدم کیا گیا۔
اور بادشاہ نے ان اونچے مقاموں پر نجاست ڈلوائی جو یروشلیم
کے مقابل کوہ آلایش کی دہنی طرف تھے جن کو اسرائیل کے بادشاہ
سلیمان نے صیدانیوں کی نفرتی عستارات اور موآبیوں کے نفرتی کموس
اور بنی عمون کے نفرتی ملکوم کے لئے بنایا تھا۔ اور اس نے ستونوں
کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور یسیرتوں کو کاٹ ڈالا اور ان کی جگہ میں
مردوں کی ہڈیاں بھر دیں۔

۲۔ سلاطین ۲۳ : ۱۳ــ۱۴

آخز شاہ یہوداہ کے سال وفات ۷۲۶ ق۔م میں ان کی
جو حالت تھی اس پر موآب کی بابت بارنبوت سے روشنی پڑتی
ہے۔

ایک ہی رات میں عار موآب خراب و نابود ہو گیا۔ ایک
ہی رات میں قیر موآب خراب و نیست ہو گیا۔ بیت اور دیبون
اونچے مقاموں پر رونے کے لئے چڑھ گئے ہیں۔ نبو اور میدبا پر
اہل موآب واویلا کرتے ہیں۔ ان سب کے سر منڈائے گئے اور

ہر ایک کی داڑھی کاٹی گئی ۔ وہ اپنی راہوں میں ٹاٹ کا کمر بند
باندھتے ہیں اور اپنے گھروں کی چھتوں پر اور بازاروں میں نوحہ
کرتے ہوئے سب کے سب زار زار روتے ہیں ۔ حسبون اور الیعالہ
واویلا کرتے ہیں ۔ اُن کی آواز یہض تک سُنائی دیتی ہے ۔ اس پر
موآب کے مسلح سپاہی چلا چلا کر روتے ہیں ۔ اُس کی جان اُس میں
تھرتھراتی ہے ۔ میرا دل موآب کے لئے فریاد کرتا ہے ۔ اُس کے
بھاگنے والے ضغر تک عجلت شلیشیاہ تک پہنچے ۔ ہاں وہ لوحیت
کی چڑھائی پر روتے ہوئے چڑھ جاتے اور حورونایم کی راہ میں ہلاکت
پر واویلا کرتے ہیں ۔ کیونکہ عزیم کی نہریں خراب ہوگئیں کیونکہ گھاس
کملا گئی اور سبزہ مرجھا گیا اور روئیدگی کا نام نہ رہا ۔ اس سے
وہ فراواں مال جو انہوں نے حاصل کیا تھا اور ذخیرہ جو انہوں نے
رکھ چھوڑا تھا بید کی ندی کے پار لے جائیں گے ۔ کیونکہ فریاد موآب
کی سرحدوں تک اور اُن کا نوحہ اجلائم تک اور اُن کا ماتم بیر ایلیم
تک پہنچ گیا ہے ۔ کیونکہ دیمون کی ندیاں لہو سے بھری ہیں ۔ میں
دیمون پر زیادہ مصیبت لاؤں گا کیونکہ اُس پر جو موآب میں سے
بچ کر بھاگے گا اور اُس ملک کے باقی لوگوں پر ایک شیر ببر بھیجوں گا۔
سلع سے بیابان کی راہ دُختر صیون کے پہاڑ پر ملک کے

حاکم کے پاس بریّہ بھیجو کیونکہ ارنوؔن کے گھاٹوں پر موآب کی بیٹیاں آوارہ پرندوں اور اُن کے پراگندہ بچوں کی مانند ہوں گی۔ صلاح دو۔ . . . . . انصاف کرو۔ اپنا سایہ دوپہر کو رات کی مانند بناؤ۔ جلاوطنوں کو پناہ دو۔ فراریوں کو حوالہ نہ کرو۔ میرے جلاوطن تیرے ساتھ رہیں۔ تو موآب کو غارت گروں سے چُھپالے کیونکہ ستمگر موقوف ہوں گے اور غارت گری تمام ہوجائے گی اور سب ظالم ملک سے فنا ہوں گے۔ یوں تخت رحمت سے قائم ہوگا اور ایک شخص راستی سے داؤد کے خیمہ میں اُس پر جلوس فرما کر عدل کی پیروی کرے گا، اور راست بازی پر مستعد رہے گا۔

ہم نے موآب کے گھمنڈ کی بابت سُنا ہے کہ وہ بڑا گھمنڈی ہے۔ اُس کا تکبّر اور گھمنڈ اور قہر بھی سُنا ہے۔ اُس کی شیخی ہیچ ہے۔ سو موآب واویلا کرے گا۔ موآب کے لئے ہر ایک واویلا کرے گا۔ قیر حراست کی کشمش کی ٹکیوں پر تم سخت تباہ حالی میں ماتم کروگے۔ کیونکہ حسبوؔن کے کھیت سُوکھ گئے۔ قوموں کے سرداروں نے سبماہ کی تاک کی بہترین شاخوں کو توڑ ڈالا۔ وہ یعزیر تک بڑھیں۔ وہ جنگل میں بھی پھیلیں۔ اُس کی شاخیں دُور تک پھیل گئیں۔ وہ دریا پار گذریں۔ پس میں یعزیر کے آہ و نالہ سے سبماہ کی تاک کے لئے زاری

کروں گا۔ اے حسبون اے الیعالہ میں تجھے اپنے آنسوؤں سے تر کردوں گا کیونکہ تیرے ایام گرمی کے میووں اور غلہ کی فصل کو غوغائی جنگ نے آلیا۔ اور شادمانی چھین لی گئی۔ اور ہرے بھرے کھیتوں کی خوشی جاتی رہی اور تاکستانوں میں گانا اور للکارنا بند ہو جائے گا۔ پامال کرنے والے انگوروں کو پھر حوضوں میں پامال نہ کریں گے۔ میں نے انگور کی فصل کے غوغا کو موقوف کر دیا۔ اس لئے میرا اندرون موآب پر اور میرا دل قیر حارس پر بربط کی مانند فغاں خیز ہے۔ اور یوں ہو گا کہ جب موآب حاضر ہو اور اونچے مقام پر اپنے آپ کو تھکائے بلکہ اپنے معبد میں جا کر دعا کرے تو اُسے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

یہ وہ کلام ہے جو خداوند نے موآب کے حق میں زمانہ ماضی میں فرمایا تھا پر اب خداوند یوں فرماتا ہے کہ تین برس کے اندر جو مزدوروں کے برسوں کی مانند ہوں موآب کی شوکت اُس کے تمام لشکروں سمیت حقیر ہو جائے گی اور بہت تھوڑے باقی بچیں گے اور وہ کسی حساب میں نہ ہوں گے۔

یسعیاہ ۱۵ باب۔ ۱۶ باب

۶۰۰ ق۔م میں یرمیاہ نبی کا اعلان بھی جو بنوکدنضر کے حملے سے دس یا بارہ برس پیشتر تھا اس حقیقت کا اعادہ کرتا اور انہیں

عذاب الٰہی کی بشارت دیتا ہے۔

موآب کی بابت :۔ رب الافواج اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے۔ کہ نبوؔ پر افسوس! کہ وہ ویران ہو گیا قریتاؔیم رُسوا ہوا اور لے لیا گیا۔ مسجابؔ خجل اور پست ہو گیا۔ اب موآب کی تعریف نہ ہو گی حسبونؔ میں انھوں نے یہ کہہ کر اس کے خلاف منصوبے باندھے ہیں کہ آؤ ہم اُسے نیست کریں کہ وہ قوم نہ کہلائے۔ اے مدمینؔ تو بھی کاٹ ڈالا جائے گا۔ تلوار تیرا پیچھا کرے گی حورونائمؔ میں چیخ پکار۔ ویرانی اور بڑی تباہی ہو گی۔ موآب برباد ہوا۔ اُس کے بچوں کے نوحہ کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ کیونکہ لوحیتؔ کی چڑھائی پر آہ و نالہ کرتے ہوئے چڑھیں گے۔ یقیناً حورونائیمؔ کی اُترائی پر مخالف ہلاکت کی سی آواز سنتے ہیں۔ بھاگو اپنی جان بچاؤ اور بیابان میں رتمہ کے درخت کی مانند ہو جاؤ۔ اور چونکہ تو نے اپنے کاموں اور خزانوں پر تکیہ کیا۔ اِس لئے تو بھی گرفتار ہو گا اور کموس اپنے کاہنوں اور اُمراسمیت اسیر ہو کر جائے گا۔ اور غارت گر ہر ایک شہر پہ آئے گا۔ اور کوئی شہر نہ بچے گا۔ وادی بھی ویران ہو گی اور میدان اُجاڑ ہو جائے گا۔ جیسا خداوند نے فرمایا ہے۔ موآب کو پَر لگا دو تاکہ اُڑ جائے کیونکہ اُس کے شہر اُجاڑ ہوں گے اور اُن میں کوئی بسنے والا نہ ہو گا۔ جو خداوند کا کام بےپردائی

سے کرتا ہے اور جو اپنی تلوار کو خون ریزی سے باز رکھتا ہے ملعون ہو
موآب بچپن ہی سے آرام سے رہا ہے اور اُس کی تلچھٹ تہ نشین
رہی ۔ نہ وہ ایک برتن سے دوسرے میں انڈیلا گیا اور نہ اسیری میں
گیا ۔ اس لئے اُس کا مزہ اس میں قائم ہے اور اس کی بُو نہیں بدلی ۔
سو دیکھ وہ دن آتے ہیں خداوند فرماتا ہے کہ میں انڈیلنے والوں کو اُس
کے پاس بھیجوں گا کہ وہ اُسے اُلٹائیں اور اُس کے برتنوں کو خالی اور
مٹکوں کو چکنا چور کریں ۔ تب موآب کموس سے شرمندہ ہوگا جس طرح
اسرائیل کا گھرانا بیت ایل سے جو اُس کا بھروسا تھا خجل ہوا ۔ تم کیونکر
کہتے ہو کہ ہم پہلوان ہیں اور جنگ کے لئے زبردست سورما ہیں ؟ ۔
موآب غارت ہوا اُس کے شہروں کا دھواں اُٹھ رہا ہے اور اُس کے
چیدہ جوان قتل ہونے کو اُتر گئے ۔ وہ بادشاہ فرماتا ہے جس کا نام
رب الافواج ہے ۔ نزدیک ہے کہ موآب پر آفت آئے اور اُن کا وبال
دوڑا آتا ہے ۔ اے اُس کے اِرد گِرد والو سب اُس پر افسوس کرو اور
تم سب جو اُس کے نام سے واقف ہو کہو کہ یہ موٹا عصا اور خوبصورت
ڈنڈا کیونکر ٹوٹ گیا ۔ اے بیٹی جو دیبون میں بستی ہے ۔ اپنی شوکت
سے نیچے اُتر اور پیاسی بیٹھ ۔ کیونکہ موآب کا غارت گر تجھ پر چڑھ آیا
ہے اور اُس نے تیرے قلعوں کو توڑ ڈالا ۔ اے عروعیر کی رہنے والی

تو راہ پر کھڑی ہو اور نگاہ کر۔ بھاگنے والے سے اور اُس سے جو بچ نکلی ہو پوچھ کہ کیا ماجرا ہے؟ موآب رسوا ہوا کیونکہ وہ پست کر دیا گیا۔ تم واویلا مچاؤ اور چلاؤ۔ ارنون میں اشتہار دو کہ موآب غارت ہو گیا۔ اور کہ صحرا کی اطراف پر حولون پر اور یہصاہ پر اور مفعت پر اور دیبون پر اور نبو پر اور بیت دبلتایم پر۔ اور قریتایم پر اور بیت جمول پر اور بیت معون پر۔ اور قریوت پر اور بصراہ اور ملکِ موآب کے دور و نزدیک کے سب شہروں پر عذاب نازل ہوا ہے۔ موآب کا سینگ کاٹا گیا اور اُس کا بازو توڑا گیا خداوند فرماتا ہے۔ تم اُس کو مدہوش کرو کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خداوند کے مقابل بلند کیا۔ موآب اپنی قے میں لوٹے گا اور مسخرہ بنے گا۔ کیا اسرائیل تیرے آگے مسخرہ نہ تھا؟ کیا وہ چوروں کے درمیان پایا گیا کہ جب کبھی تو اُس کا نام لیتا تھا تو سر ہلاتا تھا؟۔ اے موآب کے باشندو شہروں کو چھوڑ دو اور چٹان پر جا بسو اور کبوتر کی مانند بنو جو گہرے غار کے منہ کے کنارے پر آشیانہ بناتا ہے۔ ہم نے موآب کا تکبر سُنا ہے۔ وہ نہایت مغرور ہے۔ اُس کی گستاخی بھی اور اُس کی شیخی اور اُس کا گھمنڈ اور اُس کے دل کا تکبر۔ میں اُس کا قہر جانتا ہوں خداوند فرماتا ہے۔ وہ کچھ نہیں اور اس کی شیخی سے کچھ بن نہ پڑا۔ اس لئے میں موآب کے لئے

داویلا کروں گا۔ ہاں سارے موآب کے لئے میں زار زار روؤں گا۔
قیر حرس کے لوگوں کے لئے ماتم کیا جائے گا۔ اے سبماہ کی تاک میں
یعزیر کے رونے سے زیادہ تیرے لئے روؤں گا۔

تیری شاخیں سمندر تک پھیل گئیں۔ وہ یعزیر کے سمندر تک
پہنچ گئیں۔ غارتگر تیرے تابستانی میووں پر اور تیرے انگوروں پر
آ پڑا ہے۔ خوشی اور شادمانی ہرے بھرے کھیتوں سے اور موآب کے
ملک سے اٹھالی گئی اور میں نے انگور کے حوض میں مے باقی نہیں
چھوڑی۔ اب کوئی للکار کر نہ لتاڑے گا۔ ان کا للکارنا للکارنا نہ ہوگا۔
حسبون کے رونے سے وہ اپنی آواز کو الیعالہ اور یہض تک اور ضغر
سے حورونایم تک عجلت شلیشیاہ تک بلند کرتے ہیں۔ کیونکہ نمریم کے
چشمے بھی خراب ہو گئے ہیں۔ اور خداوند فرماتا ہے کہ جو کوئی اونچے
مقام پر قربانی چڑھاتا ہے اور جو کوئی اپنے معبودوں کے آگے بخور
جلاتا ہے۔ موآب میں سے نیست کر دوں گا۔ پس میرا دل موآب
کے لئے بانسری کی مانند آہیں بھرتا اور قیر حرس کے لوگوں کے لئے
شہناؤں کی طرح فغاں کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا فراوان ذخیرہ تلف
ہو گیا۔ فی الحقیقت ہر ایک سر منڈا ہے۔ اور ہر ایک داڑھی کتری گئی
ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ پر زخم ہے اور ہر ایک کی کمر پر ٹاٹ۔ موآب

کے سب گھروں کی چھتوں پر اور اُس کے سب بازاروں میں بڑا ماتم ہوگا کیونکہ میں نے موآب کو اُس برتن کی مانند جو پسند نہ آئے توڑا ہے ۔ خداوند فرماتا ہے ۔ وہ واویلا کریں گے اور کہیں گے کہ اُس نے کیسی شکست کھائی ! موآب نے شرم کے مارے کیونکر اپنی پیٹھ پھیری ! پس موآب سب اِردگرد والوں کے لئے ہنسی اور خوف کا باعث ہوگا ۔ کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے ۔ کہ دیکھ وہ عقاب کی مانند اُڑے گا اور موآب کے خلاف بازو پھیلائے گا ۔ وہاں کے شہر اور قلعے لے لئے جائیں گے اور اُس دن موآب کے بہادروں کے دل زچہ کے دل کی طرح ہوں گے ۔ اور موآب ہلاک کیا جائے گا اور قوم نہ کہلائے گا اس لئے کہ اُس نے خداوند کے مقابل اپنے آپ کو بلند کیا ۔ خوف اور گڑھا اور دام تجھ پر مسلّط ہوں گے ۔ اے ساکنِ موآب خداوند فرماتا ہے ۔ جو کوئی دہشت سے بھاگے گڑھے میں گرے گا اور جو گڑھے سے نکلے دام میں پھنسے گا کیونکہ میں اُن پر ہاں موآب پر اُن کی سیاست کا برس لاؤں گا خداوند فرماتا ہے ۔ جو بھاگے سو حسبونؔ کے سایہ تلے بے تاب کھڑے ہیں پر حسبونؔ سے آگ اور سیحونؔ کے وسط سے ایک شعلہ نکلے گا اور موآب کی داڑھی کے کونے کو اور ہر ایک فسادی کی چاند کو کھا جائے گا ۔ ہائے تجھ پر اے موآب ! کموسؔ کے لوگ ہلاک

ہوئے کیونکہ تیرے بیٹوں کو اسیر کر کے لے گئے اور تیری بیٹیاں بھی
اسیر ہو تیں۔ باوجود اِس کے میں آخری دِلوں میں موآب کے اسیروں
کو واپس لاؤں گا خداوند فرماتا ہے۔ موآب کی عدالت یہاں تک ہوئی

پرمیاہ ۴۸

خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ چونکہ موآب اور شعیر کہتے ہیں کہ
بنی یہوداہ تمام قوموں کی مانند ہیں۔ اس لیے دیکھ میں موآب کے پہلو
کو اُس کے شہروں سے اُس کی سرحد کے شہروں سے جو زمین کی شوکت
ہیں بیت یسیموت اور بعل معون اور قریتائیم سے کھول دوں گا۔ اور
میں اہلِ مشرق کو اُس کے اور بنی عمون کے خلاف چڑھا لاتوں گا کہ
اُن پر قابض ہوں تاکہ قوموں کے درمیان بنی عمون کا ذکر باقی نہ
رہے۔ اور میں موآب کو سزا دوں گا اور وہ جانیں گے کہ خداوند
میں ہوں۔

حزقی ایل ۲۵ : ۸ — ۱۱

خداوند یوں فرماتا ہے کہ بنی عمون کے تین بلکہ چار گنا ہوں کے
سبب سے میں اُس کو بے سزا نہ چھوڑوں گا کیونکہ انھوں نے اپنی
حدود کو بڑھانے کے لیے جلعاد کی باردار عورتوں کے پیٹ چاک کیے۔
پس میں ربّہ کی شہر پناہ پر آگ بھڑکاؤں گا جو اُس کے قصروں کو

لڑائی کے دن للکار اور آندھی کے دن گردباد کے ساتھ کھا جائے گی
اور اُن کا بادشاہ بلکہ وہ اپنے اُمرا کے ساتھ اسیر ہو کر جائے گا۔ خداوند
فرماتا ہے۔

عاموس ۱: ۱۳—۱۵

خداوند یوں فرماتا ہے کہ موآب کے تین بلکہ چار گناہوں کے
سبب سے میں اُس کو بے سزا نہ چھوڑوں گا۔ کیونکہ اُس نے شاہِ
ادوم کی ہڈیوں کو جلا کر چونا بنا دیا ہے۔ پس میں موآب پر آگ
بھیجوں گا اور وہ قریوت کے قصروں کو کھا جائے گی اور موآب للکار
اور نرسنگے کی آواز اور شور و غوغا کے درمیان مرے گا۔ اور میں قاضی
کو اُس کے درمیان سے کاٹ ڈالوں گا اور اُس کے تمام اُمرا کو
اُس کے ساتھ قتل کروں گا خداوند فرماتا ہے۔

عاموس ۲: ۱—۳

اس لئے رب الافواج اسرائیل کا خدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات
کی قسم! یقیناً موآب سدوم کی مانند ہوگا اور بنی عمون عمورہ کی
مانند۔ وہ پُرخار و نمک زار اور ابداً آباد برباد رہیں گے۔ میرے
لوگوں کا بقیہ اُن کو غارت کرے گا اور میری قوم کے باقی لوگ اُن
کے وارث ہوں گے۔ یہ سب کچھ اُن کے تکبر کے سبب سے اُن پر

آئے گا۔ کیونکہ انھوں نے رب الافواج کے لوگوں کو ملامت کی اور اُن پر زیادتی کی۔ خداوند اُن کے لئے ہیبت ناک ہوگا اور زمین کے تمام معبودوں کو لاغر کر دے گا اور بحری ممالک کے سب باشندے اپنی اپنی جگہ میں اُس کی پرستش کریں گے۔

صفنیاہ ۲: ۹ — ۱۱

میں نے کوشن کے خیموں کو مصیبت میں دیکھا مُلک مدیان کے پردے ہل گئے۔

حبقوق ۳: ۷

موآب میری چلمچی ہے۔

زبور مزمور ۱۰۸: ۹

ان کی طرف حضرت شعیب مبعوث ہوئے جنھیں سفر خروج ۲: ۱ میں رعوایل یا تیرو مدیان کا کاہن کہا گیا ہے۔

قرآن میں اُن کا ذکر:۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم
مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ وَلَا تَنقُصُوا۟ ٱلْمِكْيَالَ وَٱلْمِيزَانَ ۚ إِنِّىٓ أَرَىٰكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّىٓ
أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝ وَيَٰقَوْمِ أَوْفُوا۟ ٱلْمِكْيَالَ وَٱلْمِيزَانَ
بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا۟ ٱلنَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝
بَقِيَّتُ ٱللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝
قَالُوا۟ يَٰشُعَيْبُ أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَآ
أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِىٓ أَمْوَٰلِنَا مَا نَشَٰٓؤُا۟ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ ٱلْحَلِيمُ ٱلرَّشِيدُ ۝ قَالَ
يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَرَزَقَنِى مِنْهُ رِزْقًا
حَسَنًا ۚ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَآ أَنْهَىٰكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا
ٱلْإِصْلَٰحَ مَا ٱسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِىٓ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ
إِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ وَيَٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِىٓ أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَآ أَصَابَ
قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَٰلِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ۝ وَ
ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى رَحِيمٌ وَدُودٌ ۝ قَالُوا۟ يَٰشُعَيْبُ
مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَىٰكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنَٰكَ ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ۝ قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَهْطِىٓ أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ
ٱللَّهِ وَٱتَّخَذْتُمُوهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّى بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ وَ
يَٰقَوْمِ ٱعْمَلُوا۟ عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّى عَٰمِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ
وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ
أَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝
كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ۝

ہود-۱۱

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ
ارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ
فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝

العنکبوت-۲۹

وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ۝ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ
إِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ۝

الحجر-۱۵

تثنیہ کا صیغہ سدوم و اصحاب ایکہ دونوں کی طرف ہے۔

كَذَّبَ أَصْحَابُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ
أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ج وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ۝ج وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي
الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ج وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝
قَالُوْا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ
اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ج فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۝ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۝ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

الشعرآء - ۲۶

اُدوم

اور ابرہام کے بیٹے اِضحاق کا نسب نامہ یہ ہے ۔ ابرہام سے اِضحاق پیدا ہوا۔ اضحاق چالیس برس کا تھا جب اُس نے رِبقہ سے بیاہ کیا۔ جو فدانؔ ارام کے باشندہ بتوایل ارامی کی بیٹی اور لابن ارامی کی بہن تھی۔ اور اضحاق نے اپنی بیوی کے لئے خداوند سے دعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی۔ اور خداوند نے اُس کی دعا قبول کی اور اس کی بیوی رِبقہ حاملہ ہوئی اور اُس کے پیٹ میں دو لڑکے آپس میں مزاحمت کرنے لگے۔ تب اُس نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو میں جیتی کیوں ہوں؟ اور وہ خداوند سے پوچھنے گئی۔ خداوند نے اُسے کہا۔

دو قومیں تیرے پیٹ میں ہیں۔

اور دو قبیلے تیرے بطن سے نکلتے ہی الگ الگ ہو جائیں گے۔

اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے زور آور ہوگا۔ اور بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔ اور جب اس کے وضع حمل کے دن پورے ہوتے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں توأم ہیں۔ اور پہلا جو پیدا ہوا تو سرخ تھا۔ اور اوپر سے ایسا جیسے پشمینہ۔ اور انھوں نے اُس کا نام عیسوؔ رکھا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی پیدا ہوا۔ اور اُس کا ہاتھ عیسوؔ کی ایڑی کو پکڑے ہوتے تھا۔ اور اس کا نام یعقوب رکھا گیا۔ جب وہ رؔبقہ سے پیدا ہوتے تو اضحاق ساٹھ برس کا تھا۔ اور وہ لڑکے بڑھے اور عیسوؔ شکار میں ماہر ہو گیا۔ اور جنگل میں رہنے لگا۔ اور یعقوب سادہ مزاج ڈیروں میں رہنے والا آدمی تھا۔ اور اضحاق عیسوؔ کو پیار کرتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کے شکار کا گوشت کھاتا تھا۔ اور رؔبقہ یعقوبؔ کو پیار کرتی تھی۔ اور یعقوب نے دال پکائی اور عیسوؔ جنگل سے آیا۔ اور بے دم ہو رہا تھا۔ اور عیسوؔ نے یعقوبؔ سے کہا کہ یہ جو لال لال ہے مجھے کھلا دے کیونکہ میں بے دم ہو رہا ہوں۔ اسی لیے اُس کا نام اُدوؔم بھی ہو گیا۔ تب یعقوبؔ نے کہا تو آج اپنے پہلوٹھے کا حق میرے ہاتھ بیچ دے۔ عیسو نے کہا دیکھ میں تو مرا جاتا ہوں۔ پہلوٹھے کا حق میرے کس کام آئے گا۔ تب یعقوبؔ نے کہا کہ آج ہی مجھ سے قسم کھا اُس نے اُس سے قسم کھائی اور اُس نے اپنا پہلوٹھے کا حق یعقوبؔ

کے ہاتھ بیچ دیا۔ تب یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی۔
وہ کھا پی کر اُٹھا اور چلا گیا۔ یوں عیسو نے اپنے پہلوٹھے کے حق کو
ناچیز جانا۔

پیدائش ۲۵ : ۱۹ — ۳۴

عیسو کے حصے میں جو ملک آیا ادوم کہلایا اور یعقوب نے
اپنے آگے آگے قاصدوں کو ادوم کے ملک کو جو شعیر کی سرزمین میں
ہے۔ اپنے بھائی عیسو کے پاس بھیجا۔

پیدائش ۳۲ : ۳

اور عیسو یعنی ادوم کا نسب نامہ یہ ہے۔ عیسو کنعانی لڑکیوں
میں سے حتی ایلون کی بیٹی عدہ کو اور حوی صبعون کی نواسی اور
عنہ کی بیٹی اُہلیبامہ کو۔ اور اسمٰعیل کی بیٹی اور نبایوت کی بہن
بشامہ کو بیاہ لایا۔ اور عیسو سے عدہ کے الیفز پیدا ہوا اور بشامہ
کے رعوایل پیدا ہوا۔ اور اہلیبامہ کے یعوس یعلام اور قورح
پیدا ہوئے۔ یہ عیسو کے بیٹے ہیں جو ملک کنعان میں پیدا ہوئے
اور عیسو اپنی بیویوں اور بیٹے بیٹیوں اور اپنے گھر کے سب نوکر
چاکروں اور اپنے چوپایوں اور تمام جانوروں اور اپنے سب مال
اسباب کو جو اس نے ملک کنعان میں جمع کیا تھا۔ لے کر اپنے

بھائی یعقوب کے پاس سے ایک دوسرے مُلک کو چلا گیا۔ کیونکہ ان کے پاس اس قدر سامان ہو گیا تھا۔ کہ وہ ایک جگہ رہ نہیں سکتے تھے۔ اور ان کے چوپایوں کی کثرت کے سبب سے اُس زمین میں جہاں اُن کا قیام تھا گنجائش نہ تھی۔ پس عیسو جسے ادوم بھی کہتے ہیں کوہِ شعیر میں رہنے لگا۔

پیدائش ۳۶ : ۱ — ۸

شعیر حوریوں کا جدِ اعلیٰ تھا جو اس خطۂ ملک کے اصل باشندے تھے۔

اور شعیر حوری کے بیٹے جو اس ملک کے باشندے تھے۔ یہ ہیں۔ لوطان اور سوبل اور صبعون اور عنہ اور دیسون اور ایصر اور دیسان۔ بنی شعیر میں سے جو حوری رئیس مُلکِ ادوم میں ہوئے یہ ہیں۔ حوری اور ہیمام لوطان کے بیٹے اور تمنع لوطان کی بہن تھی۔ اور یہ سوبل کے بیٹے ہیں۔ علوان اور مانحت اور عیبال اور سفو اور اونام اور صبعون کے بیٹے یہ ہیں۔ ایہ اور عنہ یہ وہ عنہ ہے جسے اپنے باپ کے گدھوں کو بیابان میں چراتے وقت گرم چشمے ملے۔ اور عنہ کی اولاد یہ ہے۔ دیسون اور اُہلیبامہ بنتِ عنہ اور دیسون کے بیٹے یہ ہیں۔ حمدان اور اشبان اور یتران اور کران۔

یہ الیصر کے بیٹے ہیں۔ بلہان اور زعوان اور عقان ۔ دیسان کے بیٹے یہ ہیں ۔عوض اور اران ۔جو حوریوں میں سے رئیس ہوتے وہ یہ ہیں رئیس لوطان ۔ رئیس سوبل ۔ رئیس صبعون ۔ رئیس عنہ ۔ رئیس دیسون۔ رئیس الیصر۔ رئیس دیسان یہ اُن حوریوں کے رئیس ہیں جو ملک شعیر میں تھے ۔ پیدایش ۳۶ : ۲۰ —— ۳۰

اور تمنع عیسو کے بیٹے الیفز کی حرم تھی اور الیفز سے اس کے عمالیق پیدا ہوا۔ پیدائش ۳۶ : ۱۲

ادوم سراسر پہاڑی ملک تھا اس لئے اسے جبلتی بھی کہتے ہیں یہ سو میل لمبے اور بیس میل چوڑے کہستانی سلسلے پر مشتمل تھا ۔ جو عرب کے مشرقی جانب خلیج عیلات کے شمالی کنارے سے بحر میت کے جنوبی کنارے تک پھیلا ہوا تھا ۔

۱۔ عرب آباد ان یا العرب المیمونہ ۔

۲۔ عرب ریگستان یا عرب الرمال ۔

۳۔ عرب سنگستان یا عرب الحجر ۔

عرب سنگستان جنوب میں مصر کی سرحد سے جزیرہ نمائے سینا سے گذر کر مغرب میں بصریٰ پر ختم ہوتا ہے ۔اور شمال مغرب میں تدمر پر ۔پشت پر شمالی و مغربی یہودیہ اور ملک فلسطین ۔ جنوب

میں عرب ریگستان اور عرب آبادان ۔ ادومی سلسلۂ کوہ کا نام جبل السراۃ (سراط، سعیر) تھا ۔ یہ عرب کا سب سے بڑا طویل السلسلہ پہاڑ ہے ۔ اور انتہائے شمال یعنی برالشام سے شروع ہوکر انتہائے عرب یعنی یمن پر ختم ہوتا ہے ۔ اس کی سب سے بڑی چوٹی آٹھ ہزار فٹ بلند ہے ۔ ملک کے دو حصے تھے ۔ ایک تو ادوم خاص یا کوہ شعیر ۔ دوسرا فلسطین کا جنوب جسے البتّہ ادادی سینا ۔ بلادالاحقاف، الدھنا، ربع خالی، کہتے تھے ۔ قدیم الایام میں یہاں عمالقہ آباد رہتے تھے ۔ اس ملک کے جنوبی حصّہ میں تو عمالیقی آباد ہیں ۔ اور حتّی اور یبوسی اور اموری پہاڑوں پر رہتے ہیں اور سمندر کے ساحل پر اور یردن کے کنارے کنعانی بسے ہوئے ہیں ۔

گنتی ۱۳ : ۲۹

اور داؤد فلستیوں کی سرزمین میں کُل ایک برس اور چار مہینے تک رہا ۔ اور داؤد اور اُس کے لوگوں نے جاکر جسوریوں اور جزریوں اور عمالیقیوں پر حملہ کیا ۔ کیونکہ وہ شور کی راہ سے مصر کی حد تک اُس سرزمین کے قدیم باشندے تھے ۔

۱ سموئیل ۲۷ : ۷ — ۸

دارالحکومت کا نام سلاع تھا ۔ رومیوں اور یونانیوں نے بعد

میں اسے پٹرا (بطرا) کہا۔

عرب اس کو رقیم اور الحجر کہتے ہیں۔ سب کے معنی پتھر اور سنگستان کے ہیں۔ یہ اصل میں مدیانی شہر تھا۔ مدین کے بعد ادوم نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ ادوم کا قدیمی دارالحکومت بُصریٰ یا بصراہ تھا۔ مگر سلع امصیاہ کے زمانے ۸۰۰ ق م میں سب سے بڑا قلعہ اور فوجی چوکی تھا۔

اور اُس نے وادیٔ شور میں دس ہزار آدمی مارے۔ اور سلع کو جنگ کر کے لے لیا۔ اور اس کا نام یقتئیل رکھا جو آج تک ہے۔

۲ سلاطین ۱۴ : ۷

ایلوت اور عصیون جابر اس کی بندرگاہیں تھیں۔ شاہ داؤد نے انھیں تسخیر کیا۔ اور پھر سلیمان بادشاہ نے عصیون جابر میں جو ادوم کے ملک میں بحر قلزم کے کنارے ایلوت کے پاس ہے جہازوں کا بیڑا بنایا۔ اور حیرام نے اپنے ملازم سلیمان کے ملازموں کے ساتھ اُس بیڑے میں بھیجے۔ وہ ملاح تھے جو سمندر سے واقف تھے۔ اور وہ اوفیر کو گئے اور وہاں سے چار سو بیس قنطار سونا لے کر آئے سلیمان بادشاہ کے پاس لائے۔

۱۔ سلاطین ۹ : ۲۶ - ۲۸

جب اسرائیلیوں کی سلطنت کا زوال شروع ہوا تو ادومیوں نے نہ صرف اپنے کھوئے ہوئے شہر واپس لے لئے۔ بلکہ جنوبی فلسطین پر اکثر حملے بھی شروع کر دیئے۔

اس وقت شاہ اراؔم، رضین نے ایلات کو فتح کر کے پھر ارآم میں شامل کر لیا۔ اور یہودیوں کو ایلاؔت سے نکال دیا۔ اور ارامی ایلاؔت میں آکر وہاں بس گئے جیسا آج تک ہے۔

۲۔ سلاطین ۱۶ : ۶

اس میں صحیح قرأت اراؔمی کی جگہ ادوؔمی ہے۔

جب بنوکدنضر نے یروشلیم کا محاصرہ کیا۔ تو ادومی اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔

اور غریب یہودیوں کو لوٹنے اور شہر کو غارت کرنے میں اُنھوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مزمور ۱۳۷ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

ہم بابل کی ندیوں پر بیٹھے اور صیون کو یاد کر کے روئے۔

وہاں بید کے درختوں پر اُن کے وسط میں ہم نے اپنی ستاروں کو ٹانگ دیا۔

کیونکہ وہاں ہم کو اسیر کرنے والوں نے گیت گانے کا حکم دیا اور تباہ کرنے والوں نے خوشی کرنے کا۔ اور کہا صیون کے گیتوں میں سے ہم کو کوئی گیت سناؤ۔

ہم پردیس میں خداوند کا گیت کیسے گائیں۔

اے یروشلیم! اگر میں تجھے بھولوں تو میرا دہنا ہاتھ اپنا ہنر بھول جائے۔
اگر میں تجھے یاد نہ رکھوں۔ اگر میں یروشلیم کو
اپنی بڑی سے بڑی خوشی پر ترجیح نہ دوں تو میری زبان میرے تالوے چپک جائے
اے خداوند! یروشلیم کے دن کو بنی ادوم کے خلاف یاد کر۔
جو کہتے تھے اسے ڈھادو، اسے بنیاد تک ڈھادو۔
اے بابل کی بیٹی جو ہلاک ہونے والی ہے وہ مبارک ہوگا جو تجھے اس
سلوک کا جو تو نے ہم سے کیا، بدلہ دے۔
وہ مبارک ہوگا جو تیرے بچوں کو لے کر چٹان پر پٹک دے۔

قرآن بنی ادوم کو عاد ارم کے نام سے یاد کرتا ہے۔ (عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح) ادومیوں (بنو سارہ) کے بعد اس سرزمین میں جو لوگ آئے انھیں ثمود اور عاد ثانیہ کہتے ہیں۔ ان کی آبادیاں حجر (مداین صالح) میں تھیں۔ جو حجاز و شام کے رستے میں ہیں ——— وادی قری کا میدان جسے اب فج الناقۃ کہتے ہیں۔

ثمود کے فوراً بعد کی آبادی کو انباط یا اصحاب الحجر کہتے ہیں۔ آنحضرت تبوک کو جاتے ہوئے مقام حجر سے گزرے تو ارشاد فرمایا:

لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسهم الا ان تکون باکین ان یصیبکم مثل ما اصابهم اصطخری ـــــــ

الحجر قریة صغیرة قلیل السکان وهو من وادی القری علی یوم بین جبال وبها کانت منازل ثمود ورأیت تلك المساکن مثل بیوتنا فی اضعاف جبال

(یاقوت)

مسعودی: ورسومهم باقیة وآثارهم بادیة فی طریق من ورد من الشام۔

ادومیوں نے جب مغرب کی طرف پیش قدمی کی تو ادوم خاص پر انباط نے قبضہ کرلیا۔ انباط نبایوط پسر اسمٰعیل کی اولاد تھے جو عیسو کا سالا تھا۔ اُن کی اولاد یہ ہیں۔ اسمٰعیل کا پہلوٹھا نبایوت اُس کے بعد قیدار اور ادبئیل اور مبسام۔ مشماع اور دومہ اور مسا۔ حدد اور تیمہ۔ یطور۔ نفیس۔ قدمہ یہ بنی اسمٰعیل ہیں۔

انباط ایک طاقتور قوم تھی۔ وہ خانہ بدوشی کی زندگی ترک کر کے ادوم کے کہساروں میں آباد ہو کر تجارت میں مشغول ہوگئی۔ ان کا دارالحکومت تین مختلف العہد قوموں کے دائرۂ حکومت پر حاوی تھا۔

۱۔ ثمود کا ملک۔ وادی قریٰ۔ شہر حجر۔

۲۔ ملک مدین ———— مدین

۳۔ ملک ادوم ———— رقیم

انباط کا زمانہ ۲۰۰ ق م سے سنہ ۱۰۶ء تک کا ہے۔ دودمان انباط میں خاندان حارث کی حکومت ۱۶۰ ق م سے سنہ ۱۰۶ء تک رہی۔ حارث رابع کے بعد یہ رومیوں کے زیر اثر آ گئے۔

ان کا دار الحکومت پیٹرا تھا۔ جس کا نام بعد میں وادی موسیٰ ہوا۔ اوائل صدی عیسوی میں رومیوں نے رقیم اور پورے علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔ انباط کے پاس صرف حجر کا علاقہ رہ گیا تھا۔ جو سنہ ۱۰۶ء میں ہاتھ سے نکل جانے پر ان کی حکومت کا چراغ ہمیشہ کے لئے گل ہو گیا۔

انباط نے شکست کھانے پر بنو ادوم، ادوم خاص سے نکال دیتے گئے۔ مکابیوں کے عہد میں اسرائیلیوں نے انھیں مغلوب کر لیا۔ اور یہ یہودی شریعت پر کاربند ہو گئے۔

یہاں تک کہ پورے ملک کا نام ادومیہ پڑ گیا۔ بنی ادوم کا کردار ہی تھا۔ جس کی طرف دعائے اضحاق میں اشارہ ہے۔

جب عیسو چالیس برس کا ہوا تو اس نے بیری حتی کی بیٹی

یہودیتھ اور ایلون حتی کی بیٹی بشامتھ سے بیاہ کیا۔ اور وہ اضحاق اور ربقہ کے لئے وبالِ جان ہوئیں۔

پیدائش ۲۶ : ۳۴-۳۵

جب اضحاق ضعیف ہوگیا اور اس کی آنکھیں ایسی دُھندلا گئیں کہ اُسے دکھائی نہ دیتا تھا۔ تو اُس نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے! اُس نے کہا میں حاضر ہوں۔ تب اُس نے کہا دیکھ! میں تو ضعیف ہوگیا اور مجھے اپنی موت کا دن معلوم نہیں۔ سو تُو اب ذرا اپنا ہتھیار۔ اپنا ترکش اور اپنی کمان لےکر جنگل کو نکل جا۔ اور میرے لئے شکار مار لا۔ اور میری حسب پسند لذیذ کھانا میرے لئے تیار کر کے میرے آگے لے آ۔ تاکہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پہلے دل سے تجھے دعا دوں۔ اور جب اضحاق اپنے بیٹے عیسو سے باتیں کر رہا تھا۔ تو ربقہ سُن رہی تھی۔ اور عیسو جنگل کو نکل گیا کہ شکار مار کر لائے۔

تب ربقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے کہا کہ دیکھ میں نے تیرے باپ کو تیرے بھائی عیسو سے یہ کہتے سُنا۔ کہ میرے لئے شکار مار کر لذیذ کھانا میرے واسطے تیار کر تاکہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجھے دعا دوں۔

سوائے میرے بیٹے اِس حُکم کے مطابق جو میں تجھے دیتی ہوں۔
میری بات کو مان اور جا کر ریوڑ میں سے دو اچھے اچھے بچے مجھے لادے
اور میں ان کو لے کر تیرے باپ کے لئے اس کی حسب پسند لذیذ کھانا
تیار کر دوں گی۔ اور تو اسے اپنے باپ کے آگے لے جانا۔ تاکہ وہ
کھائے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے دعا دے۔ تب یعقوب نے
اپنی ماں رفقہ سے کہا دیکھ میرے بھائی عیسو کے جسم پر بال ہیں۔
اور میرا جسم صاف ہے۔ شاید میرا باپ مجھے ٹٹولے تو میں اُس کی
نظر میں دغاباز ٹھہروں گا۔ اور برکت نہیں بلکہ لعنت کماؤں گا۔
اُس کی ماں نے اُسے کہا۔ اے میرے بیٹے تیری لعنت مجھ پر آئے۔
تو صرف میری بات مان اور جا کر وہ بچے مجھے لادے۔ تب وہ گیا
اور اُن کو لا کر اپنی ماں کو دیا۔ اور اس کی ماں نے اُس کے باپ کی
حسب پسند لذیذ کھانا تیار کیا۔ اور رفقہ نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کے
نفیس لباس جو اس کے پاس گھر میں تھے لے کر اُن کو اپنے چھوٹے
بیٹے یعقوب کو پہنایا۔ اور بکری کے بچوں کی کھالیں اس کے ہاتھوں
اور اُس کی گردن پر جہاں بال نہ تھے لپیٹ دیں۔ اور وہ لذیذ
کھانا اور روٹی جو اُس نے تیار کی تھی اپنے بیٹے یعقوب کے ہاتھ
میں دے دی۔ تب اُس نے باپ کے پاس آکر کہا۔ اے میرے

باپ! اُس نے کہا میں حاضر ہوں۔ تو کون ہے میرے بیٹے۔ یعقوب نے اپنے باپ سے کہا میں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسو ہوں۔ میں نے تیرے کہنے کے مطابق کیا ہے۔ سو ذرا اُٹھ اور بیٹھ کر میرے شکار کا گوشت کھا۔ تاکہ تو دل سے مجھے دعا دے۔ تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا! تجھے یہ اس قدر جلد کیسے مل گیا۔ اُس نے کہا اس لئے کہ خداوند تیرے خدا نے میرا کام بنا دیا۔

تب اضحاق نے یعقوب سے کہا اے میرے بیٹے ذرا نزدیک آ کہ میں تجھے ٹٹولوں کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے یا نہیں۔ اور اُس نے اسے ٹٹول کر کہا۔ کہ آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتھ عیسو کے ہیں۔ اور اُس نے اسے نہ پہچانا اس لئے کہ اُس کے ہاتھوں پر اُس کے بھائی عیسو کے ہاتھوں کی طرح بال تھے۔ سو اُس نے اُسے دعا دی۔ اور اُس نے پوچھا کہ کیا تو میرا بیٹا عیسو ہی ہے۔ اُس نے کہا میں وہی ہوں۔ تب اُس نے کہا کھانا میرے آگے لے آ۔ اور میں اپنے بیٹے کے شکار کا گوشت کھاؤں گا۔ تاکہ دل سے تجھے دعا دوں۔ سو وہ اُسے اُس کے نزدیک لے آیا۔ اور اُس نے کھایا اور وہ اُس کے لئے مے لایا۔ اور اُس نے پی۔ پھر اُس کے باپ اضحاق نے اُس سے کہا اے میرے بیٹے! اب پاس آ کر مجھے

چوم اُس نے پاس جاکر اُسے چُوما تب اُس نے اُس کے لباس کی خوشبو
پائی اور اُسے دعا دے کر کہا۔

دیکھو! میرے بیٹے کی مہک
اُس کھیت کی مہک کی مانند ہے
جسے خداوند نے برکت دی ہو
خدا آسمان کی اوس اور زمین کی فربہی
اور بہت سا اناج اور مَے تجھے بخشے
قومیں تیری خدمت کریں
اور قبیلے تیرے سامنے جُھکیں
تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو
اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے جُھکیں!
جو تجھ پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہو
اور جو تجھے دعا دے وہ برکت پائے

جب اضحاقؔ، یعقوبؔ کو دعا دے چکا۔ اور یعقوب اپنے باپ
اضحاقؔ کے پاس سے نکلا ہی تھا۔ کہ اُس کا بھائی عیسوؔ اپنے شکار
سے لوٹا۔ وہ بھی لذیذ کھانا پکا کر اپنے باپ کے پاس لایا۔ اور اُس
نے اپنے باپ سے کہا میرا باپ اُٹھ کر اپنے بیٹے کے شکار کا

گوشت کھائے۔ تاکہ دل سے مجھے دعا دے۔ اُس کے باپ اضحاق نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ میں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسوٗ ہوں۔ تب تو اِضحاق بشدت کانپنے لگا۔ اور اُس نے کہا پھر وہ کون تھا جو شکار مار کر میرے پاس لے آیا اور میں نے تیرے آنے سے پہلے سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھایا اور اُسے دعا دی؟ اور مُبارک بھی وہی ہوگا۔ عیسوٗ اپنے باپ کی باتیں سُنتے ہی حسرت ناک آواز سے چلّا اُٹھا اور اپنے باپ سے کہا مجھ کو بھی دعا دے اے میرے باپ! مجھ کو بھی۔ اُس نے کہا تیرا بھائی دغا سے آیا اور تیری برکت لے گیا۔ تب اُس نے کہا کیا اُس کا نام یعقوب ٹھیک نہیں رکھا گیا؟ کیونکہ اُس نے دوبارہ مجھے اڑنگا مارا۔ اُس نے میرا پہلوٹھے کا حق تو لے ہی لیا تھا۔

اور دیکھ! اب وہ میری برکت بھی لے گیا۔ پھر اُس نے کہا کیا تو نے میرے لئے کوئی برکت نہیں رکھ چھوڑی ہے؟ اضحاق نے عیسوٗ کو جواب دیا کہ دیکھ میں نے اُسے تیرا سردار ٹھہرایا اور اُس کے سب بھائیوں کو اُس کے سپرد کیا کہ خادم ہوں اور اناج اور مے اُس کی پرورش کے لئے بتائی۔ اب اے میرے بیٹے تیرے لئے میں کیا کروں؟ تب عیسوٗ نے اپنے باپ سے کہا۔ کیا تیرے پاس ایک ہی

برکت ہے اے میرے باپ؟ مجھے بھی دعا دے لے میرے باپ!
مجھے بھی اور عیسو چلا چلا کر رویا تب اُس کے باپ اضحاق نے اُس
سے کہا دیکھ! زرخیز زمین میں تیرا مسکن ہو اور اوپر سے آسمان کی
شبنم اُس پر پڑے تیری اوقات بسری تیری تلوار سے ہو اور تو اپنے بھائی
کی خدمت کرے!

اور جب تو آزاد ہو
تو اپنے بھائی کا جُوا اپنی گردن پر سے اُتار پھینکے۔
پیدائش ۲۷: ۱ — ۴۰

خلیج عقبہ سے شمال کی جانب پہاڑوں کے جو دو متوازی سلسلے
ہیں۔ اُن میں سے ایک کی بلندی پر رقیم آباد تھا۔ قرآن جن اصحب
کہف و رقیم کا ذکر کرتا ہے اسی شہر سے تعلق رکھتے تھے۔ حورتی
کے تو معنی ہی اصحب کہف یعنی غاروں میں رہنے والوں کے ہیں۔
بنو ادوم حضرت ایوبؑ کی اُمت تھے۔ عاد کی طرف حضرت ہودؑ
مبعوث تھے اور ثمود کی طرف حضرت صالحؑ۔

موآب میری چلمچی ہے۔ ادوم پر میں جوتا پھینکوں گا۔ اے
فلستین میرے سبب سے للکار۔

زبور مزمور ۶۰: ۸

اے خدا خاموش نہ رہ۔

اے خدا چپ چاپ نہ ہو اور خاموشی اختیار نہ کر!

کیونکہ دیکھ تیرے دشمن اودھم مچاتے ہیں۔

اور تجھ سے عداوت رکھنے والوں نے سر اٹھایا ہے۔ کیونکہ وہ

تیرے لوگوں کے خلاف مکاری سے منصوبہ باندھتے ہیں

اور ان کے خلاف جو تیری پناہ میں ہیں مشورہ کرتے ہیں انھوں

نے کہا آؤ ہم اِن کو کاٹ ڈالیں کہ اِن کی قوم ہی نہ رہے اور اسرائیل

کے نام کا پھر ذکر نہ ہو۔ کیونکہ انھوں نے ایکا کر کے آپس میں مشورہ

کیا ہے۔ وہ تیرے خلاف عہد باندھتے ہیں۔

یعنی ادوم کے اہل خیمہ اور اسمٰعیلی

موآب اور ہاجری

جبل اور عمون اور عمالیق

فلستین اور صور کے باشندے

اسور بھی ان سے ملا ہوا ہے

انھوں نے بنی لوط کی کمک کی ہے (سلاہ)

تو اُن سے ایسا کر جیسا مدیان سے

اور جیسا وادی قیسون میں سیسرا اور یابین سے کیا تھا۔

جو عین دور میں ہلاک ہوئے
وہ گویا زمین کی کھاد ہو گئے۔
اُن کے سرداروں کو عوریب اور زئیب کی مانند بلکہ اُن کے
شاہزادوں کو زبح اور ضلمنع کی مانند بنا دے
جنھوں نے کہا ہے آؤ
ہم خدا کی بستیوں پر قبضہ کرلیں
اے میرے خدا! اُن کو بگولے کی گرد کی مانند بنا دے
اور جیسے ہوا کے آگے ڈنٹھل
اُس آگ کی طرح جو جنگل کو جلا دیتی ہے
اُس شعلہ کی طرح جو پہاڑوں میں آگ لگا دیتا ہے
تو اسی طرح اپنی آندھی سے اُن کا پیچھا کر
اور اپنے طوفان سے اُن کو پریشان کر دے
اے خداوند اُن کے چہروں پر رسوائی طاری کر
تاکہ وہ تیرے نام کے طالب ہوں
وہ ہمیشہ شرمندہ اور پریشان رہیں
بلکہ وہ رُسوا ہو کر ہلاک ہو جائیں
تاکہ وہ جان لیں کہ تو ہی جس کا نام یہوواہ ہے۔ تمام

زمین پر بلند و بالا ہے۔

زبور مزمور ۸۳

ادوم کی بابت :۔ ربّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ کیا تیمان میں خرد مطلق نہ رہی ؟ کیا عاقلوں کی مصلحت جاتی رہی ؟ کیا اُن کی عقل اُڑ گئی ؟ اے ددان کے باشندو بھاگو۔ کوٹ اور نشیبوں میں جا بسو کیونکہ میں انتقام کے وقت اُس پر عیسو کی سی مصیبت لاؤں گا۔ اگر انگور توڑنے والے تیرے پاس آئیں تو کیا کچھ دانے باقی نہ چھوڑیں گے ؟ یا اگر رات کو چور آئیں تو کیا وہ حسبِ خواہش ہی نہ لوٹیں گے ؟ پر میں عیسو کو بالکل ننگا کروں گا۔ اُس کے پوشیدہ مکانوں کو بے پردہ کروں گا۔ کہ وہ چھپ نہ سکے۔ اُس کی نسل اور اُس کے بھائی اور اُس کے پڑوسی سب نیست کیے جائیں گے۔ اور وہ نہ رہے گا۔ تو اپنے یتیم فرزندوں کو چھوڑ میں اُن کو زندہ رکھوں گا اور تیری بیوائیں مجھ پر توکل کریں کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ جو سزاوار نہ تھے کہ پیالہ پئیں انھوں نے خوب پیا۔ کیا تو بے سزا چھوٹ جائے گا ؟ تو بے سزا نہ چھوٹے گا۔ بلکہ یقیناً اس میں سے پئے گا۔ کیونکہ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔ خداوند فرماتا ہے کہ بُصراہ جائے حیرت اور ملامت

اور ویرانی اور لعنت ہوگا اور اس کے سب شہر ابدالآباد ویران رہیں گے۔ میں نے خداوند سے ایک خبر سُنی ہے۔ بلکہ ایک ایلچی یہ کہنے کو قوموں کے درمیان بھیجا گیا ہے کہ جمع ہو اور اس پر جا پڑو اور لڑائی کے لئے اُٹھو۔

کیونکہ دیکھ میں نے تجھے قوموں کے درمیان حقیر اور آدمیوں کے درمیان ذلیل کیا۔ تیری ہیبت اور تیرے دل کے غرور نے تجھے فریب دیا ہے۔ اے تو جو چٹانوں کے شگافوں میں رہتی ہے۔ اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر قابض ہے۔ اگرچہ تو عقاب کی طرح اپنا آشیانہ بلندی پر بنائے تو بھی میں وہاں سے تجھے نیچے اُتاروں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ اور ادوم بھی جائے حیرت ہوگا۔ ہر ایک جو اُدھر سے گزرے گا۔ حیران ہوگا اور اس کی سب آفتوں کے سبب سے سسکاریگا۔ جس طرح سدوم اور عمورہ اور ان کے آس پاس کے شہر غارت ہوگئے۔ اُسی طرح اس میں بھی نہ کوئی آدمی بسے گا نہ آدم زاد وہاں سکونت کرے گا خداوند فرماتا ہے۔ دیکھ وہ شیر ببر کی طرح یردن کے جنگل سے نکل کر محکم بستی پر چڑھ آئے گا۔ پر میں اچانک اُس کو وہاں سے بھگا دوں گا۔ اور اپنے برگزیدہ کو اس پر مقرر کروں گا کیونکہ مجھ سا کون ہے؟ کون ہے جو میرے لئے وقت مقرر کرے؟ اور وہ

چرواہا کون ہے جو میرے مقابل کھڑا ہو سکے؟ پس خداوند کی مصلحت کو جو اس نے ادوم کے خلاف ٹھہرائی ہے اور اس کے ارادہ کو جو اس نے تیمان کے باشندوں کے خلاف کیا ہے سنو۔ اُن کے گلہ سے سب سے چھوٹوں کو بھی گھسیٹ لے جائیں گے۔ یقیناً ان کا مسکن بھی اُن کے ساتھ برباد ہو گا۔ اُن کے گرنے کی آواز سے زمین کانپ جائے گی۔ اُن کے چلانے کا شور بحر قلزم تک سنائی دے گا۔ دیکھ وہ چڑھ آئے گا اور عقاب کی طرح اُڑے گا اور بُصراہ کے خلاف بازو پھیلائے گا اور اُس دن ادوم کے بہادروں کا دل زچہ کے دل کی مانند ہو گا۔

یرمیاہ ۴۹: ۷ — ۲۲

خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ چونکہ ادوم نے بنی یہوداہ سے کینہ کشی کی اور ان سے انتقام لے کر بڑا گناہ کیا۔ اس لئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ میں ادوم پر ہاتھ چلاؤں گا۔ اُس کے انسان اور حیوان کو نابود کروں گا اور تیمان سے لے کر اُسے ویران کروں گا اور وہ ددان تک تلوار سے قتل ہوں گے۔ اور میں اپنی قوم بنی اسرائیل کے ہاتھ سے ادوم سے انتقام لوں گا اور وہ میرے غضب و قہر کے مطابق ادوم سے سلوک کریں گے اور وہ میرے

انتقام کو معلوم کریں گے خداوند خدا فرماتا ہے۔

حزقی ایل ۲۵: ۱۲ — ۱۴

اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ کہ اے آدم زاد کوہِ شعیر کی طرف متوجہ ہو اور اس کے خلاف نبوت کر۔ اور اس سے کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے کوہِ شعیر میں تیرا مخالف ہوں اور تجھ پر اپنا ہاتھ چلاؤں گا اور تجھے ویران اور بے چراغ کروں گا میں تیرے شہروں کو اُجاڑوں گا اور تو ویران ہوگا اور جانے گا کہ خداوند خدا میں ہوں چونکہ تو قدیم سے عداوت رکھتا ہے۔ اور تو نے بنی اسرائیل کو اُن کی مصیبت کے دن اُن کی بدکرداری کے آخر میں تلوار کی دھار کے حوالہ کیا ہے اس لئے خداوند خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم میں تجھے خون کے لئے حوالہ کروں گا اور خون تجھے رگیدے گا۔ چونکہ تو نے خون ریزی سے نفرت نہ رکھی۔ اس لئے خون تیرا پیچھا کرے گا۔ یوں میں کوہِ شعیر کو ویران اور بے چراغ کروں گا اور اس میں سے گزرنے والے اور واپس آنے والے کو نابود کروں گا۔ اور اس کے پہاڑوں کو اس کے مقتولوں سے بھر دوں گا۔ تلوار کے مقتول تیرے ٹیلوں اور تیری وادیوں اور تیری تمام ندیوں میں گریں گے۔ میں تجھے ابد تک ویران رکھوں گا۔ اور

تیری بستیاں پھر آباد نہ ہوں گی اور تم جانوگے کہ میں خداوند ہوں ۔
چونکہ تو نے کہا کہ یہ دو قومیں اور یہ دو ملک میرے ہوں گے اور ہم
ان کے مالک ہوں گے باوجودیکہ خداوند وہاں تھا ۔ اس لئے خداوند
خدا فرماتا ہے ۔

مجھے اپنی حیات کی قسم میں تیرے قہر اور حسد کے مطابق جو
تو نے اپنی کینہ وری سے اُن کے خلاف ظاہر کیا تجھ سے سلوک کروں گا
اور جب میں تجھ پر فتویٰ دوں گا تو اُن کے درمیان مشہور رہوں گا
اور تو جانے گا کہ میں خداوند خدا نے تیری تمام حقارت کی باتیں جو
تو نے اسرائیل کے پہاڑوں کی مخالفت میں کہیں کہ وہ ویران ہوئے
اور ہمارے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ ہم اُن کو نگل جائیں سُنی ہیں ۔
اسی طرح تم نے میرے خلاف اپنی زبان سے لاف زنی کی اور میرے
مقابل زیادہ گوئی کی ہے ۔ جو میں سُن چکا ہوں ۔ خداوند خدا یوں فرماتا
ہے کہ جب تمام دنیا خوشی کرے گی میں تجھے ویران کروں گا ۔
جس طرح تو نے بنی اسرائیل کی میراث پر اس لئے کہ وہ ویران تھی
شادمانی کی اسی طرح میں بھی تجھ سے کروں گا ۔ اے کوہ شعیر تو
اور تمام ادوم تم بالکل ویران ہو گے ۔ اور لوگ جانیں گے کہ میں خداوند
ہوں ۔

مصر ویرانہ ہوگا اور ادوم سنسان بیابان کیونکہ انھوں نے
بنی یہوداہ پر ظلم کیا اور ان کے ملک میں بے گناہوں کا خون بہایا۔

یوایل ۳ : ۱۹

خداوند یوں فرماتا ہے کہ اَدُوم کے تین بلکہ چار گناہوں کے
سبب سے میں اس کو بے سزا نہ چھوڑوں گا۔ کیونکہ اُس نے تلوار
لے کر اپنے بھائی کو رگیدا اور رحم دلی کو ترک کر دیا اور اس کا قہر ہمیشہ
پھاڑتا رہا اور اس کا غضب موقوف نہ ہوا۔ پس میں تیمان پر آگ
بھیجوں گا اور وہ بُصراہ کے قصروں کو کھا جائے گی۔

عاموس ۱ : ۱۱ - ۱۲

عبدیاہ کی رویا:

ہم نے خداوند سے خبر سُنی اور قوموں کے درمیان ایلچی یہ
پیغام لے گیا کہ چلو اُس پر حملہ کریں۔ خداوند خدا اَدُوم کی بابت
یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں نے تجھے قوموں کے درمیان حقیر کر دیا ہے۔
تو نہایت ذلیل ہے۔ اے چٹانوں کے شگافوں میں رہنے والے تیرے
دل کے گھمنڈ نے تجھے دھوکا دیا ہے۔ تیرا مکان بلند ہے اور تو دل
میں کہتا ہے۔ کون مجھے نیچے اُتارے گا؟ خداوند فرماتا ہے اگرچہ تو
عقاب کی مانند بلند پرواز ہو اور ستاروں میں اپنا آشیانہ بنائے

تو بھی میں تجھے وہاں سے نیچے اتاروں گا۔ اگر تیرے گھر میں چور آئیں یا رات کو ڈاکو آگھسیں (تیری کیسی بربادی ہے!) تو کیا وہ حسب خواہش ہی نہ لیں گے؟

اگر انگور توڑنے والے تیرے پاس آئیں تو کیا کچھ دانے باقی نہ چھوڑیں گے۔ عیسو کا مال کیسا ڈھونڈھ نکالا گیا اور اُس کے پوشیدہ خزانوں کی کیسی تلاش ہوئی! تیرے سب حمایتیوں نے تجھے سرحد تک ہانک دیا ہے اور اُن لوگوں نے جو تجھ سے میل رکھتے تھے تجھے فریب دیا اور مغلوب کیا۔ اور اُنھوں نے جو تیری روٹی کھاتے تجھے تیرے نیچے جال بچھایا۔ اُس میں ذرہ دانائی نہیں خداوند فرماتا ہے کیا میں اُس روز ادومؔ سے داناؤں کو اور عقلمندی کو کوہ عیسوؔ سے نابود نہ کروں گا اے تیمان تیرے بہادر گھبرا جائیں گے۔ یہاں تک کہ کوہستان عیسو کے باشندوں میں سے ہر ایک کاٹ ڈالا جائے گا اُس قتل کے باعث اور اُس ظلم کے سبب سے جو تو نے اپنے بھائی یعقوب پر کیا ہے تو خجالت سے ملبّس اور ہمیشہ کے لئے نیست ہوگا۔ جس روز تو اس کے مخالفوں کے ساتھ کھڑا تھا جس روز اجنبی اُس کے لشکر کو اسیر کر کے لے گئے اور بیگانوں نے اس کے پھاٹکوں سے داخل ہو کر یروشلیم پر قرعہ ڈالا تو بھی اُن کے ساتھ تھا۔ تجھے

لازم نہ تھا کہ تو اُس روز اپنے بھائی کی جلا وطنی کو کھڑا دیکھتا رہتا۔
اور بنی یہوداہ کی ہلاکت کے روز شادماں ہوتا اور مصیبت کے
روز لاف زنی کرتا۔ تجھے مناسب نہ تھا کہ تو میرے لوگوں کی
مصیبت کے روز اُن کے پھاٹکوں میں گھُستا اور اُن کی مصیبت
کے روز اُن کی بدحالی کو کھڑا دیکھتا رہتا اور اُن کے لشکر پر ہاتھ
بڑھاتا۔ تجھے لازم نہ تھا کہ گھاٹی میں کھڑا ہو کر اُس کے فراریوں
کو قتل کرتا اور اُس دُکھ کے دن میں اُس کے باقی ماندہ لوگوں کو
حوالہ کرتا کیونکہ سب قوموں پر خداوند کا دن آپہنچا ہے۔ جیسا تو نے
کیا ہے ویسا ہی تجھ سے کیا جائے گا۔ تیرا کیا تیرے سر پہ آئے گا۔
کیونکہ جس طرح تم نے میرے کوہِ مقدس پر پیا اسی طرح سب
قومیں پیا کریں گی۔ ہاں پیتی اور نگلتی رہیں گی اور وہ ایسی ہوں
گی گویا کبھی تھیں ہی نہیں۔ لیکن جو بچ نکلیں گے کوہ صیون پر
رہیں گے۔ اور وہ مقدس ہوگا اور یعقوب کا گھرانا اپنی میراث
پر قابض ہوگا۔ تب یعقوب کا گھرانا آگ ہوگا اور یوسف کا گھرانا شعلہ
اور عیسو کا گھرانا پھوس اور وہ اس میں بھڑکیں گے اور اُس کو کھا
جائیں گے اور عیسو کے گھرانے میں سے کوئی نہ بچے گا کیونکہ یہ خداوند
کا فرمان ہے۔ اور جنوب کے رہنے والے کوہستانِ عیسو اور میدان

کے باشندے فلستین کے مالک ہوں گے اور وہ افرائیم اور سامریہ کے کھیتوں پر قابض ہوں گے اور بنیمین جلعاد کا وارث ہوگا۔ اور بنی اسرائیل کے لشکر کے سب اسیر جو کنعانیوں میں صارپت تک ہیں اور یروشلیم کے اسیر جو سفاراد میں ہیں جنوب کے شہروں پر قابض ہو جائیں گے۔ اور رہائی دینے والے کوہ صیون پر چڑھیں گے تاکہ کوہستانِ عیسو کی عدالت کریں اور سلطنت خداوند کی ہوگی۔

عبدیاہ

قرآن عزیز میں اُن کا ذکر؛

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم
مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ
أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ۝

——— وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن
بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً

——— وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝

الاعراف ٧

——— وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ وَأُتْبِعُوا فِي
هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ
أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ

هود ١١

——— فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ
غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ المؤمنون ٢٣

كَذَّبَتْ عَادُ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اَتَبْنُوْنَ

بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ وَاتَّقُوا الَّذِيْ اَمَدَّكُمْ بِمَا

تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

الشعرآء ٢٦

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا

مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ

هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ

الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

حٰمٓ السجدة ١٥

صور

فینیقیہ کا ایک مشہور شہر۔ جو عرض بلد ۳۳°۱۷ پر بحیرہ روم (بحرابیض) کے مشرقی ساحل پر واقع ہے فینیقیہ کا پرانا نام کنعان یا ضعا تھا جس کے معنی نشیبی زمین (تہامہ و غور) کے ہیں۔ اس کے مقابل میں ارام (بلند جگہ، نجد) واقع تھا۔ جو شام کا عبرانی نام تھا۔

صور کا عبرانی نام ضور چٹان کا مترادف ہے۔ موجودہ صور پہاڑی سطح مرتفع پر واقع ہے۔ اسکندر مقدونی کے محاصرے سے پہلے صور (ٹاٹر) ایک جزیرے پر آباد تھا۔

کنعانیوں کا قبیلہ (بنی حام۔ ــــــ کوش اور مصر فوط اور کنعان ہیں ــــــ اور کنعان سے صیدا جو اس کا پہلوٹھا تھا اور

حتی اور یبوسی اور اموری اور جرجاسی اور حوی اور عرقی اور سینی اور اروادی اور صماری اور حماتی پیدا ہوئے۔

(۱ تواریخ ۱: ۸، ۱۲—۱۶)

جو اس مختصر قطعۂ زمین میں آباد تھا جس کو فینیقیہ خاص کہتے ہیں۔ صیدا (سیدون) کہلاتا تھا۔ صیدانیوں میں صوری بھی شامل تھے۔ کیونکہ دونوں شہروں میں بیس میل سے بھی کم فاصلہ تھا۔ یہ لوگ تجارت میں ضرب المثل تھے۔

اور صور کے بادشاہ حیرام نے اپنے خادموں کو سلیمان کے پاس بھیجا کیونکہ اس نے سنا تھا کہ انہوں نے اُسے اُس کے باپ کی جگہ مسح کر کے بادشاہ بنایا ہے۔ اس لئے کہ حیرام ہمیشہ داؤد کا دوست رہا تھا۔ اور سلیمان نے حیرام کو کہلا بھیجا کہ تو جانتا ہے کہ میرا باپ داؤد خداوند اپنے خدا کے نام کے لئے گھر نہ بنا سکا کیونکہ اُس کے چوگرد ہر طرف لڑائیاں ہوتی رہیں۔ جب تک کہ خداوند نے اُن سب کو اس کے پاؤں کے تلووں کے نیچے نہ کر دیا۔ اور اب خداوند میرے خدا نے مجھ کو ہر طرف امن دیا ہے۔ نہ تو کوئی مخالف ہے نہ آفت کی مار۔ سو دیکھ! خداوند اپنے خدا کے نام کے لئے ایک گھر بنانے کا میرا ارادہ ہے۔ جیسا خداوند

نے میرے باپ داؤد سے کہا تھا۔ کہ تیرا بیٹا جس کو میں تیری جگہ تیرے تخت پر بٹھاؤں گا وہی میرے نام کے لئے گھر بنائے گا۔ سو اب تو حکم کر کہ وہ میرے لئے لبنان سے دیودار کے درختوں کو کاٹیں۔ اور میرے ملازم تیرے ملازموں کے ساتھ رہیں گے اور میں تیرے ملازموں کے لئے جتنی اُجرت تو کہے گا تجھے دوں گا۔ کیونکہ تو جانتا ہے کہ ہم میں ایسا کوئی نہیں جو صیدانیوں کی طرح لکڑی کاٹنا جانتا ہو۔

۱ سلاطین ۵ : ۱ ــــ ۶

اور صور کے بادشاہ حیرام نے ایلچیوں کو اور دیودار کی لکڑیوں اور بڑھیوں اور معماروں کو داؤد کے پاس بھیجا۔ اور انھوں نے داؤد کے لئے ایک محل بنایا۔

۲ سموئیل ۵ : ۱۱

کتاب مقدس میں صور کا نام پہلی بار سفرِ یشوع میں بنی آشر کے قبیلے کی حد بندی کے سلسلے میں آتا ہے۔

اور عبرون اور رحوب اور حمون اور قانا ہ، بلکہ بڑے صیدا تک پہنچی۔ پھر وہ حد رامہ صور کے فصیل دار شہر کی طرف کو جھکی اور وہاں سے مڑ کر حوسہ تک گئی اور اس کا خاتمہ

اکزیب کی نواحی کے سمندر پر ہوا۔

۱۹ : ۲۸، ۲۹

اور یوں دونوں قومیں آپس میں رل مل کر رہنے لگیں۔

اور آشر نے عکو اور صیدا اور احلاب اور اکزیب اور حلبہ اور افیق اور رحوب کے باشندوں کو نہ نکالا۔ بلکہ آشری ان کنعانیوں کے درمیان جو اس ملک کے باشندے تھے۔ بس گئے۔ کیونکہ انھوں نے ان کو نکالا نہ تھا۔

قضاۃ ۱: ۳۱، ۳۲

صُور کی بابت بار نبوت:

اے ترسیس کے جہازو! واویلا کرو کیونکہ وہ اُجڑ گیا۔ وہاں کوئی گھر اور کوئی داخل ہونے کی جگہ نہیں۔ کتیم کی زمین سے اُن کو یہ خبر پہنچی ہے۔ اے ساحل کے باشندو جن کو صیدانی سوداگروں نے جو سمندر کے پار آتے جاتے ہیں۔ مالا مال کر دیا ہے۔ خاموش رہو۔ سمندر کے پار سے سیحور کا غلہ اور وادی نیل کی فصل اس کی آمدنی تھی۔ سو وہ قوموں کی تجارت گاہ بنا۔ اے صیدا تو شرما کیونکہ سمندر نے کہا ہے۔ سمندر کی گڑھی نے کہا مجھے دردِ زہ نہیں لگا اور میں نے بچے نہیں جنے۔ میں جوانوں کو نہیں پالتی۔

اور کنواریوں کی پرورش نہیں کرتی ہوں۔ جب اہلِ مصر کو یہ خبر
پہنچے گی تو وہ صُور کی خبر سے بہت غمگین ہوں گے۔ اے
ساحل کے باشندو تم زار زار روتے ہوئے ترسیس کو چلے
جاؤ۔ کیا یہ تمھاری شادمان بستی ہے جس کی ہستی قدیم سے ہے؟
اُسی کے پاؤں اُسے دُور دُور لے جاتے ہیں کہ پردیس میں رہے۔
کس نے یہ منصوبہ صُور کے خلاف باندھا جو تاج بخش ہے۔
جس کے سوداگر اُمرا اور جس کے بیوپاری دنیا بھر کے عزت دار
ہیں؟ رب الافواج نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ساری حشمت کے گھمنڈ
کو نیست کرے اور دنیا بھر کے عزت داروں کو ذلیل کرے۔
اے دختر ترسیس دریائے نیل کی طرح اپنی سرزمین پر پھیل جا
اب کوئی بند باقی نہیں رہا۔ اس نے سمندر پر اپنا ہاتھ بڑھایا اور
اس نے مملکتوں کو ہلا دیا۔ خداوند نے کنعان کے حق میں حکم
کیا ہے کہ اُس کے قلعے مسمار کئے جائیں اور اُس نے کہا۔ اے
مظلوم کنواری دخترِ صیدا! تو پھر کبھی فخر نہ کرے گی۔ اُٹھ کتیم میں
چلی جا۔ تجھے وہاں بھی چین نہ ملے گا

کسدیوں کے ملک کو دیکھ۔ یہ قوم موجود نہ تھی۔ اسور نے
اُسے بیابان کے رہنے والوں کا حصّہ ٹھہرایا۔ انھوں نے اپنے

بُرج بنائے۔ اُنھوں نے اُس کے محل غارت کئے اور اُسے ویران کیا اے ترسیس کے جہازو! واویلا کرو کیونکہ تمہارا قلعہ اُجاڑا گیا۔ اور اُس وقت یوں ہوگا کہ صُور کسی بادشاہ کے ایام کے مطابق ستر برس تک فراموش ہو جائے گا اور ستر برس کے بعد صُور کی حالت فاحشہ کے گیت کے مطابق ہوگی اے فاحشہ! تو جو فراموش ہو گئی ہے بربط اٹھا لے اور شہر میں پھرا کر۔ راگ کو چھیڑ اور بہت سی غزلیں گا۔ کہ لوگ تجھے یاد کریں۔ اور ستر برس کے بعد یوں ہوگا کہ خداوند صُور کی خبر لے گا اور وہ اُجرت پر جائے گی اور روئے زمین پر کی تمام مملکتوں سے بدکاری کرے گی۔ لیکن اُس کی تجارت اور اُس کی اُجرت خداوند کے لئے مقدس ہو گی اور اُس کا مال نہ ذخیرہ کیا جائے گا اور نہ جمع رہے گا۔ بلکہ اُس کی تجارت کا حاصل اُن کے لئے ہوگا۔ جو خداوند خدا کے حضور رہتے ہیں کہ کھا کر سیر ہوں اور نفیس پوشاک پہنیں۔

یسعیاہ ۲۳ ب

پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ کہ اے آدم زاد تو صُور پر نوحہ شروع کر۔ اور صُور سے کہہ تجھے جس نے سمندر کے

مدخل میں جگہ پائی۔ اور بہت سے بحری ممالک کے لوگوں کے لئے تجارت گاہ ہے۔ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اے صور تو کہتا ہے میرا حسن کامل ہے۔ تیری سرحدیں سمندر کے درمیان ہیں۔ تیرے معماروں نے تیری خوش نمائی کو کامل کیا ہے۔ انھوں نے سنیر کے سرووں سے تیرے جہازوں کے تختے بنائے۔ اور لبنان سے دیودار کاٹ کر تیرے لئے مستول بنائے۔ بسن کے بلوطوں سے ڈانڈ بنائے۔ اور تیرے تختے جزائر کتیم کے صنوبر سے ہاتھی دانت جڑ کر تیار کئے گئے۔ تیرا بادبان مصری منقش کتان کا تھا۔ تاکہ تیرے لئے جھنڈے کا کام دے۔ تیرا شامیانہ جزائر الیسہ کے کبودی و ارغوانی رنگ کا تھا۔ صیدا اور ارود کے رہنے والے تیرے ملاح تھے۔ اور اے صور تیرے دانشمند تجھ میں تیرے ناخدا تھے۔ جبل کے بزرگ اور دانشمند تجھ میں تھے۔ کہ رخنہ بندی کریں۔ سمندر کے سب جہاز اور ان کے ملاح تجھ میں حاضر تھے۔ کہ تیرے لئے تجارت کا کام کریں ۔ فارس اور لود اور فوط کے لوگ تیرے لشکر کے جنگی بہادر تھے۔ وہ تجھ میں سپر اور خود کو لٹکاتے اور تجھے رونق بخشتے تھے۔ ارود کے مرد تیری ہی فوج کے ساتھ چاروں طرف تیری شہر پناہ پر

موجود تھے۔ اور بہادر تیرے برجوں پر حاضر تھے۔ اُنھوں نے
اپنی سپریں چاروں طرف تیری دیواروں پر لٹکائیں اور تیرے
جمال کو کامل کیا۔ ترسیس نے ہر طرح کے مال کی کثرت کے
سبب سے تیرے ساتھ تجارت کی۔ وہ چاندی اور لوہا اور رانگا
اور سیسا لاکر تیرے بازاروں میں سوداگری کرتے تھے۔ یاوان
تُوبل اور مسک تیرے تاجر تھے۔ وہ تیرے بازاروں میں
غلاموں اور پیتل کے برتنوں کی سوداگری کرتے تھے۔ اہل
تجرمہ نے تیرے بازاروں میں گھوڑوں۔ جنگی گھوڑوں اور خچروں
کی تجارت کی۔ اہل دوان تیرے تاجر تھے۔ بہت سے بحری
ممالک تجارت کے لئے تیرے اختیار میں تھے۔ وہ ہاتھی دانت
اور آبنوس مبادلہ کے لئے تیرے پاس لاتے تھے۔ ارام تیری
دستکاری کی کثرت کے سبب سے تیرے ساتھ تجارت کرتے
تھے۔ وہ گوہر شب چراغ اور ارغوانی رنگ اور چکندوزی اور
کتان اور مونگا اور لعل لاکر تجھ سے خرید و فروخت کرتے
تھے۔ یہوداہ اور اسرائیل کا ملک تیرے تاجر تھے۔ وہ منیت
اور پنگ کا گیہوں اور شہد اور روغن اور بلسان لاکر تیرے ساتھ
تجارت کرتے تھے۔

اہلِ دمشق تیری دست کاری کی کثرت کے سبب سے اور قسم قسم کے مال کی فراوانی کے باعث حلبوؔن کی مے اور سفید اون کی تجارت تیرے یہاں کرتے تھے۔ ودانؔ اور یاوانؔ اُوزالؔ سے تیج اور آب دار فولاد اور اگر تیرے بازاروں میں لاتے تھے۔ ودانؔ تیرا تاجر تھا۔ جو سواری کے چار جامے تیرے ہاتھ بیچتا تھا۔ عرب اور قیدارؔ کے سب امیر تجارت کی راہ سے تیرے ہاتھ میں تھے۔ وہ برّے اور مینڈھے اور بکریاں لاکر تیرے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ سبا اور رعماہ کے سوداگر تیرے ساتھ سوداگری کرتے تھے۔ وہ ہر قسم کے نفیس مصالح اور ہر طرح کے قیمتی پتھر اور سونا تیرے بازاروں میں لاکر خرید و فروخت کرتے تھے۔ حرانؔ اور کنہؔ اور عدنؔ اور سبا کے سوداگر اور اسوؔر اور کلمدؔ کے باشندے تیرے ساتھ سوداگری کرتے تھے۔ یہی تیرے سوداگر تھے جو لاجوردی کپڑے اور کمخواب اور نفیس پوشاکوں سے بھرے دیودار کے صندوق ڈوری سے کسے ہوئے تیری تجارت گاہ میں بیچنے کو لاتے تھے۔ ترسیس کے جہاز تیری تجارت کے کاروان تھے تو معمور اور وسط بحر میں نہایت شان و شوکت رکھتا تھا۔ تیرے ملاح تجھے گہرے پانی میں لائے۔ مشرقی ہوا نے

تجھ کو وسطِ بحر میں توڑا ہے۔ تیرا مال و اسباب اور تیری اجناسِ تجارت اور تیرے اہلِ جہاز و ناخدا۔ تیرے رخنہ بندی کرنے والے اور تیرے کاروبار کے گماشتے اور سب جنگی مرد جو تجھ میں ہیں اُس تمام جماعت کے ساتھ جو تجھ میں ہے تیری تباہی کے دن سمندر کے وسط میں گریں گے۔ تیرے ناخداؤں کے چلانے کے شور سے تمام نواحی تھرا جائے گی اور تمام ملاح اور اہلِ جہاز اور سمندر کے سب ناخدا اپنے جہازوں پر سے اُتر آئیں گے۔ وہ خشکی پر کھڑے ہوں گے اور اپنی آواز بلند کر کے تیرے سبب سے چلائیں گے اور زار زار روئیں گے اور اپنے سروں پر خاک ڈالیں گے اور راکھ میں لوٹیں گے وہ تیرے سبب سے سر منڈائیں گے اور ٹاٹ اوڑھیں گے وہ تیرے لئے دل شکستہ ہو کر روئیں گے اور جاں گداز نوحہ کریں گے اور نوحہ کرتے ہوئے تجھ پر مرثیہ خوانی کریں گے اور تجھ پر یوں روئیں گے کہ کون صور کی مانند ہے جو سمندر کے درمیان میں تباہ ہوا۔ جب تیرا مالِ تجارت سمندر پر سے جاتا تھا تب تجھ سے بہت سی قومیں مالا مال ہوتی تھیں تو اپنی دولت اور اجناسِ تجارت کی کثرت سے روئے زمین کے بادشاہوں کو دولتمند بناتا تھا۔ پر اب تو سمندر کی گہرائی میں پانی

کے زور سے ٹوٹ گیا ہے تیری اجناس تجارت اور تیرے اندر کی تمام جماعت گر گئی۔ بحری ممالک کے سب رہنے والے تیری بابت حیرت زدہ ہوں گے اور اُن کے بادشاہ نہایت ترساں ہوں گے اور ان کا چہرہ زرد ہو جائے گا۔ قوموں کے سوداگر تیرا ذکر سُن کر سسکاریں گے۔ تو جائے عبرت ہو گا اور باقی نہ رہے گا۔

پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد والیٔ صُور سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ اس لئے کہ تیرے دل میں گھمنڈ سمایا اور تو نے کہا میں خدا ہوں اور وسطِ بحر میں الٰہی تخت پر بیٹھا ہوں تو نے اپنا دل اِلٰہ کا سا بنایا اگرچہ تو اِلٰہ نہیں بلکہ انسان ہے۔ دیکھ تو دانی ایل سے زیادہ دانشمند ہے ایسا کوئی بھید نہیں جو تجھ سے چھپا ہو۔ تو نے اپنی حکمت اور خرد سے مال حاصل کیا اور سونے چاندی سے اپنے خزانے بھر لئے۔ تو نے اپنی بڑی حکمت سے اور اپنی سوداگری سے اپنی دولت بہت بڑھائی اور تیرا دل تیری دولت کے باعث پھول گیا ہے۔ اس لئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے چونکہ تو نے اپنا دل اِلٰہ کا سا بنایا اس لئے دیکھ میں تجھ پر پردیسیوں کو جو قوموں میں ہیبت ناک

ہیں چڑھاؤں گا۔ وہ تیری دانش کی خوبی کے خلاف تلوار کھینچیں گے اور تیرے جمال کو خراب کریں گے۔ وہ تجھے پاتال میں اُتاریں گے اور تو ان کی موت مرے گا جو سمندر کے وسط میں قتل ہوتے ہیں۔ کیا تو اپنے قاتل کے سامنے یوں کہے گا کہ میں الٰہ ہوں؟ حالانکہ تو اپنے قاتل کے ہاتھ میں اِلٰہ نہیں بلکہ انسان ہے۔ تو اجنبی کے ہاتھ سے نامختون کی موت مرے گا کیونکہ میں نے فرمایا ہے خداوند خدا فرماتا ہے۔

اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ کہ اے آدم زاد صُور کے بادشاہ پر یہ نوحہ کر اور اُس سے کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ تو خاتمُ الکمال دانش سے معمور اور حسن میں کامل ہے۔ تو عدن میں باغ خدا میں رہا کرتا تھا ہر ایک قیمتی پتھر تیری پوشش کے لئے تھا۔ مثلاً یاقوت سُرخ اور پکھراج اور الماس اور فیروزہ اور سنگِ سلیمانی اور زبرجد اور نیلم اور زمرد اور گوہرِ شب چراغ اور سونے سے تجھ میں خاتم سازی اور نگینہ بندی کی صنعت تیری پیدائش ہی کے روز سے جاری رہی تو ممسوح کروبی تھا جو سایہ افگن تھا۔ اور میں نے تجھے خدا کے کوہِ مقدس پر قائم کیا۔ تو وہاں آتشی پتھروں کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔ تو اپنی پیدائش

ہی کے روز سے اپنی راہ ورسم میں کامل تھا۔ جب تک کہ تجھ میں ناراستی نہ پائی گئی۔ تیری سوداگری کی فراوانی کے سبب سے انہوں نے تجھ میں ظلم بھی بھر دیا اور تو نے گناہ کیا اس لئے میں نے تجھ کو خدا کے پہاڑ پر سے گندگی کی طرح پھینک دیا اور تجھ سایہ افگن کرُوبی کو آتشی پتھروں کے درمیان سے فنا کر دیا۔ تیرا دل تیرے حُسن پر گھمنڈ کرتا تھا تو نے اپنے جمال کے سبب سے اپنی حکومت کھو دی۔ میں نے تجھے زمین پر پٹک دیا اور بادشاہوں کے سامنے رکھ دیا ہے تاکہ وہ تجھے دیکھ لیں۔ تو نے اپنی بدکرداری کی کثرت اور اپنی سوداگری کی ناراستی سے اپنے مقدسوں کو ناپاک کیا ہے۔ اس لئے میں تیرے اندر سے آگ نکالوں گا جو تجھے بھسم کرے گی اور میں تیرے سب دیکھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے تجھے زمین پر راکھ کر دوں گا۔

قوموں کے درمیان وہ سب جو تجھ کو جانتے ہیں۔ تجھے دیکھ کر حیران ہوں گے تو جائے عبرت ہو گا اور باقی نہ رہے گا۔

پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد صیدا کا رُخ کر کے اس کے خلاف نبوت کر۔ اور کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں تیرا مخالف ہوں۔ اے صیدا اور تیرے اندر میری

تجید ہو گی اور جب میں اُس کو سزا دوں گا تو لوگ معلوم کریں
گے کہ میں خداوند ہوں۔ اور اُس میں میری تقدیس ہو گی میں
اُس میں وبا بھیجوں گا اور اُس کی گلیوں میں خوں ریزی کروں گا
اور مقتول اس کے درمیان اُس تلوار سے جو چاروں طرف
سے اُس پر چلے گی گریں گے اور وہ معلوم کریں گے کہ میں خداوند
ہوں۔ تب بنی اسرائیل کے لئے ان کی چاروں طرف کے سب
لوگوں میں سے جو ان کو حقیر جانتے تھے کوئی چبھنے والا کانٹا یا
دُکھانے والا خار نہ رہے گا۔ اور وہ جانیں گے کہ خداوند خدا
میں ہوں۔

خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ جب میں بنی اسرائیل کو قوموں
میں سے جن میں وہ پراگندہ ہو گئے جمع کروں گا تب میں قوموں
کی آنکھوں کے سامنے اُن سے اپنی تقدیس کراؤں گا اور وہ اپنی
سرزمین میں جو میں نے اپنے بندہ یعقوب کو دی تھی بسیں گے
اور وہ اُس میں امن سے سکونت کریں گے بلکہ مکان بنائیں گے
اور انگورستان لگائیں گے اور امن سے سکونت کریں گے جب
میں اُن سب کو جو چاروں طرف سے ان کی حقارت کرتے تھے
سزا دوں گا تو وہ جانیں گے کہ میں خداوند ان کا خدا ہوں۔

حزقی ایل ۲۶ تا ۲۵ ب

پس اے صُور و صیدا اور فلستین کے تمام علاقوں میں میرے لیے تمھاری کیا حقیقت ہے ؟ کیا تم مجھ کو بدلہ دو گے ؟ اور اگر دو گے تو میں وہیں فورًا تمھارا بدلہ تمھارے سر پر پھینک دونگا چونکہ تم نے میرا سونا چاندی لے لیا ہے اور میری لطیف و نفیس چیزیں اپنے مندروں میں لے گئے ہو اور تم نے یہوداہ اور یروشلیم کی اولاد کو یونانیوں کے ہاتھ بیچا ہے تاکہ ان کو اپنی حدود سے دور کرو اس لیے میں اُن کو اُس جگہ سے جہاں تم نے بیچا ہے — برانگیختہ کروں گا اور تمھارا بدلہ تمھارے سر پر لاؤں گا اور تمھارے بیٹے بیٹیوں کو بنی یہوداہ کے ہاتھ بیچوں گا اور وہ ان کو اہلِ سبا کے ہاتھ جو دُور کے ملک میں رہتے ہیں بیچیں گے ۔ کیونکہ یہ خداوند کا فرمان ہے ۔

یوایل ۳ : ۴ تا ۸

سُدوم

شام کے قدیم ترین شہروں میں سے ہے اپنے باشندوں کی خلاف وضع فطری حرکتوں کی وجہ سے رسوا اور لفظ لواطت کا مترادف ٹھہرا اس کا ذکر عموماً عمورہ کے ساتھ آتا ہے اور اکثر ادمہ، صبوئیم، بالع، اور ضغر کے ساتھ بھی۔

اور کنعان سے صیدا جو اس کا پہلوٹھا تھا اور حِت۔ اور یبوسی اور اموری اور جرجاسی۔ اور حوی اور عرقی اور سینی۔ اور اروادی اور صماری اور حماتی پیدا ہوئے اور بعد میں کنعانی قبیلے پھیل گئے۔ اور کنعانیوں کی حد یہ ہے۔ صیدا سے غزہ تک جو جرار کے راستے پر ہے پھر وہاں سے لسع تک جو صدوم اور عمورہ اور ادمہ اور ضبائم کی راہ پر ہے۔

پیدائش ۱۰:۱۶ تا ۱۹

اس کے بعد:

تب لوط نے آنکھ اٹھا کر یردن کی ساری ترائی پر جو ضغر کی طرف ہے نظر دوڑائی کیونکہ وہ اس سے پیشتر کہ خداوند نے سدوم اور عمورہ کو تباہ کیا۔ خداوند کے باغ اور مصر کے ملک کی مانند خوب سیراب تھی۔ سو لوط نے یردن کی ساری ترائی کو اپنے لئے چن لیا اور وہ مشرق کی طرف چلا اور وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ ابرام تو ملک کنعان میں رہا اور لوط نے ترائی کے شہروں میں سکونت اختیار کی اور سدوم کی طرف اپنا ڈیرہ لگایا۔ اور سدوم کے لوگ خداوند کی نظر میں نہایت بدکار اور گنہگار تھے۔

پیدائش ۱۳: ۱۰—۱۳

دونوں جلیل القدر بھائیوں میں یہ گفتگو اس جگہ ہوئی۔

اور وہ کنعان کے جنوب سے سفر کرتا ہوا بیت ایل پر اس جگہ پہنچا۔ جہاں پہلے بیت ایل اور عی کے درمیان اس کا ڈیرہ تھا۔

پیدائش ۱۳: ۲

ان کے مشرق کی سمت اور قدموں کے عین نیچے وادی یردن تھی جسے عین سلطان عین دیک اور وادی قلت سے چشمہ سار سیراب کرتے ہیں۔

اردن کی وہ جانب، جہاں آج کل بحر لوط (بحر میت بحر الملح بحر مردار) واقع ہے یہیں سدوم اور عامورہ کی بستیاں تھیں۔ یعنی یہ اس کے شمال کی طرف واقع تھے۔ مگر یوسیفوس اور یروم کی رائے میں یہ جھیل کے جنوبی کنارے پر تھے اس کے ثبوت میں وہ اس سمت واقع ناموں کی مشابہت و مماثلت کی طرف اشارہ کرتے ہیں مثلاً اسدم، عمرہ جو عمورہ ہی کا بدلا ہوا لفظ ہے۔ ذرعہ اور زوغل جو ضغر کی یاد دلاتے ہیں۔

حضرت لوط اس شہر و قوم کی طرف مبعوث تھے۔ اس کی تباہی کا واقعہ بھی عجیب عبرت انگیز ہے۔

اور وہ دونوں فرشتے شام کو سدوم میں آئے اور لوط سدوم کے پھاٹک پر بیٹھا تھا اور لوط ان کو دیکھ کر ان کے استقبال کے لئے اُٹھا اور زمین تک جھکا اور کہا کہ اے میرے خداوندا اپنے خادم کے گھر تشریف لے چلئے اور رات بھر آرام کیجئے اور اپنے پاؤں دھوئیے اور صبح اُٹھکر اپنی راہ لیجئے اور انہوں نے کہا نہیں

ہم چوک ہی میں رات کاٹ لیں گے۔ لیکن جب وہ بہت بجد ہوا تو وہ اس کے ساتھ چل کر اس کے گھر میں آئے اور اُس نے ان کے لیے ضیافت تیار کی اور بے خمیری روٹی پکائی اور انھوں نے کھایا اور اس سے پیشتر کہ وہ آرام کرنے کے لیے لیٹیں سدوم شہر کے مردوں نے جوان سے لے کر بڈھے تک سب لوگوں نے ہر طرف سے اُس گھر کو گھیر لیا اور انھوں نے لُوط کو پکار کر اُس سے کہا کہ وہ مرد جو آج رات تیرے ہاں آئے کہاں ہیں؟ ان کو ہمارے پاس باہر لے آ۔ تاکہ ہم اُن سے صحبت کریں۔ تب لُوط نکل کر اُن کے پاس دروازہ پر گیا اور اپنے پیچھے کواڑ بند کر دیا۔ اور کہا کہ اے بھائیو! ایسی بدی تو نہ کرو۔

دیکھو! میری دو بیٹیاں ہیں جو مرد سے واقف نہیں۔ مرضی ہو تو میں ان کو تمھارے پاس لے آؤں اور جو تم کو بھلا معلوم ہو اُن سے کرو۔ مگر ان مردوں سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ اسی واسطے میری پناہ میں آئے ہیں۔ انھوں نے کہا یہاں سے ہٹ جا۔ پھر کہنے لگے کہ یہ شخص ہمارے درمیان قیام کرنے آیا تھا اور اب حکومت جتاتا ہے سو ہم تیرے ساتھ ان سے زیادہ بدسلوکی کریں گے۔ تب وہ اُس مرد یعنی لُوط پر پل پڑے اور نزدیک آئے تاکہ کواڑ توڑ ڈالیں۔

لیکن اُن مردوں نے اپنے ہاتھ بڑھا کر لُوط کو اپنے پاس گھر میں کھینچ لیا اور دروازہ بند کر دیا۔ اور اُن مردوں کو جو گھر کے دروازہ پر تھے۔ کیا چھوٹے، کیا بڑے، اندھا کر دیا۔ سو وہ دروازہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے۔ تب اُن مردوں نے لُوط سے کہا کیا یہاں تیرا اور کوئی ہے؟ داماد اور اپنے بیٹوں اور بیٹیوں اور جو کوئی تیرا اس شہر میں ہو۔ سب کو اس مقام سے باہر نکال لے جا۔ کیونکہ ہم اس مقام کو نیست کریں گے۔ اس لئے کہ اُن کا شور خداوند کے حضور بہت بلند ہوا ہے اور خداوند نے اُسے نیست کرنے کو ہمیں بھیجا ہے۔ تب لُوط نے باہر جا کر اپنے دامادوں سے جنھوں نے اُس کی بیٹیاں بیاہی تھیں باتیں کیں اور کہا کہ اُٹھو اور اس مقام سے نکلو کیونکہ خداوند اس شہر کو نیست کرے گا۔ لیکن وہ اپنے دامادوں کی نظر میں مضحکہ سا معلوم ہوا جب صبح ہوئی تو فرشتوں نے لُوط سے جلدی کرائی اور کہا کہ اُٹھ اپنی بیوی اور اپنی دونوں بیٹیوں کو جو یہاں ہیں لے جا۔ ایسا نہ ہو کہ تو بھی اس شہر کی بدی میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جائے۔ مگر اُس نے دیر لگائی تو اُن مردوں نے اُس کا اور اُس کی بیوی اور اُس کی دونوں بیٹیوں کا ہاتھ پکڑا کیونکہ خداوند کی مہربانی اُس پر

ہوئی اور اُسے نکال کر شہر سے باہر کر دیا۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ ان کو باہر نکال لائے تو اُس نے کہا۔ اپنی جان بچانے کو بھاگ نہ تو پیچھے مڑ کر دیکھنا نہ کہیں میدان میں ٹھہرنا۔ اُس پہاڑ کو چلا جا۔ تا نہ ہو کہ تو ہلاک ہو جائے۔ اور لوطؔ نے اُن سے کہا کہ اے میرے خداوند ایسا نہ کر۔ دیکھ تو نے اپنے خادم پر کرم کی نظر کی ہے اور ایسا بڑا فضل کیا کہ میری جان بچائی۔ میں پہاڑ تک جا نہیں سکتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ پر مصیبت آ پڑے اور میں مر جاؤں۔ دیکھ یہ شہر ایسا نزدیک ہے کہ وہاں بھاگ سکتا ہوں اور یہ چھوٹا بھی ہے اور میری جان بچ جائے گی۔ اُس نے اُس سے کہا کہ دیکھ میں اس بات میں بھی تیرا لحاظ کرتا ہوں کہ اس شہر کو جس کا تو نے ذکر کیا۔ غارت نہیں کروں گا۔ جلدی کر اور وہاں چلا جا کیونکہ میں کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ تو وہاں پہنچ نہ جائے۔ اسی لئے اُس شہر کا نام ضُغر کہلایا۔ اور زمین پر دھوپ نکل چکی تھی جب لوطؔ ضُغر میں داخل ہوا۔ تب خداوند نے اپنی طرف سے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ آسمان سے برسائی۔ اور اُس نے اُن شہروں کو اور اُس ساری ترائی کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا غارت کیا۔ مگر اُس کی بیوی نے

اُس کے پیچھے سے مُڑ کر دیکھا اور وہ نمک کا ستون بن گئی۔ اور ابرہام صبح سویرے اُٹھکر اُس جگہ گیا جہاں وہ خداوند کے حضور کھڑا ہوا تھا اور اُس نے سُدوم اور عمورہ اور اُس ترائی کی ساری زمین کی طرف نظر کی اور کیا دیکھتا ہے کہ زمین پر سے دُھواں ایسا اُٹھ رہا ہے جیسے بھٹی کا دھواں۔

پیدائش ۱۹ : ۱ـ۲۸

اُس کی تباہی کے حوالے عبرت انگیزی کے لئے اور بھی متعدد جگہ آتے ہیں۔

اور یہ بھی دیکھیں گے کہ سارا ملک گویا گندھک اور نمک بنا پڑا ہے اور ایسا جل گیا ہے کہ اس میں نہ تو کچھ بویا جاتا ہے نہ پیدا ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کی گھاس اُگتی ہے اور وہ سدوم اور عمورہ اور ادمہ اور ضبوئیم کی طرح اُجڑ گیا۔ جن کو خداوند نے اپنے غضب اور قہر میں تباہ کر ڈالا۔

استثنا ۲۹ : ۲۳

وہ دریاؤں کو بیابان کر دیتا ہے
اور پانی کے چشموں کو خشک زمین
وہ زرخیز زمین کو صحرائے شور کر دیتا ہے

اس لئے کہ اس کے باشندے شریر ہیں

زبور۔ مزمور ۱۰۷ : ۳۳، ۳۴

میں نے تم میں سے بعض کو اُلٹ دیا جیسے خدا نے سدوم اور عمورہ کو اُلٹ دیا تھا (المؤتفکات)

اور تم اس لکٹی کی مانند ہوئے جو آگ سے نکالی جائے۔

عاموس : ۴ : ۱۱

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن اس شہر کی نسبت سدوم اور عمورہ کے علاقے کا حال زیادہ برداشت کے لائق ہوگا۔

متی ۱۰ : ۱۵

وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

—— وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝

الاعراف ۷

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
مُّنْكَرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ
وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ
مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ
امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ
دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ
يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝
قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ
سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا
عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝

الحجر ١٥

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
اِلَيْهِ ط وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ط قَالَ يٰقَوْمِ
هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ
ضَيْفِيْ ط اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ط قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا
فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ج وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝ قَالَ لَوْ اَنَّ
لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ قَالُوْا يٰلُوْطُ
اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ
الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ط اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا
مَآ اَصَابَهُمْ ط اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً
مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ط وَمَا هِيَ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝

هُود ١١

اس میں جس رکنِ شدید کی پناہ مانگی گئی ہے۔ وہ بقولِ
رسالت مآب ———— ھُوَ رَبّہٖ و خالقہ؛

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ ِالْمُرْسَلِينَ ۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝

وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ

عَادُونَ ج

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۝

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ۝

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

لَآيَةً ۔ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

الرَّحِيمُ ۝

الشعراء ۲۶